سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

مارچ 2023ء / شعبانُ المعظم / رمضانُ المبارک 1444ھ

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اس طرح چھپائے
جس طرح اپنی بُرائیاں چھپاتا ہے۔

تلاوتِ قراٰن کا شیڈول 7
چھوٹے چھوٹے مسئلے کیوں؟ 27
شادی میں تاخیر (Delay in marriage) 31
خوابوں کی تعبیریں 54
بچّوں اور بچیوں کے نسبت والے 6 نام 61

اگر کام دھندے میں دل نہ لگتا ہو تو

یااللہُ 101 بار کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر بازو پر باندھ لیجئے، اِن شآءَ اللہ جائز کام دھندے اور حلال نوکری میں دل لگ جائے گا۔

بچہ یا بڑا گم ہو جائے تو

بچّہ یا بڑا گُم ہو جائے تو سارے گھر والے بے شمار بار ”یَاجَامِعُ یَامُعِیْدُ“ کا وِرْد کریں۔ اللہ پاک نے چاہا تو مل جائے گا۔

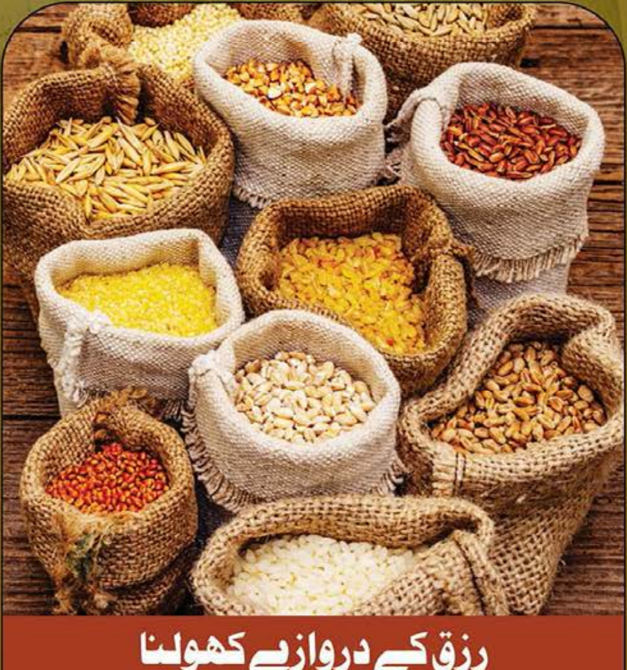

رزق کے دروازے کھولنا

”یَاوَهَّابُ“ 300 بار بعد نمازِ فجر پڑھیے۔ اِن شآءَ اللہ روزگار کی پریشانی دور ہوگی۔ (مدّت: 40 دن)

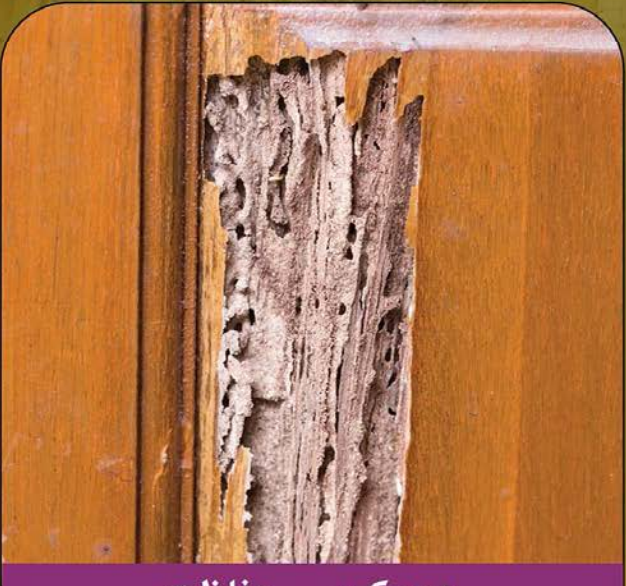

دیمک سے حفاظت

”لَآاِلٰہَ اِلَّااللہُ“ 41 بار پڑھ کر ذخیرہ کی ہوئی چیزوں اور کتابوں وغیرہ پر دَم کر دیا جائے تو **دیمک** اور دوسرے کیڑے مکوڑوں سے اِن شآءَ اللہ حفاظت ہو گی۔

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ

ماہنامہ

فَیضانِ مَدِینَہ

(دعوتِ اسلامی)

مارچ 2023ء / شعبانُ المعظم / رمضانُ المبارک 1444ھ

شمارہ: 03 جلد: 7

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر	یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر
سِراجُ الْاُمَّہ، کاشِفُ الغُمَّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم
اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین و ملّت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت
علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

آراء و تجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923012619734

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

قیمت	رنگین شمارہ: 150 روپے	سادہ شمارہ: 80 روپے
ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات	رنگین: 2500 روپے	سادہ شمارہ: 1700 روپے
ممبر شپ کارڈ (Membership Card)	رنگین: 1800 روپے	سادہ شمارہ: 960 روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قراٰن و حدیث	قیامُ اللّیل	شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری	4
	تلاوتِ قراٰن کا شیڈول	مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی	7
	روضۂ رسول کی حاضری	مولانا عدنان چشتی عطّاری مدنی	10
مدنی مذاکرے کے سوال جواب	باپ کا اپنے بیٹے کو زکوٰۃ دینا کیسا؟ مع دیگر سوالات	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری	13
دارالافتاء اہلِ سنّت	کیا نابالغی میں توڑا گیا روزہ قضا کرنا ہوگا؟ مع دیگر سوالات	شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری	15
مضامین	ہمارا کردار اور اسلام	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری	17
	دور اندیشی (Far-sightedness)	مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی	19
	رسول اللہ کی گواہی اور مشاہدہ	مولانا ابو الحسن عطّاری مدنی	23
	بخشش کے اسباب (قسط:03)	مولانا محمد نواز عطّاری مدنی	26
	چھوٹے چھوٹے مسئلے کیوں؟	شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری	27
	ابدالوں کی سرزمین (قسط:02)	مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مدنی	29
	شادی میں تاخیر (Delay in marriage)	مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی	31
	روزوں کی اہمیت و فضیلت اور اسلافِ کرام	مولانا سید عمران اختر عطّاری مدنی	34
تاجروں کے لئے	احکامِ تجارت	مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی	35
	اپنے شہر میں روزگار	مولانا عبد الرحمٰن عطّاری مدنی	37
بزرگانِ دین کی سیرت	حضرت شدّاد بن اَوس رضی اللہ عنہ	مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی	39
	اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی	41
متفرق	تعزیت و عیادت	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری	43
	عراق کے مقدس مقامات کا سفر (دوسری اور آخری قسط)	مولانا عبد الحبیب عطّاری	45
صحت و تندرستی	کھانے کی نفسیاتی بیماری (Anorexia)	ڈاکٹر زیرک عطّاری	47
قارئین کے صفحات	نئے لکھاری	مبشر رزاق عطّاری / محمد یامین / بنتِ سعید احمد عطّاریہ	49
	آپ کے تأثرات		53
	خوابوں کی تعبیریں	مولانا محمد اسد عطّاری مدنی	54
بچّوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	شبِ براءت / حروف ملائیے!	مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی	55
	لکڑی کی تلوار	مولانا ابو حفص مدنی	56
	تم یا آپ؟	مولانا راشد علی عطّاری مدنی	58
	آپی کی پیپر شیٹ	مولانا حیدر علی مدنی	59
	بچوں کے اسلامی نام		61
اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	کاش میری نیکیاں بڑھ جائیں	اُمِّ میلاد عطّاریہ	62
	ناک کان کے ایک سے زائد سوراخ نکلوانے کا حکم	شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری	63
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے!	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	مولانا غیاث الدین عطّاری مدنی	64

قِیامُ اللّیل

مفتی محمد قاسم عطّاری*

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا(۶۴) وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا(۶۵)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور وہ جو اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں اور وہ جو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے، بیشک اس کا عذاب گلے کا پھندا ہے۔

(پ19، الفرقان:64، 65)

تفسیر: ان آیات میں صالحین کے حسنِ عمل، ذوقِ عبادت، لذتِ عبدیت، کثرتِ خوف اور شدتِ خشیت کا بیان ہے کہ بندگانِ رحمٰن کی راتیں سجدوں سے آباد اور دعا و مناجات سے آراستہ ہوتی ہیں اور قیام و سجود میں رات بسر کرنے کے باوجود آخری پہر اپنی بخشش کے لئے بارگاہِ بے نیاز میں دستِ نیاز دراز کرتے ہیں۔

نگہ الجھی ہوئی ہے رنگ و بو میں
خرد کھوئی گئی ہے، چار سو میں
نہ چھوڑ اے دل! فغانِ صبح گاہی
اماں شاید ملے اللہ ہُو میں

رات کی عبادت کے فوائد

رات کی نفلی عبادت دن کے مقابلے میں زیادہ فوائد کی حامل ہے، پہلا فائدہ یہ ہے کہ رات کے پر سکون لمحات میں عبادت کرنا، دن کے مقابلے میں زبان و دل کی زیادہ موافقت کا سبب ہے کہ زبان جو کچھ پڑھتی ہے، دل بھی اُس طرف پوری طرح متوجہ ہوتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس وقت قرآن پاک کی تلاوت کی تاثیر دل میں جلد اترتی اور قلب روشن کرتی ہے، کیونکہ اُس وقت ایک خاص سکوت اور سکینہ کی کیفیت ہوتی ہے۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اُس وقت کی عبادت میں اعلیٰ درجے کا اِخلاص ہوتا ہے اور ریاکاری سے حفاظت رہتی ہے، کیونکہ آخری پہر عموماً کوئی دیکھنے والا نہیں ہوتا۔ چوتھا فائدہ یہ ہے کہ رات کی عبادت میں جو لذّت و حَلاوت ہے وہ کسی دوسرے عمل میں نہیں، کیونکہ بندہ اَحکم الحاکمین، ربُّ العالمین، محبوبِ حقیقی کی بارگاہ میں تنہا حاضر ہو کر مناجات کا شرف حاصل کرتا ہے۔ اِس حَلاوت کا مزہ اُن سے پوچھیں جو رات کی تنہائیوں میں عبادت کرتے ہیں، جن کے دل کُدُورَتوں سے پاک اور جلوۂ محبوب کے طلبگار ہیں۔ ایسے ہی ایک بزرگ فرماتے ہیں: ”چالیس سال سے مجھے طلوعِ صبح کے علاوہ کسی شے نے غمگین نہ کیا“ یا کسی نے فرمایا: ”جب سورج غروب ہوتا ہے، تو مجھے اندھیرے میں خالق کی خَلْوَت کی وجہ سے خوشی ہوتی ہے اور جب صبح آتی ہے تو مخلوق کے آنے کی وجہ سے غمگین ہوتا ہوں“

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

یا فرمایا:"اگر رات نہ ہوتی تو میں دنیا میں ٹھہرنا پسند نہ کرتا" یا فرمایا:"رات میں دل کو جو مناجات کی لذت ملتی ہے، اس کے سوا دنیا میں کوئی وقت ایسا نہیں، جو جنّتی انعامات سے مشابہت رکھتا ہو۔" بلکہ بعض نے تو فرمایا کہ "مناجات کی لذّت دنیاوی نہیں، بلکہ جنّتی نعمتوں میں سے ہے، جسے اللہ عزّوجل صرف اپنے اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام کے لیے ظاہر فرماتا ہے، اُن کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں ہوتی۔"

جوانوں کو سوزِ جگر بخش دے
مرا عشق، میری نظر بخش دے
مرے دیدۂ تر کی بے خوابیاں
مرے دل کی پوشیدہ بے تابیاں
مرے نالۂ نیم شب کا نیاز
مری خلوت و انجمن کا گداز

رات کی عبادت کے فضائل

قرآن مجید نے شب بیداری اور قیام اللیل کی فضیلت بہت ایمان افروز انداز میں بیان فرمائی ہے، چنانچہ ایک جگہ فرمایا: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘﴾ ترجمہ: اُن کی کروٹیں ان کی خوابگاہوں سے جدا رہتی ہیں اور وہ ڈرتے اور امید کرتے اپنے رب کو پکارتے ہیں۔(پ21، السجدۃ: 16) دوسری جگہ رات کے عبادت گزاروں اور آخرِ شب میں بخشش کے طلب گاروں کو جنت کی بشارت یوں عطا فرمائی گئی ہے: ﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَؕ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾﴾ ترجمہ: بیشک پرہیزگار لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے، بیشک وہ اس سے پہلے نیکیاں کرنے والے تھے۔ وہ رات میں کم سویا کرتے تھے۔ اور رات کے آخری پہروں میں بخشش مانگتے تھے۔(پ26، الذّٰریٰت: 15تا18)

رات کی عبادت ہمیشہ سے صالحین کا شیوہ رہی ہے، جیسا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم رات کا قیام ضرور کیا کرو، اِس لئے کہ تم سے پہلے صالح لوگوں کی یہی عادت تھی، نیز تمہارے رب کے قُرب کا باعث، گناہوں و مَعاصی کو ختم کرنے والا اور گناہوں سے منع کرنے والا ہے۔(ترمذی، 5/323، حدیث: 3560) اور فرمایا: رات کو نماز پڑھو، اس حال میں کہ لوگ سورہے ہوں (اس کے بدلے) تم سلامتی کے ساتھ جنت میں چلے جاؤ گے۔(ابن ماجہ، 2/127، حدیث: 1334) نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یقیناً جنت میں کچھ ایسے بالاخانے بھی ہیں، جن کے اَندر سے اُن کا باہر والا حصہ دیکھا جاسکتا ہے اور اُن کے باہر سے اندر والا حصہ دیکھا جاسکتا ہے۔ ایک اَعرابی (دیہاتی) نے کھڑے ہوکر پوچھا: اے اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ بالاخانے کس کے لئے ہیں؟ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے اچھا کلام کیا، کھانا کھلایا، روزوں پر ہمیشگی اختیار کی اور رات کو نماز ادا کی، کہ جب لوگ سورہے ہوں۔(ترمذی، 3/396، حدیث: 1991) ایک اور مقام پر نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔(مسلم، ص456، حدیث: 2755) لہٰذا شب کے آخری لمحات میں کچھ نہ کچھ نفلی عبادت کی عادت ضرور بنانی چاہئے، اِس سے کاملین کے اوصاف پیدا ہوتے اور آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ جمع ہوتا ہے۔ زیادہ نہیں تو کم از کم دو رکعت ہی عشاء کے بعد یا فجر کا وقت شروع ہونے سے چند منٹ پہلے بیدار ہوکر پڑھ لیں کہ اِس سے بھی "قیام اللیل" کی فضیلت کا کچھ حصہ حاصل ہو جائے گا۔

عطار ہو رومی رازی ہو غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

سَلَف صالحین کا شوقِ عبادت

صحابۂ کرام، تابعین عظام اور بزرگانِ دین اپنی راتیں عبادت میں گزارتے تھے۔ اُن کی شب بیداری کے تابناک واقعات کتابوں میں موجود ہیں۔ مثلاً حضرت حفصہ بنتِ سیرین رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہا انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں، ساری رات نماز پڑھتے

گزار دیتیں اور نماز میں آدھا قرآن پاک تلاوت فرماتیں۔ یونہی مشہور عابدہ، زاہدہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی اپنی وفات تک یہ عادت رہی کہ آپ ساری رات نماز پڑھتی رہتیں اور جب فجر کا وقت قریب ہوتا تو تھوڑی دیر کے لئے سوجاتیں پھر بیدار ہو کر فرماتیں: اے نفس! تم کتنا سوگے اور کتنا جاگوگے! عنقریب تم ایسی نیند سوجاؤگے کہ اس کے بعد قیامت کی صبح کو ہی بیدار ہوگے۔ (تفسیر روح البیان، 6/242، پ19، الفرقان:64)

گراں بہا ہے ترا گریۂ سحر گاہی
اسی سے ہے تیرے نخلِ کہن کی شادابی

شب بیداروں کی دعا

بندگانِ رحمٰن کی شب بیداری اور سجود و قیام کا ذکر فرمانے کے بعد فرمایا کہ وہ یوں دعا کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے جو گلے کا پھندا اور کافروں سے جدا نہ ہونے والا ہے۔

دعائے عابدین کا سبق

امام نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اُن کی اِس دعا سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ وہ کثرتِ عبادت کے باوجود اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں اور اس کی بارگاہ میں عاجزی، اِنکساری اور گریہ وزاری کرتے ہیں۔ (تفسیر نسفی، ص810، پ19، الفرقان:65) لہٰذا اپنی عبادت وریاضت پر بھروسہ کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رَحمت اور کرم ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے اور اُس کی خفیہ تدبیر سے خوف زَدہ رہنا چاہیے کہ یہی کاملین کا طریقہ ہے۔ علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: رحمٰن کے خاص بندے عبادت گزاری اور پرہیزگاری کے باوجود جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں تو خود کو گناہگاروں میں شمار کرتے ہیں اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے اعمال کو شمار نہیں کرتے اور اپنے احوال پر بھروسہ نہیں کرتے۔

(تفسیر روح البیان، 6/244، پ19، الفرقان:66)

اللہ تعالیٰ قرآن کی برکت اور بزرگانِ دین کی عبادت کے صدقے ذوقِ عبادت، شوقِ سجود، لذتِ مناجات، گریہ نیم شب، آہِ سحر اور بے حساب مغفرت کی دولت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

سالانہ مدنی کورسز رپورٹ (پاکستان)
(سال 2022)

نمبر شمار	مدنی کورسز	تعداد مدنی کورسز	تعداد شرکاء
.1	فیضان نماز کورس (رہائشی)	529	10,367
.2	فیضان نماز کورس (جز وقتی)	2000	56,569
.3	12 دینی کام کورس (رہائشی)	263	14,355
.4	12 دینی کام کورس (جز وقتی)	74	1,183
.5	اصلاح اعمال کورس (رہائشی)	84	1,846
.6	اصلاح اعمال کورس (جز وقتی)	18	525
.7	فیضان قرآن وحدیث کورس (رہائشی)	21	514
.8	فیضان قرآن وحدیث کورس (جز وقتی)	14	787
.9	63 دن مدنی تربیتی کورس (رہائشی)	83	1,655
.10	ہفتہ وار (Weekend) مدنی کورسز	3,679	97,123
.11	دیگر مدنی کورسز	385	5,436
مجموعی تعداد مدنی کورسز	7,150	مجموعی تعداد شرکا	1,90,360

شعبہ مدنی کورسز دعوتِ اسلامی (پاکستان) | 14-01-2023 | UPDATE

رابطہ کے اوقات: صبح 10 تا شام 6 (علاوہ اوقاتِ نماز) +92 311 1021226 | پیر تعطیل

DAWATEISLAMI
SHOBA MADANI COURSES

تلاوتِ قراٰن کا شیڈول

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مَدَنی*

اللہ کے آخری نبی، محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ یعنی جس نے قراٰنِ پاک تین دن سے کم میں پڑھا، اس نے سمجھا نہیں۔[1]

حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس مبارک فرمان سے قراٰن فہمی کی اہمیت وضرورت واضح ہوتی ہے جیسا کہ اس کی شرح میں محدّثِ جلیل، حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جو شخص ہمیشہ تین دن سے کم میں ختمِ قراٰن کیا کرے، وہ جلدی تلاوت کی وجہ سے نہ تو الفاظِ قراٰن صحیح طور پر سمجھ سکے گا اور نہ اس کے ظاہری معنیٰ میں غور کرسکے گا۔ خیال رہے کہ یہ حکم عام مسلمانوں کے لئے ہے کہ وہ اگر بہت جلدی تلاوت کریں، تو زبان لپٹ جاتی ہے حرف صحیح ادا نہیں ہوتے خواص کا حکم اور ہے خود حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تہجد کی ایک ایک رکعت میں پانچ پانچ چھ چھ پارے پڑھ لیتے تھے۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے ایک رات میں ختمِ قراٰن کیا ہے، حضرت داؤد علیہ السّلام چند منٹ میں زبور ختم کرلیتے تھے، حضرت علی گھوڑا کسنے سے پہلے ختمِ قراٰن کرلیتے تھے۔[2] شیخ موسیٰ سدرانی رحمۃُ اللہ علیہ ایک دن و رات میں ستر ہزار ختم کرلیتے تھے، ایک دفعہ آپ نے کعبہ معظمہ میں حجرِ اسود چوم کر دروازہ کعبہ پر پہنچنے تک ختمِ قراٰن فرمالیا اور لوگوں نے ایک ایک حرف سنا۔[3]

قراٰنِ کریم پڑھنے اور اچھی طرح سمجھنے کیلئے ہمیں ایک منصوبہ بنانے اور اسی کے مطابق چلنے کی ضرورت ہے۔ اس حوالے سے ایک منصوبہ حاضر ہے اِسے اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنائیں تاکہ آپ تلاوتِ قراٰن کے عادی بن جائیں۔

تلاوتِ قراٰن سے پہلے

کامل طہارت کا خیال رکھئے کیونکہ قراٰن پڑھنے کے لئے "جنابت اور خواتین کا حیض و نفاس" سے پاک ہونا شرط ہے نیز قراٰن چھونے کے لئے اِس پاکیزگی کے ساتھ ساتھ باوضو ہونا بھی ضروری ہے۔

صاف ستھری جگہ منتخب کیجئے اگر مسجد یا گھر میں مقرر کردہ نماز کی جگہ میں یہ عظیم عبادت کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

تلاوت کے دوران کعبہ شریف کی طرف رُخ کرکے ادب کے ساتھ بیٹھنے کا معمول رکھئے، بیٹھنے کا یہ انداز قراٰن دل لگاکر پڑھنے میں بہت مددگار ثابت ہوگا۔

کسی بھی کام کی روٹین بنانے کے لئے ایک وقت مقرر کرنا بہت مفید رہتا ہے لہٰذا تلاوتِ قراٰن کے لئے بھی ایک ایسا

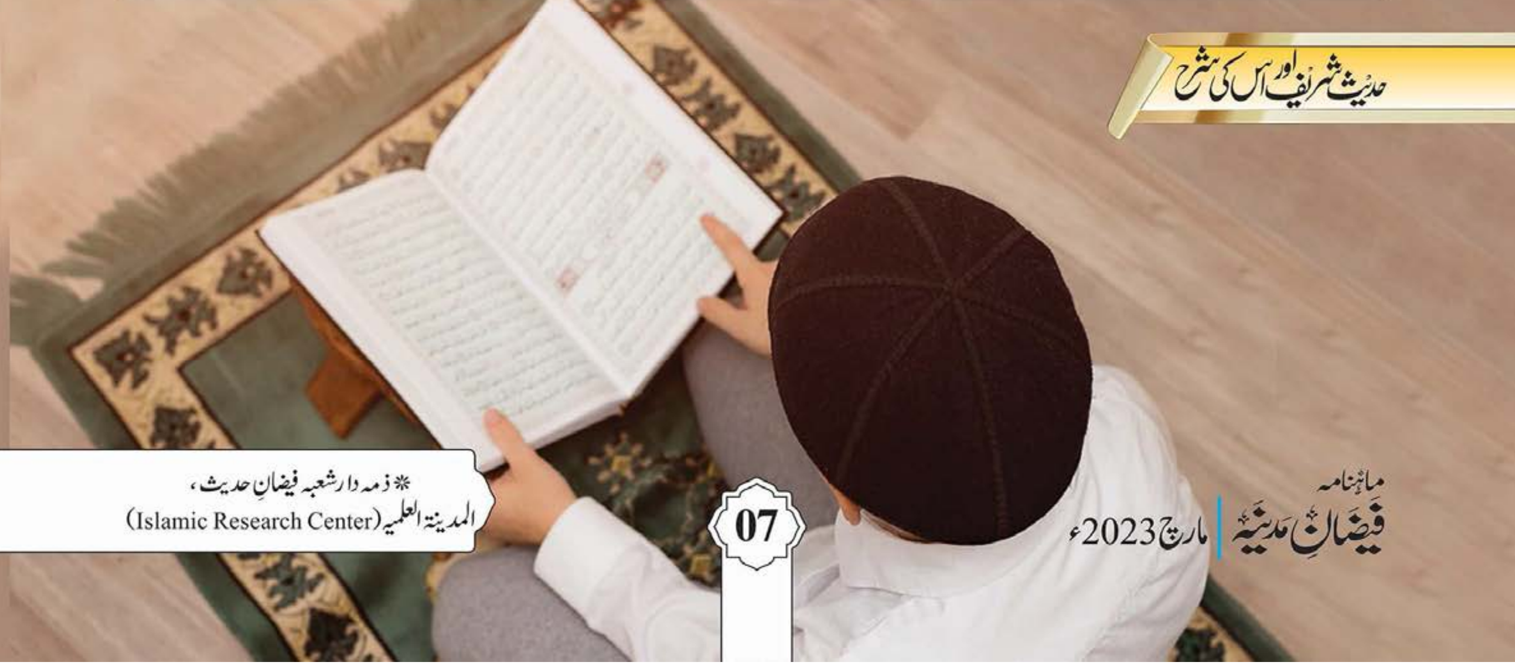

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

وقت مقرّر کیجئے جس میں آپ کی طبیعت تر و تازہ ہو اور دل لگا کر تلاوتِ قراٰن کر سکیں۔

قراٰنِ کریم کے الفاظ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زبان سے ادا ہوئے ہیں اب مقامِ غور یہ ہے کہ جیسے زبانِ مصطفٰے سے الفاظِ قراٰن ادا ہوئے ہیں کیا ہم اُس طریقۂ ادا کو سیکھ کر تلاوتِ قراٰن کرتے ہیں یا نہیں؟ اگر ایسا نہیں ہے تو پلیز سیکھ لیجئے، سیکھنے کے لئے دعوتِ اسلامی مدرسۃُ المدینہ (بالغان اور بالغات اور آن لائن) کی صورت میں سروسز دے رہی ہے، آپ اِن سروسز سے بھی فائدہ اُٹھاسکتے ہیں۔

مدنی قاعدہ پڑھنے اور دُرست تلفظ سیکھنے کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے ایک ایسی موبائل ایپلی کیشن بھی بنادی ہے کہ آپ اس کے ذریعے صحیح تلفظ کے ساتھ مدنی قاعدہ سیکھ سکتے ہیں۔ اس ایپلی کیشن کو پلے اسٹور سے مفت ڈاؤنلوڈ کیا جاسکتا ہے۔

تلاوتِ قراٰن کے دوران

اللہ پاک نے قراٰن کریم آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل فرمایا تاکہ ہم اِس میں ”تدبر“ یعنی غور و فکر کرسکیں۔ [4] حضرت ابراہیم خواص رحمۃُ اللہِ علیہ نے دل کے پانچ علاج تجویز فرمائے اُن میں ”تدبّر کے ساتھ تلاوتِ قراٰن“ سب سے پہلے ہے۔ [5] لہٰذا قراٰن پڑھتے ہوئے صرف زبان سے الفاظِ قراٰن ادا کرنے پر ہی توجہ نہ رکھئے بلکہ قراٰن کے معانی پر بھی توجہ رکھئے۔ اس کا بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ ساتھ ساتھ ترجمہ کنزُالایمان اور تفسیر خزائنُ العرفان یا صِراطُ الجنان کا مطالعہ کیجئے۔

جب آیات میں رحمت، نعمت یا جنّت کا ذکر ہو تو اللہ پاک سے یہ سب مانگئے۔

آیات میں عذاب کا ذکر آئے اور وہ عذاب کافروں کے لئے ہو تو اہلِ ایمان میں سے ہونے پر اللہ کا شکر ادا کیجئے اور اگر عذاب نافرمانوں کے لئے ہو اور آپ اُس نافرمانی میں مبتلا نہیں تو اِس پر ثابت قدمی کی دعا کیجئے اور خدانخواستہ آپ اِس نافرمانی میں مبتلا ہیں تو فوراً توبہ کرلیجئے، آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کیجئے، اللہ پاک سے بخشش اور عذابِ جہنم سے نجات کا سوال کیجئے۔

جب آیات میں **”اے ایمان والو!“** کہہ کر پکارا جائے تو دل ہی دل میں لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں) کہتے ہوئے آیت میں موجود احکام پر غور کیجئے اور اُن کے مطابق زندگی گزارنے کا عزم کیجئے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قراٰنِ پاک کی آیات منتخب کرلیں اور اُن کی بار بار تکرار (Repeat) کریں۔

دورانِ تلاوت کیفیات کو خود پر طاری کرنے کی کوشش کیجئے، جہاں تسبیح کرنی ہو تسبیح کیجئے اور جہاں رونا ہو وہاں آنسو بہائیے، رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت بنالیجئے۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: یہ قراٰن غم کے ساتھ نازل ہوا تھا، جب تم اسے پڑھو تو روؤ اور اگر رونہ سکو تو رونے کی شکل بنالو۔ [6]

تدّبرِ قراٰن کا طریقۂ کار سمجھانے کے لئے یہ چند مثالیں دی گئی ہیں لہٰذا یہ بھی ممکن ہے کہ آپ ابتدائی طور پر تدبر کی عادت بنانے کیلئے اِن مثالوں کے مطابق آیات تلاش کریں اور اِنہی کے مطابق غور و فکر کریں اگر یہ طریقۂ کار بھی مشکل لگے تو ابتداءً ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں شائع ہونے والے ”تفسیرِ قراٰنِ کریم“ کے مضمون سے بھی تدّبرِ قراٰن کی پریکٹس شروع کرسکتے ہیں، اس کے ساتھ ڈیلی روٹین کے اعتبار سے بالترتیب ”اے ایمان والو!، تعلیماتِ قراٰن (7حصے)، معرفۃُ القرآن، اِفہامُ القرآن اور پھر صِراطُ الجنان“ کا مطالعہ مفید ترین ثابت ہوگا۔

تلاوتِ قراٰن کا وقت اور دورانیہ

قراٰنِ پاک سے تعلق مضبوط رکھنے کی ایک صورت یہ ہے کہ قراٰنِ پاک کی تلاوت کے آغاز اور اختتام کا ہدف مقرر کرلیں، ممکن ہو تو مہینے میں ایک قراٰن ختم کرنے کیلئے روزانہ ایک پارہ پڑھ لیجئے۔ رمضانُ المبارک کے مقدس مہینے میں یہ شیڈول بنانا کافی آسان رہتا ہے اور پھر رمضان کے بعد بھی اسے جاری رکھئے۔ اگر کسی دن تلاوتِ قراٰن سے محرومی ہو تو

دوسرے دِنوں میں اِس کا ازالہ کرنے کی کوشش کیجئے۔ بلاناغہ تلاوتِ قراٰن اللہ و رسول کی محبت میں اضافے کا سبب بنے گی جیسا کہ حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جسے یہ جاننا پسند ہو کہ وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَحبّت کرتا ہے تو وہ دیکھے کہ اگر وہ قراٰن سے مَحبّت کرتا ہے (یعنی اس کی تلاوت اور اس پر عمل کرتا ہے) تو وہ اللہ اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بھی محبت کرتا ہے۔[7]

ختمِ قراٰن کا وقت

گرمیوں میں صبح کے وقت قراٰنِ مجید ختم کرنا بہتر ہے اور سردیوں میں اوّل شب کو کہ حدیث میں ہے: جس نے شروع دن میں قراٰن ختم کیا، شام تک فرشتے اس کیلئے اِستغفار کرتے ہیں اور جس نے اِبتدائے شب میں ختم کیا، صبح تک اِستغفار کرتے ہیں۔[8] گرمیوں میں چُونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے وَقت ختم کرنے میں اِستغفارِ ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں (یعنی سردیوں) کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے اِستغفار زیادہ ہوگی۔[9]

اللہ کریم ہمیں تلاوتِ قراٰن کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ترمذی، 4/438، حدیث: 2958 (2) مراٰۃ المناجیح، 3/270 ملتقطاً (3) مرقاۃ المفاتیح، 4/702، تحت الحدیث: 2201 (4) پ23، ص: 29 ماخوذاً (5) طبقات الصوفیہ، ص222 (6) ابن ماجہ، 2/129، حدیث: 1337 (7) معجم کبیر، 9/132، حدیث: 8657 (8) حلیۃ الاولیاء، 5/30، حدیث: 6199 (9) بہار شریعت، 1/551۔

علمِ قرآن کی طرف پہلا قدم

2M+ DOWNLOADS

مَدَنی قاعدہ

MOBILE APPLICATION

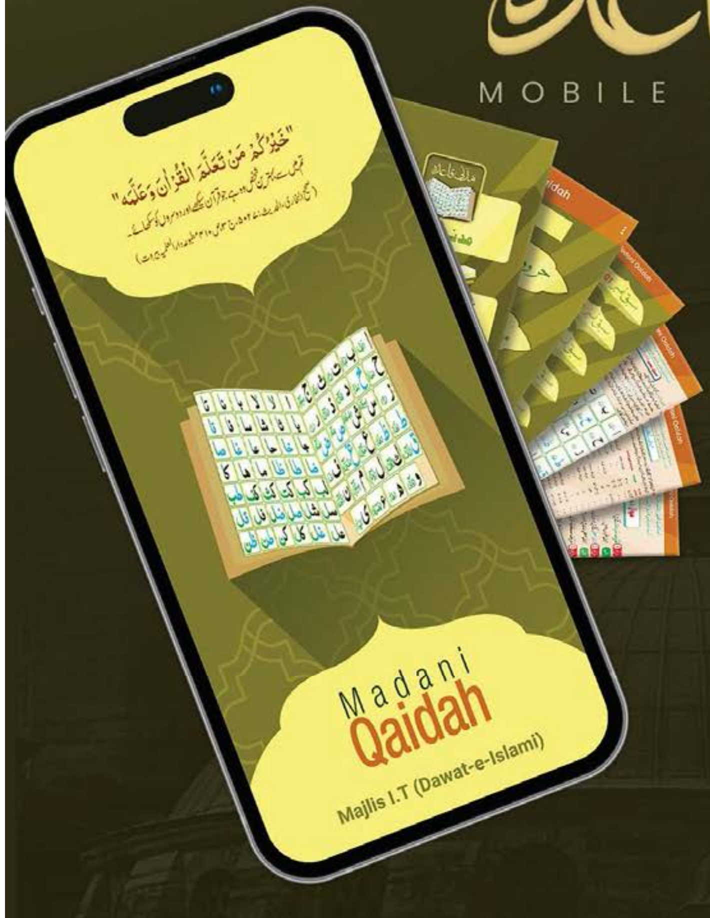

22 اسباق

لفظ بلفظ آڈیو

اسباق کی وڈیوز

اردو، انگلش زبان

سوال وجواب

آن لائن قاری

DAWATEISLAMI
DOWNLOAD NOW
Download on the Google Play
Download on the App Store

روضۂ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حاضری

مولانا عدنان چشتی عطّاری مدنی*

ہر عقل و شعور اور سمجھ بوجھ رکھنے والا یہ بات جانتا ہے کہ کسی بھی مکان یا جگہ کو جو بھی فضیلت، مقام، مرتبہ اور عظمت و بلندی حاصل ہوتی ہے وہ صاحبِ مکان (مکان والے) کی وجہ سے ہوتی ہے، اسی لئے یہ مثال مشہور ہے کہ "شَرَفُ الْمَكَانِ بِالْمَكِيْنِ" یعنی مکان کی بزرگی اس میں رہنے والے سے ہوتی ہے۔ قراٰنِ پاک کی ان آیات پر غور کرنے سے بھی یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے جیسا کہ پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی ابتدائی آیات میں ہے: ﴿لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: مجھے اِس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اِس شہر میں تشریف فرما ہو۔[1]

مُفسّرینِ کِرام کا اس بات پر اِجماع ہے کہ یہاں اللہ پاک نے مکّۂ مکرّمہ کی قسم ذِکر فرمائی ہے اور اس قسم ارشاد فرمانے کی وجہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اس میں تشریف فرما ہونا ہے۔[2]

یہ بات یاد رہے کہ مکہ شریف کے تمام تر فضائل اپنی جگہ مُسلَّم ہیں مگر یہاں قسم ذکر فرمانے کی وجہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اُس میں مکین ہونا ہے۔ عقلِ صحیح کبھی بھی اس بات کا انکار نہیں کر سکتی کہ مکین جتنی عظمت و بزرگی والا ہو گا مکان بھی اتنی ہی رفعت والا ہو جائے گا۔

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کائنات میں سب سے افضل و اعلیٰ رسول ہیں، جس مکان کے یہ مکین ہیں تو وہ مکان ان کے قدموں کی برکت پا کر یقیناً افضل و اعلیٰ ہو گیا اور وہ مقام ہے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک روضہ، کہ جس پر گنبدِ خضریٰ اپنی بہاریں لُٹا رہا ہے۔ یقیناً گنبدِ خضریٰ کے مکین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وجودِ مسعود نے اس مقام کو بھی افضل و اعلیٰ بنا دیا اسی لئے اس کی زیارت کرنا، وہاں جانا افضل عبادات میں سے ہے جیسا کہ حضرت امام محمد بن احمد ابن الضیاء حنفی (وفات: 854ھ) حضرت امام عبدری مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ کا قول لکھتے ہیں: اَنَّ الْمَشْيَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لِزِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَفْضَلُ مِنَ الْكَعْبَةِ وَمِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّس یعنی بے شک رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مزار شریف کی زیارت کے لئے مدینہ پاک کا سفر کعبۃُ اللہ اور بیتُ المقدس (کے سفر) سے افضل ہے۔[3]

یہی بات علّامہ ابو الحسن سمہودی، علّامہ محمد بن یوسف صالحی شامی، علّامہ شمسُ الدّین محمد بن محمد طرابلسی مالکی نے بھی اپنی اپنی کتاب میں نقل فرمائی ہے۔

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث المدینۃ العلمیہ، کراچی

پوری اُمّت کا اتفاق

شارحِ بخاری حضرت علّامہ ابنِ بطال علی قرطبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہُ عنہ کی قبرِ انور کی زیارت پر پوری اُمّت کا اجماع ہے اور خطا و غلط کام پر اُمّت کا اجماع ممکن نہیں۔[4]

روضۂ رسول کی حاضری کا حکم

حضرت علّامہ علی بن سلطان قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ اطہر کی زیارت بہت بڑی سعادت، عظیم عبادت، اللہ کریم کا قُرب پانے کا ذریعہ اور قریب بواجب ہے جس کا حکم کتاب و سنت اور اجماع و قیاس سے ثابت ہے۔[5]

حضرت مفتی صدر الدین آزردہ دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبرِ انور کی طرف سفر افضل مندوب بلکہ واجب کے قریب ہے۔ حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ شفا شریف میں لکھتے ہیں: شَدُّ الرِّحَالِ اِلٰی قَبْرِ رَسُوْلِ اللہِ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وَاجِبٌ یہاں واجب سے مراد مندوب و ترغیب و تاکید ہے کیونکہ روضۂ نبوی کی زیارت بڑی نیکی اور بڑی اطاعت ہے اور اعلیٰ درجات تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور جو احادیثِ مبارکہ اس مسئلہ میں ہیں ان میں اہلِ مدینہ اور اس کے قُرب وجوار کی کوئی قید نہیں (یعنی دور دراز سے سفر کرکے قبرِ نبوی کی زیارت کیلئے آنا کوئی منع نہیں)۔ حضرت علّامہ احمد قسطلانی (رحمۃُ اللہِ علیہ) لکھتے ہیں: جس نے اس کے علاوہ کوئی اور عقیدہ رکھا اس نے اس اسلام کی اطاعت کا طوق اپنی گردن سے اتار دیا۔ اس نے اللہ پاک، اس کے رسول اور علمائے اعلام کی مخالفت کی۔ بعض علمائے کرام زیارتِ قبرِ نبوی کو قریبُ الوُجوب اور بعض واجب کہتے ہیں۔ جُمہور علمائے احناف کے نزدیک افضل ترین مندوب اور مؤکد ترین مستحب ہے یعنی واجب کے قریب ہے۔ محقق علی الاطلاق حضرت علّامہ ابن ہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں کہ ہمارے مشائخ کا قول ہے: زِیَارَۃُ قَبْرِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مِنْ اَفْضَلِ الْمَنْدُوْبَاتِ مناسکِ فارسی اور شرح المختار میں ہے کہ اِنَّھَا قَرِیْبَۃٌ مِنَ الْوُجُوْبِ لِمَنْ لَہٗ سِعَۃٌ یعنی جو آدمی طاقت رکھتا ہو اس کے لئے (زیارت کرنا) قریب بواجب ہے۔[6]

قراٰن سے دلیل

روضۂ رسول کی زیارت کے بارے میں دلائل دیتے ہوئے حضرت امام محمد بن احمد ابن الضیاء حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:854ھ) لکھتے ہیں: وَاَمَّا نَفْسُ الزِّیَارَۃِ فَالْاَدِلَّۃُ عَلَیْھَا کَثِیْرَۃٌ یعنی روضۂ رسول کی صرف زیارت کے بارے میں ہی بے شمار دلائل موجود ہیں، پھر یہ آیتِ کریمہ ﴿وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا(۶۴)﴾ (ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں)[7] نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: وَلَا شَكَّ اَنَّہٗ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسلم حَیٌّ وَاَنَّ اَعْمَالَ اُمَّتِہٖ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیْہِ یعنی اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حیات ہیں اور آپ کی اُمّت کے اعمال آپ پر پیش کئے جاتے ہیں۔[8]

اوپر ذکر کی گئی آیت پر غور کیا جائے تو یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آیتِ کریمہ میں موجود حکم عام ہے اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر شفاعت طلب کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بندوں کو حکم ہے کہ اِن (نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بارگاہ میں

حاضر ہو کر توبہ و استغفار کریں۔ اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے، اُس کا علم، اس کا سننا، اس کا دیکھنا سب جگہ ایک سا ہے، مگر حکم یہی فرمایا کہ میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حضور حاضر ہو۔[9]

زیارتِ مبارکہ کے بارے میں 3 فرامینِ مصطفےٰ

(1) مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِی یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔[10]

حاشیہ ابنِ حجر ہیتمی میں ہے: یہ حدیث حیاتِ مبارک میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اور بعدِ وصال قبرِ انور کی زیارت کو شامل ہے نیز یہ حکم دور و نزدیک سے آنے والے ہر مَرد و عورت کے لئے ہے۔ پس اس حدیثِ پاک سے روضۂ انور کی طرف سفر کرنے کی فضیلت اور زیارت کیلئے سفر کے مستحب ہونے پر استدلال کیا گیا ہے۔[11]

(2) مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِی بَعْدَ مَوْتِی كَانَ كَمَنْ زَارَنِی فِی حَیَاتِی یعنی جس نے میری وفات کے بعد حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔[12]

(3) مَنْ جَاءَنِی زَائِرًا لَا یُعْمِلُهٗ حَاجَةً اِلَّا زِیَارَتِی كَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَكُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی جو میری زیارت کو یوں آئے کہ میری زیارت کے سوا اس کی اور کوئی ضرورت نہ تھی تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اُس کا شفیع بن جاؤں۔[13]

صحابۂ کرام کے معمولات

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما کے غلام حضرت نافع رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما کو 100 مرتبہ سے بھی زیادہ بار دیکھا کہ آپ روضۂ رسول پر سلام عرض کرنے کے لئے حاضری دیا کرتے۔[14]

حضرت محمد بن مُنکدر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رَاَیْتُ جَابِرًا وَهُوَ یَبْكِی عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیه وسَلَّم یعنی ایک بار میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہُ عنہ کو دیکھا کہ وہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبرِ انور کے قریب رو رہے تھے اور یوں عرض کررہے تھے: هٰهُنَا تُسْكَبُ الْعَبَرَاتُ یہی وہ مبارک جگہ ہے جہاں آنسو بہائے جاتے ہیں، میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا ہے: مَا بَیْنَ قَبْرِی وَ مِنْبَرِی رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ یعنی میری قبر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[15]

مؤذنِ رسول حضرت بلال رضی اللہُ عنہ جن دنوں ملکِ شام میں رہا کرتے تھے آپ کو ایک دن خواب میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہوئی تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا هٰذِهِ الْجَفْوَةُ یَا بِلَال یعنی اے بلال! یہ بے رُخی کیسی؟ تم ہم سے ملاقات کرنے نہیں آتے؟ حضرت بلال رضی اللہُ عنہ بیدار ہوگئے۔ آپ نے فوراً رختِ سفر باندھا اور اللہ پاک کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضری کے لئے روانہ ہوگئے۔[16] وفاءُ الوفاء میں ہے: حضرت بلال رضی اللہُ عنہ نے مزارِ پُرانوار پر حاضر ہو کر رونا شروع کیا اور اپنا منہ قبر شریف پر ملتے تھے۔[17]

اللہ کریم ہمیں بار بار رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے درِ پاک پر حاضری نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ30، البلد:1، 2 (2) اللباب فی علوم الکتاب، 20/339 (3) تاریخ مکۃ المشرفۃ والمسجد الحرام والمدینۃ الشریفۃ والقبر الشریف لابن الضیاء، جز1، ص334 (4) شرح صحیح البخاری لابن بطال، 3/271 (5) مجموع رسائل العلامۃ الملا علی القاری، 2/197 (6) منتہی المقال بشرح حدیث لاتشد الرحال مترجم، ص35 (7) پ5، النسآء:64 (8) تاریخ مکۃ المشرفۃ والمسجد الحرام والمدینۃ الشریفۃ والقبر الشریف لابن الضیاء، جز1، ص334 (9) فتاویٰ رضویہ، 15/654 ملخصاً (10) سنن دار قطنی، 2/351، حدیث:2669 (11) حاشیۃ ابن حجر الہیتمی علی شرح الایضاح، ص489 ملخصاً (12) شعب الایمان، 3/489، حدیث:4154 (13) معجم کبیر، 12/225، حدیث:13149 (14) الشفا، 2/86 (15) شعب الایمان، 3/491، حدیث:4163 (16) اسد الغابۃ، 1/307 ملخصاً (17) وفاء الوفاء، 4/1357۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 12 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 شادی شدہ عورت کا باپ کی وراثت میں حصہ

سُوال: میرے ابو نے میری بہن کی شادی کے بعد زمین خریدی، تو کیا اس میں میری بہن کا حصہ ہو گا؟

جواب: اگر ابو کا اِنتقال ہو گیا ہے تو بالکل اس میں شادی شُدہ بہن کا بھی حصہ ہو گا کیونکہ وراثت کا شادی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 7 رمضان شریف 1441ھ)

2 ڈائلیسز (Dialysis) کے دَوران روزے رکھنا

سُوال: ڈائلیسز کے دَوران روزے رکھ سکتے ہیں؟

جواب: ڈائلیسز (Dialysis) کے دَوران روزے رکھ سکتے ہیں جبکہ روزہ برداشت کرسکتے ہوں۔ جان کا خطرہ، مرض بڑھنے کا خطرہ یا روزہ رکھنے سے مَرَض دیر میں اچھا ہونے والی کیفیت نہ ہو تو روزہ رکھ سکتے ہیں بلکہ ایسی صورت میں رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 5 رمضان شریف 1441ھ)

3 جو "سیّد" نہ ہو اس کو "یاسیّدی" کہنا کیسا؟

سُوال: ایک بندہ "سیّد" نہیں ہے تو کیا اس کو "یاسیّدی" کہہ کر بلانا جائز ہے؟

جواب: جو سَیّد نہیں ہے اس کو "سیّد" کہنا گناہ ہے۔ لیکن "یاسَیِّدِی" کہنا اور بات ہے کیونکہ "یاسیّدی" کے معنیٰ ہیں "اے میرے سردار یا اے میرے آقا" یہ احترام کا لفظ ہے جو غیر سیّد کے لئے بھی بولا جاسکتا ہے، عرب دنیا میں زیادہ تر بزرگوں اور عُلَمائے کِرام کو "یاسَیِّدِی" کہتے ہیں۔ ہمارے یہاں پاکستان میں اُردو بولنے والوں میں اس کا رَواج کم ہے، البتہ "یاسَیِّدِی" کہنے میں حرج نہیں۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 9 رمضان شریف 1441ھ)

4 کیا زندگی میں ایک بار قراٰنِ کریم پڑھنا فرض ہے؟

سُوال: کیا زندگی میں ایک بار قراٰنِ کریم پڑھنا فرض ہے؟

جواب: زندگی میں ایک بار قراٰنِ کریم پڑھنا فرض نہیں بلکہ کم اَز کم ایک آیت کا یاد ہونا فرض ہے جس سے نماز کا فرض ادا ہو جائے، سورۂ فاتحہ اور ایک چھوٹی سورت یا اس کی مقدار میں آیت یا اس کا جز (یعنی حصّہ) یاد کرنا واجب ہے جس سے نماز میں قراٰن پڑھنے کا جو وجوب ہے وہ ادا ہو جائے۔ (بہارِ شریعت، 1/545 ماخوذاً) اگر کسی نے زندگی میں ایک بار بھی پورا قراٰن نہیں پڑھا تو بھی وہ گناہ گار نہیں ہے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 7 رمضان شریف 1441ھ)

5 باپ کا اپنے بیٹے کو زکوٰۃ دینا کیسا؟

سُوال: کیا باپ اپنے بیٹے کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں! باپ اپنے بیٹے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔

(ردالمحتار، 3/344- مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 8 رمضان شریف 1441ھ)

6 کیا پیاز کی جلن کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

سوال: پیاز کی کڑواہٹ آنکھوں میں لگتی ہے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جب پیاز کاٹی جاتی ہے تو اس کی وجہ سے آنکھوں میں

ہونے والی جلن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 8 رمضان شریف 1441ھ)

7 عورتیں "غوثِ پاک کے غلاموں" کی جگہ کیا بولیں؟

سوال: بیعت کرواتے وقت آپ آخر میں یہ دُعا کرواتے ہیں کہ "ہمیں غوثِ پاک کے غلاموں میں اُٹھا" اسلامی بہنوں کی طرف سے سُوال ہے کہ کیا ہم غلاموں کی جگہ کنیز یا لونڈی بول لیا کریں؟

جواب: "غلاموں میں اُٹھا" بول دیا کریں۔ جیسا کہ "یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ یعنی اے لوگو!" میں مَرد و عورت دونوں آجاتے ہیں اور عورتوں کے لئے "لوگوں" کی جگہ "لوگنوں" نہیں بولا جاتا۔ اب اگر عورتیں غلام کی جگہ اپنے لئے کوئی اور لفظ بولنا چاہیں گی تو پھر کنفیوژن ہو گی کہ کنیز بولیں یا لونڈی؟ اور عوام اِن اَلفاظ سے زیادہ مانوس نہیں ہے اس لئے غلام ہی بہتر ہے کیونکہ یہ بہت زیادہ مشہور ہے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 9 رمضان شریف 1441ھ)

8 "نمازِ وتر" میں کیا نیت کریں؟

سُوال: نمازوں میں ہم وقت کی نیت کرتے ہیں، مثلاً فجر میں فجر کے وقت کی، ظہر میں ظہر کے وقت کی، تو نمازِ وتر ادا کرتے وقت کس وقت کی نیت کریں؟

جواب: تین رکعت وتر واجب ہی کی نیت کریں گے، وقتِ عشا بولنا شرط نہیں ہے، کیونکہ یقینی بات ہے کہ نمازِ وتر عشا ہی میں ہوتی ہے نیز دل میں نیت ہونا کافی ہے، زبان سے کہنا بھی ضَروری نہیں، البتہ دل میں نیّت ہوتے ہوئے زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 10 رمضان شریف 1441ھ)

9 روزہ کس چیز سے اِفطار کریں؟

سُوال: روزہ کس چیز سے اِفطار کرنا چاہئے؟

جواب: کھجور سے اِفطار کریں کہ یہ سُنّت ہے، کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے اِفطار کرلیں کہ اِس سے بھی سُنّت ادا ہو جائے گی۔

(ابو داؤد، 2/447، حدیث: 2356 ماخوذاً)

یاد رکھئے! اگر کھجور کھانے کے بعد اِس کے ذرّات دانتوں میں رہ جائیں یا منہ میں مِٹھاس اور ذائقہ باقی ہو تو اِس حالت میں نماز پڑھنا سُنّت نہیں، لہٰذا نماز سے پہلے دانتوں کو اچھی طرح صاف کرلیجئے تاکہ منہ سے کھجور کی مِٹھاس بالکل ختم ہو جائے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، پہلی رمضان شریف 1441ھ)

10 عورت کا ناک نہ چِھدْوانا کیسا؟

سُوال: اگر عورت ناک نہ چِھدوائے تو کیا وہ گناہ گار ہو گی؟

جواب: گناہ نہیں ہے۔ اب تو شاید عورتوں کے ناک چِھدوانے کا رواج کم ہو گیا ہے، اس کی جگہ اسٹیکر چسپاں کرتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 10 رمضان شریف 1441ھ)

11 مرغی کی نرم ہڈی چبانا کیسا؟

سُوال: مرغی کے گوشت میں جو نرم ہڈی ہوتی ہے اس کو چبانا کیسا ہے؟

جواب: اس کو چبنی ہڈی بولتے ہیں، یہ سفید ہڈی بکرے وغیرہ میں بھی ہوتی ہے یہ حلال ہے، لہٰذا اس کو کھا سکتے ہیں۔ لوگ پھینک دیتے ہیں، پھینکنا نہیں چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 10 رمضان شریف 1441ھ)

12 روزے میں انہیلر (Inhaler) استعمال کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی سانس کا مریض ہو تو کیا وہ روزے میں انہیلر کا استعمال کرسکتا ہے؟

جواب: جی نہیں! روزے کی حالت میں انہیلر (Inhaler) کا استعمال نہیں کرسکتے۔

(فتاویٰ اہلِ سنّت، قسط 9، ص 20 - مدنی مذاکرہ، 25 شعبان شریف 1441ھ)

جملے تلاش کیجئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جنوری 2023ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 احمد رضا (کراچی) 2 بنتِ محمود (بہاول نگر) 3 طلحہ ارشد (کراچی)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 بولتے کنکر، ص 54 2 بہترین کون؟ ص 53 3 حروف ملایئے، ص 53 4 ہاتھ بٹانا، ص 57 5 ہاتھ بٹانا، ص 57۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** ❁ بنتِ سید محمود علی (رحیم یار خان) ❁ محمد عثمان عظیم (پتوکی) ❁ بنتِ قاری معظم علی (گوجرانوالہ) ❁ احمد رضا (ننکانہ) ❁ بنتِ سفیر (واہ کینٹ) ❁ اسد عطّاری (نارووال) ❁ حُنین سبطین (میانوالی) ❁ بنتِ غلام حیدر (کراچی) ❁ علی عثمان (وزیر آباد) ❁ بنتِ عمران اللہ (شیخوپورہ) ❁ بنتِ امجد (وزیر آباد) ❁ بنتِ فیاض (لاہور) ❁ بنتِ لیاقت علی (خانیوال)۔

دَارُالْاِفْتَاء اَهْلِسُنَّت

مفتی محمد قاسم عطّاری*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

01 کیا نابالغی میں توڑا گیا روزہ قضا کرنا ہوگا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے معاشرے میں نابالغ بچوں سے اکثر روزے رکھوائے جاتے ہیں، مگر روزے کے دوران بچوں کی بے چینی، اضطراب اور شدتِ پیاس کے باعث اُن کا روزہ کھلوا دیا جاتا ہے۔ کیا بچوں کے یوں روزہ کھلوا دینے سے اُن پر بالغ ہونے کے بعد اُس روزے کے بدلے قضا روزہ رکھنا ضروری ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نابالغ بچہ روزہ رکھ کر توڑ دے تو اُس پر توڑے ہوئے روزے کے بدلے قضا روزہ رکھنا لازم نہیں ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

02 دورانِ تراویح تین بار سورۂ اخلاص پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ تراویح کے دوران جب ختمِ قرآنِ پاک ہوتا ہے، تو سورۂ اخلاص تین بار پڑھی جاتی ہے۔ اس حوالے سے شرعی راہنمائی فرمادیں کہ اس طرح کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

تراویح میں جب ختمِ قرآنِ پاک کیا جائے، تو مستحب اور بہتر یہ ہے کہ سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھی جائے کہ اس سے ایک قرآنِ پاک کا ثواب حاصل ہوتا ہے، کیونکہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سورۂ اخلاص کو تہائی قرآنِ پاک کے برابر قرار دیا ہے، یعنی تین دفعہ سورۂ اخلاص پڑھنے سے ایک قرآنِ پاک کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ نیز نفل نماز کی ایک رکعت میں ایک ہی آیتِ کریمہ کی تکرار بھی نبیِّ پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے ثابت ہے اور چونکہ تراویح بھی نفل نماز ہے، اس لیے اس میں سورۂ اخلاص کی تکرار بلاکراہت جائز ہے، البتہ فرضوں میں بلاعذر کسی سورت کی تکرار مکروہ ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

03 کیا حدودِ شہر کے اختتام میں ٹول پلازہ معتبر ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلہ کے بارے میں کہ شہر کی حدود جہاں سے ختم ہوتی ہے، وہاں سے مسافت کا آغاز ہوتا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ موجودہ دور میں کیا ٹول پلازہ سے اختتامِ حدود ہو جائے گا؟ اِسی طرح کیا اگلے شہر کی حدود بھی ٹول پلازہ سے شروع ہو جائے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شہر کی آبادی ختم ہونے یا شروع ہونے کا دارومدار ٹول پلازہ پر نہیں رکھا جاسکتا، کیونکہ یہ ہرگز ضروری نہیں کہ ٹول پلازہ اُسی جگہ ہو کہ جہاں شرعاً شہر کی متصل آبادی ختم ہوتی ہو اور سفر کرنے والا ”شرعی مسافر“ بنے، بلکہ بعض اوقات شہر کی متصل آبادی ختم ہونے کے بہت بعد ٹول پلازہ بنایا جاتا ہے۔ ٹول پلازے شہر کی سرکاری حدود کے اعتبار سے بنائے

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

جاتے ہیں اور اِس کی تعمیر و مقامِ تعیین کے اعتبار سے سرکاری محکمے کے خاص معیارات (Standards) ہیں، جبکہ دوسری طرف سفر کے شرعی احکامات شہر کی آبادی سے متعلق ہوتے ہیں اور اِسی متصل آبادی کو شرعی نقطہ نظر سے "مصر" کہا جاتا ہے، لہٰذا شرعی سفری احکامات کے لیے سرکاری حدود اور اُس کی بنیاد پر بنے ہوئے ٹول پلازوں کا اعتبار نہیں ہوگا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

04 مالِ زکوٰۃ مدرسے پر خرچ کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا مدرسے کے اخراجات و تعمیرات پر زکوٰۃ کی رقم یا اینٹیں، سیمنٹ وغیرہ لگاسکتے ہیں اور اس کا کیا طریقۂ کار ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کسی فقیرِ شرعی کو مالک بنائے بغیر براہِ راست مدرسے کے اخراجات و تعمیرات پر زکوٰۃ کی رقم، اینٹیں یا سیمنٹ وغیرہ لگانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ تَمْلِیکِ فقیر یعنی شرعی فقیر کو زکوٰۃ کا مالک بنانا، زکوٰۃ کا رُکن اور بنیادی شرط ہے، جب کہ براہِ راست مدرسے کے اخراجات و تعمیرات پر زکوٰۃ کی رقم، اینٹیں یا سیمنٹ وغیرہ لگانے میں فقیرِ شرعی کو مالک بنانا نہیں پایا جاتا، لہٰذا جب بنیادی شرط ہی نہیں پائی جائے گی، تو زکوٰۃ بھی ادا نہ ہوگی، البتہ اس کا جائز طریقہ یہ ہے کہ کسی فقیرِ شرعی کو بہ نیّتِ زکوٰۃ رقم یا دیگر سامان کا مالک بنا دیا جائے، پھر وہ اپنی طرف سے مدرسے کے جملہ مصارف میں استعمال کی اجازت دے دے، تو اب اُس رقم اور سامان کو مدرسے کی تعمیرات و جملہ اخراجات پر لگاسکتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

05 کیا زکوٰۃ کی رقم سے افطاری کروائی جاسکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کیا زکوٰۃ کی رقم سے افطاری کروائی جاسکتی ہے، مثلاً ایک شخص اپنی زکوٰۃ کی رقم سے افطاری کا کچھ سامان خریدے اور کھانا بنوائے، پھر اپنے گھر میں اہلِ علاقہ کو (جس میں امیر و غریب سب شامل ہوں) بلائے اور انہیں وہیں بٹھا کر افطاری کروائے اور کھانا بھی کھلا دے، تو کیا اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اچھی نیت کے ساتھ مسلمانوں کو افطاری کروانا اور کھانا کھلانا یقیناً ثواب کا باعث ہے، احادیثِ طیبہ میں اس کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں، لیکن سوال میں ذکر کردہ طریقے کے مطابق افطاری کے لئے زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا شرعاً جائز نہیں۔ زکوٰۃ غریبوں کے لئے ہے نہ کہ افطار پارٹیوں میں امیر و غریب سب میں اڑانے کا نام ہے۔ اس طرح کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے کسی مستحقِ زکوٰۃ کو مالِ زکوٰۃ کا مالک بنانا شرط ہے، ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ اب پوچھی گئی صورت میں ایک تو مستحقینِ زکوٰۃ کا فرق کئے بغیر امیر و غریب سبھی افطاری میں شامل ہو رہے ہیں اور دوسرا عام طور پر اس طرح کی افطار پارٹیوں میں کھانے والوں کو کھانے کا مالک نہیں بنایا جاتا، بلکہ انہیں فقط کھانے کی اجازت دی جاتی ہے، لہٰذا اس صورت میں زکوٰۃ بھی ادا نہیں ہوگی۔

زکوٰۃ اس شخص کو دے سکتے ہیں، جس کے پاس سونا چاندی، روپیہ پیسہ، مالِ تجارت یا حاجتِ اصلیہ (یعنی وہ چیزیں جن کی انسان کو حاجت رہتی ہے، جیسے رہائش گاہ، خانہ داری کے وہ سامان جن کی حاجت ہو، سواری اور پہننے کے کپڑے وغیرہ ضروریاتِ زندگی) سے زائد سامان یا یہ سب مل کر اتنے نہ ہوں کہ جن کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت کے برابر بنے، نیز اس کا تعلق بنو ہاشم سے بھی نہ ہو۔ (بنو ہاشم سے مراد حضرت عباس، حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل اور حضرت حارث بن عبد المطلب رِضوانُ اللہ علیہم اجمعین کی پاک اولادیں ہیں)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہمارا کردار اور اسلام

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران **مولانا محمد عمران عطاری**

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے (دورانِ جنگ) ایک دشمنِ دین کو پچھاڑا اور اس کے قتل کے اِرادے سے اُس کے سینے پر بیٹھ گئے، اُس نے آپ کی طرف تھوک دیا، تو آپ اس کے سینے سے اُتر گئے، اُسے چھوڑ دیا اور قتل نہ کیا، اُس نے پوچھا کہ آپ تو مجھے قتل کرنے پر قادر تھے پھر بھی مجھے قتل کیوں نہیں کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تُو نے میرے ساتھ یہ بُرا معاملہ کیا تو میرے دل میں تجھے قتل کرنے کا مزید جوش اُبھرا، مگر ساتھ ہی یہ خوف بھی لاحق ہوا کہ اب تیرا قتل اپنے نفس کی وجہ سے ہوگا، خالص اللہ کے لئے نہیں ہوگا (اِس لئے میں نے تجھے چھوڑ دیا)، آپ رضی اللہ عنہ کے اس حُسنِ نیت اور اچھے کردار کی بدولت وہ کافر مسلمان ہوگیا۔ (مرقاۃ المفاتیح، 7/12، تحت الحدیث: 3451)

یادرہے کہ مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کا اس دشمنِ اسلام پر غلبہ پانا چونکہ اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کے تحت ہی تھا اس لئے آپ کا وہ کردار بھی سو فیصد اچھا ہی تھا۔ اور پھر اس کی طرف سے ایک قبیح فعل کے اِرتکاب کے سبب اسے چھوڑ دینا اور اپنے نفس کے لئے اسے قتل نہ کرنا، آپ کا یہ کردار بھی لائقِ صد تحسین ہی تھا۔

آخری زمانے میں اچھے کردار کی اہمیت اچھے کردار کی اہمیت اور ضرورت جس طرح ماضی میں تھی، آج بھی ہے اور مستقبل میں بھی رہے گی۔ صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: آخری زمانے میں اچھی سیرت اور اچھا کردار عمل کی کثرت سے بہتر ہوگا۔

(احیاء العلوم، 1/113)

اے عاشقانِ رسول! یہ ایک تسلیم شدہ بات ہے کہ انسان کا کردار اس سے وابستہ افراد پر اثر ڈالتا ہے۔ اچھا کردار اچھا اثر ڈالے گا اور بُرا کردار بُرا اثر ڈالنے کے ساتھ ساتھ کئی اچھائیوں کی راہ میں رکاوٹ بھی بنے گا۔

جن گھروں میں بڑے سچائی، نرم گفتگو، خوش اخلاقی اور نماز وغیرہ کی پابندی کرتے ہیں اکثر ان کے بچے بھی اسی راہ پر چلتے ہیں۔ اس کے برعکس گالی گلوچ، مار دھاڑ، تو تکار اور آوارہ ماحول والے گھروں کے بچے بھی بڑوں کی طرح غلط راہ اختیار

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

کرتے ہیں۔

اَخلاق و کردار کی اچھائی اور بُرائی کا اثر صرف گھر کی چار دیواری تک محدود نہیں رہتا۔ معاشرے کے ہر فرد کو دوسروں کے ساتھ کسی نہ کسی معاملے میں واسطہ پڑتا ہے۔ خرید و فروخت، لین دین، شادی بیاہ، خوشی غمی الغرض ہزاروں مواقع پر دوسروں سے واسطہ پڑتا ہے ان سب مواقع پر بندے کا کردار اچھا یا بُرا اثر لازمی چھوڑتا ہے۔

یوں تو ہمیں اپنے گھر اور باہر ہر جگہ ہی اپنا کردار ایسا رکھنا چاہئے جیسا اللہ کریم کی پیاری کتاب قراٰنِ مجید اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک احادیث ہمیں سکھاتی ہیں لیکن اس ترقی یافتہ دور میں کہ جب پوری دنیا ایک گلوبل ویلیج کی شکل اختیار کرچکی ہے، دنیا کے ایک کونے میں ہونے والا چھوٹے سے چھوٹا کام چندمنٹ میں دنیا کے دوسرے کونے میں مشہور ہوچکا ہوتا ہے، ان حالات میں ایک مسلمان کی حیثیت سے ہماری ذمہ داریاں بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔

ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں سوچنا چاہئے کہ کیا بات بات پر جھوٹ بولنا کسی غیر مسلم کو اسلام کے قریب کرے گا؟

چھوٹی چھوٹی بات پر لڑائی جھگڑے پر اُتر آنا اسلام قبول کرنے کا سبب بنے گا یا دور کرنے کا؟

کیا گالیاں بکنا اور بد تہذیبی سے بات کرنا رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں کو عام کرنے میں رکاوٹ نہیں؟

بیٹیوں اور بہنوں کو وراثت سے محروم اوران پر ظلم کرنے والے کیا غیر مسلم خواتین کے اسلام کے دامن میں آنے کی راہ میں رکاوٹ نہیں؟

بڑی بڑی اور خوبصورت ترین مساجد کا نمازیوں سے خالی ہونا غیر مسلموں کو کیا پیغام دیتا ہو گا؟

رمضانُ المبارک کے مقدس مہینے میں عام اشیائے خورد و نوش کو مہنگا کرنا کیا اُخوتِ اسلامی اور باہمی اسلامی ہمدردی کا پیغام دے گا؟

کیا رمضانُ المبارک کے روزے چھوڑنا اور دن کے وقت مسلم و غیر مسلم سبھی کے سامنے کھاتے پیتے پھرنا اسلامی احکام و عبادات کی اہمیت بڑھائے گا؟

محترم اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ اگر ہمارے کردار و عمل سے کوئی دین کے قریب آگیا اور اس نے اسلام قبول کرلیا تو یہ ہمارے لئے صدقۂ جاریہ ہوگا لیکن اگر کوئی ہماری وجہ سے دینِ اسلام سے دُور رہا تو اس کا وبال بھی ہم پر ہوگا۔

یہ کردار ہی کی اہمیت ہے کہ ربِّ کریم نے ساری مخلوق کیلئے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کردار کو آئیڈیل قرار دیا۔ وہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ستھرا کردار ہی تھا کہ جانی دشمن بھی دامنِ اسلام میں آگئے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔(پ21، الاحزاب:21)

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! اللہ کی رضا کیلئے اپنے کردار کا جائزہ لیجئے، درستی کی حاجت ہو تو اسے دُرست کیجئے اور اس کی درستی کے لئے میرے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے بیانات اور مدنی مذاکرے دیکھنے سننے کی عادت بنایئے، اِخلاص کے ساتھ "نیک اعمال" کے رسالے کو فِل کرنا شروع کیجئے، اللہ پاک نے چاہا تو ان کاموں کی برکت سے آپ کا کردار ستھرا اور پاکیزہ ہو جائے گا، جس کا اچھا اثر آپ سے وابستہ لوگوں پر بھی پڑے گا۔

اللہ پاک اپنے محبوبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے میں ہمیں اپنے کردار کو دُرست کرنے اور اسے درست رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُور اندیشی
(Far-sightedness)

مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

ایک بادشاہ کی شکار گاہ میں کباب بنائے جارہے تھے کہ نمک ختم ہوگیا۔ بادشاہ نے غلام کو قریبی گاؤں کی طرف نمک لینے بھیجا اور تاکید کی کہ قیمت دے کر لانا۔ غلام نے کہا: اتنا سا نمک مفت لینے سے کیا فرق پڑے گا! دُور اندیش بادشاہ نے سمجھایا: پہلے دنیا میں ظلم کی بنیاد چھوٹی سی تھی پھر جو کوئی آیا اس پر اضافہ کرتا گیا، اب نوبت یہاں تک آگئی ہے کہ اگر بادشاہ رعایا کے باغ سے ایک سیب کھاتا ہے تو اس کے غلام جڑ سے درخت اُکھیڑ دیتے ہیں، اگر بادشاہ آدھے انڈے کے لئے ظلم جائز رکھتا ہے تو اس کے سپاہی ہزاروں سِیخ پر مرغ کے کباب لگاتے ہیں۔ (گلستانِ سعدی، ص35 ماخوذاً)

قارئین! زندگی کو بہتر اور کامیاب کرنے میں کئی خوبیوں کا اہم کردار ہوتا ہے جن میں ایک دُور اندیشی بھی ہے۔ آج اسی موضوع پر بات ہوگی۔

دُور اندیشی کیا ہے؟ دور اندیشی کا سادہ سا مطلب یہ ہے کہ انسان کوئی اہم کام کرنے سے پہلے اس کے مثبت اور منفی نتائج کے بارے میں اچھی طرح سوچ لے، اس کے فائدے اور نقصان کو اچھی طرح پرکھ لے، پھر اگر اس کام میں فائدہ ہو تو کرے ورنہ چھوڑ دے۔

دور اندیشی سے کام لینے کی نصیحت ایک شخص نے نبیِّ کریم رَءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عَرض کی کہ مجھے نصیحت فرمایئے، تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کام تدبیر سے اِختیار کرو، پھر اگر اس کے اَنجام میں بھلائی دیکھو تو کر گزرو اور اگر گمراہی کا خوف کرو تو باز رہو۔ (شرح السنۃ للبغوی، 6/545، حدیث: 3494) یعنی جو کام کرنا ہو پہلے اس کا اَنجام سوچو پھر کام شروع کرو، اگر تمہیں کسی کام کے اَنجام میں دینی یا دنیاوی خرابی نظر آئے تو کام شروع ہی نہ کرو اور اگر شروع کر چکے ہو تو باز رہ جاؤ اسے پورا نہ کرو۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/626 ملخصاً)

دُور اندیشی کیسے حاصل ہو؟ اللہ پاک نے انسان میں بے شمار اوصاف رکھے ہیں، ہمیں صرف ان کو اپنے اندر تلاش کرنا اور نکھارنا ہے، دُور اندیشی کی خوبی کو اپنے کردار کا حصہ بنانے کے لئے ان ٹِپس پر عمل کیجئے:

1. **تاریخ پڑھئے:** تاریخی حالات اور واقعات کا اس پہلو سے مطالعہ کیجئے کیونکہ تاریخ سے بھی بہت کچھ سیکھا جاسکتا ہے۔ خاص طور پر بُزرگانِ دین کی سیرت میں ایسے واقعات مل جاتے ہیں جن کی مدد سے ہم اپنا حال اور مستقبل دونوں بہتر بنا سکتے ہیں: جیسے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اُونچی فیملی سے تعلق رکھنے والے چور کے حق میں کسی کی سفارش قبول نہ کرنا کہ چھوٹے لوگوں کو سزا دینا اور بڑے لوگوں کو چھوڑ دینا قوموں

* اسلامک اسکالر، رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

کو تباہ کر دیتا ہے ❁ ہجرتِ مدینہ کے موقع پر مہاجرین اور انصار صحابہ کے درمیان مواخاتِ مدینہ کا معاہدہ کروانا جس کی بدولت مہاجرین کو نئے علاقے میں خود داری کے ساتھ اپنے قدموں پر کھڑا ہونے میں مدد ملی ❁ مسلمانوں میں مساوات کی ترویج کے لئے حجۃُ الوداع کے موقع پر یہ اعلان کرنا کہ فضیلت اور بَرتری کی بنیاد رنگت کا کالا یا گورا ہونا، عربی یا عجمی ہونا نہیں بلکہ تقویٰ ہے ❁ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کا حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہُ عنہ کے مشورے پر قراٰنِ پاک کو تحریری طور پر ایک جگہ جمع کر دینا ایک ایسا کام تھا جس کے مثبت نتائج آج بھی دیکھے جاسکتے ہیں ❁ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ جب کسی کو حکومتی نمائندہ بنا کر کسی علاقے میں بھیجتے تو انہیں عیش و آرام کے بجائے سادہ اندازِ زندگی اپنانے اور عوام سے الگ تھلگ نہ رہنے کی تاکید کرتے تاکہ حکومتی نمائندے اپنی عیش و عشرت کے بندوبست میں نہ لگے رہیں اور عوامی خدمت میں کوئی حرج واقع نہ ہو ❁ حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کے دور میں منکرینِ زکوٰۃ سے نرمی نہیں کی گئی ورنہ فرائض سے انکار کا راستہ کھل جاتا ❁ شہیدِ کربلا حضرت امام حسین رضی اللہُ عنہ کا یزید پلید کی بیعت نہ کرنا قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو سکھا گیا کہ جان جاتی ہے تو جائے مگر دینِ اسلام کی پاسداری کے لئے فاسق و ظالم کے سامنے ڈٹ جانا چاہئے۔

شوقِ مطالعہ رکھنے والوں کو اسی طرح کے بہت سارے واقعات مزید مل جائیں گے۔

2 **تجربات سے مدد لیجئے:** تجربہ اگرچہ پرانا ہوتا ہے لیکن کسی بھی نئے کام کو بہتر طریقے سے کرنے کے لئے مددگار ہوتا ہے۔ بعض تجربات انسان کے اپنے ہوتے ہیں اور کچھ دوسروں کے! دونوں طرح کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اور نقصان سے بچا جاسکتا ہے۔ ہر زبان میں کچھ نہ کچھ کہاوتیں اور محاورے ایسے ہوتے ہیں جو برسوں کے تجربے کا نچوڑ ہوتے ہیں، اپنی لائف میں انہیں بھی پیشِ نظر رکھئے: جیسے اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت (موقع ہاتھ سے نکل گیا تو پچھتانے سے کیا حاصل؟) جس کا کام اسی کو ساجے (جو کام کا ماہر ہو اسے وہی کر سکتا ہے)، جیسا کرو گے ویسا بھرو گے، مؤمن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا، داموں (پیسوں) کا رُوٹھا باتوں سے نہیں مانتا، تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو (جلد بازی نہ کرو، کچھ وقت انتظار کرو)، ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی، اپنے دہی کو کون کھٹّا کہتا ہے؟ (اپنی چیز کو سب اچھا بتاتے ہیں)، ہر مشکل کے بعد آسانی ہے، دولت ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے (دولت آنی جانی چیز ہے)، وقت سدا ایک سا نہیں رہتا، سانچ کو آنچ نہیں، سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں۔

3 **غور و فکر کی عادت اپنائیے:** کوئی بھی اہم نوعیت کا کام کرنے سے پہلے حسبِ حال غور و فکر کی عادت ہمیں دُور اندیش بنائے گی۔ لیکن غور و فکر کا سلیقہ بھی آنا چاہئے کہ نہ تو جلد بازی کرے اور نہ وہم میں مبتلا ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کرنے میں غیر معمولی تاخیر کرے۔ کس راستے سے دفتر جانا ہے اور کونسی ٹرین یا جہاز سے سفر کرنا ہے دونوں الگ الگ نوعیت کے کام ہیں، ان پر غور و فکر بھی اسی حساب سے ہو گا۔

کن معاملات میں دُور اندیشی ضروری ہے؟ ہماری زندگی کے بہت سے فیصلے دُور رَس نتائج کے حامل ہوتے ہیں جو اچھے بھی ہوسکتے ہیں اور بُرے بھی! چنانچہ اس قسم کے فیصلوں میں دُور اندیشی بہت ضروری ہے۔ جیسے

❁ کوئی بھی لائف اسٹائل (جب کہ جائز بھی ہو) اپنانا آپ کا حق ہے لیکن اس کا انتخاب کرتے وقت یہ جائزہ لے لینا چاہئے کہ کیا ہم اسے زیادہ عرصے تک افورڈ کرسکتے ہیں؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ آج تو لگژری لائف اسٹائل اپنا لیا بعد میں "چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات" والا معاملہ ہو جائے اور دوبارہ پرانے لائف اسٹائل پر واپس آنا پڑے۔

❁ مشہور ہے کہ اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا چاہئے، اس لئے خرچ کرتے وقت اپنی آمدنی کو پیشِ نظر رکھیں، اس کی تین صورتیں ممکن ہیں: آمدنی کم ہو اور خرچ زیادہ، جتنی آمدنی اتنا خرچ، آمدنی زیادہ ہو خرچ کم، یہ تیسری صورت آئیڈیل ہے،

دوسری صورت گزارے لائق ہے اور پہلی صورت پریشان کرنے والی ہے۔

❁ قرض لینا قدرے آسان لیکن اسے ادا کرنا مشکل ہوتا ہے اس لئے وقتی آسانی کیلئے بلا دھڑک موٹی رقم قرض لینے سے پہلے حساب کتاب لگا لیجئے کہ کیا میں اسے وقت پر واپس بھی کرسکوں گا یا نہیں؟ ادائیگی کا وقت آنے اور قرض خواہ کی طرف سے واپسی کا بار بار مطالبہ ہونے پر جو ٹینشن ہوگی، وہ برداشت کرنا زیادہ مشکل ہوگا یا آج کی پریشانی کا سامنا کرنا! پھر جو آپ کو بہتر لگے وہ کرلیجئے۔

❁ مکان چاہے کرائے کا ہو اپنی حیثیت سے بڑھ کر نہیں لینا چاہئے کیونکہ آمدنی کا بڑا حصہ کرائے میں چلا جائے گا پھر بقیہ ضروریاتِ زندگی جیسے گھر کا راشن، بجلی گیس وغیرہ کا بل، بچوں کے اسکولوں کی فیس، بیماری کی صورت میں ڈاکٹروں کی فیس، دوائیاں خریدنے وغیرہ کے لئے رقم پوری نہیں پڑے گی اور ٹینشن بڑھے گی، اس لئے دور اندیشی کا تقاضا ہے کہ کم کرائے والا مناسب سا مکان لے کر بقیہ اخراجات کے لئے رقم بچالی جائے، آگے آپ کی مرضی!

❁ دوستی، رشتہ داری اور تعلق داری اپنے ہم پلہ لوگوں سے کرنا دانش مندی ہے کیونکہ جب تحائف کا لین دین ہوگا، ایک دوسرے کی دعوتیں ہوں گی، تفریحی و معلوماتی سفر ایک ساتھ ہوں گے تو آپ ان کے معیار کو پہنچ نہیں سکیں گے کہ وہ تو آپ کی چھوٹی بچی کو سالگرہ پر سونے کی چین تحفے میں دیں اور آپ کسی موقع پر جواباً آرٹیفشل جیولری تحفے میں دے دیں پھر اس پر شرمندہ بھی ہوتے رہیں، مشہور ہے: ”جو اونٹ پالتے ہیں وہ اپنے دروازے بھی اونچے رکھتے ہیں۔“ امید ہے اب آپ کو بات سمجھ آگئی ہوگی۔

❁ ذریعۂ آمدنی وہ اختیار کرنا چاہئے جس کے تقاضوں پر پورا اُترا جاسکے، اگر آپ ملازمت میں سہولت محسوس کرتے ہیں کہ جو کام مجھے دیا جائے میں صرف اس کو پورا کروں اور بَرِیُٔ الذِّمّہ ہوجاؤں اور مہینے کی لگی بندھی تنخواہ پاؤں، باقی معاملات دیکھنا دوسروں کا کام ہو تو آپ کو ملازمت ہی کرنی چاہئے اور اگر آپ کاروباری بننا اور زیادہ کمائی کرنا چاہتے ہیں تو اس کا مکمل نظام چلانے کی اہلیت ہونی چاہئے اور وقت بے وقت کی ٹینشن بھی برداشت کرنے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ مزید آپ خود سمجھدار اور بااختیار ہیں۔

❁ کھانے پینے کی عادت کا آج نہیں تو کل صحت پر اثر پڑتا ہے۔ مشہور ہے: سو دوا کی اِک دوا پرہیز ہے، اس لئے وہی کھائیے جو آپ کو صحت مند رکھے۔ فاسٹ فوڈ کے فوائد کم اور نقصانات زیادہ دیکھے گئے ہیں، اس لئے وقتی لذت کے لئے اپنی صحت کو داؤ پر نہ لگایا جائے، پُرانے بوڑھوں سے سنا ہے کہ دودھ، گوشت اور اصلی (دیسی) گھی بچپن میں استعمال کیا ہو تو جوانی اور بڑھاپے میں جسم جاندار رہتا ہے، اس طرح حکیم حضرات ”چ“ سے شروع ہونے والی تین چیزوں سے پرہیز کو مفید قرار دیتے ہیں: چینی، چاول اور چکنائی۔ خوراک کے حوالے سے تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنّت جلد ایک میں شامل ”آدابِ طعام اور پیٹ کا قفلِ مدینہ“ پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔

❁ ہوٹل ہو یا ہاسٹل یا گھر ہر وہ جگہ جہاں کچھ لوگ مل کر رہتے ہیں وہاں کچھ آداب اور اصول مقرر ہونے چاہئیں جن پر عمل سب کیلئے ضروری ہو۔ چنانچہ اگر گھر کے لئے یہ چند باتیں طے کرلی جائیں تو سبھی پریشانی سے بچ جائیں گے: ❁ گھر کی غیر ضروری لائٹس بند کرنا ہر ایک کی ذمہ داری ہو ❁ واش روم میں استعمال ہونے والا جوتا الگ ہو تو باہر سے جوتوں کے ساتھ لگ کر آنے والی مٹی اور کیچڑ واش روم کے فرش کو گندہ نہیں کرے گی ❁ بائیک، الماری وغیرہ کی ایکسٹرا چابیاں، ازار بند اسٹک، تولئے، جوتے، عینک، ریموٹ کنٹرول، موبائل چارجر، دوائیاں، بال پوائنٹ یا پین، سامان لکھنے کیلئے پیڈ وغیرہ رکھنے کے لئے جگہ خاص ہو پھر ان کو استعمال کرنے کے بعد اسی جگہ واپس رکھا جائے ❁ جیب اجازت دے تو گھر کا راشن ہفتہ وار یا ماہانہ اکٹھا خرید لیا جائے، ایک تو رقم کی کچھ نہ کچھ بچت ہوجائے گی اور دوسرا اس سے جھنجھٹ سے بچیں گے کہ صبح چینی ختم ہے تو شام کو پتی اور اگلے دن آٹا ختم! یوں تھوڑی تھوڑی دیر بعد شاپ پر جانے کی پریشانی ہوگی ❁ سونے جاگنے، کھانے

پینے، پڑھنے پڑھانے کا ٹائم ٹیبل بنا کر اس پر عمل کیا جائے تو کم وقت میں زیادہ کام ہو سکتا ہے، جن گھروں میں رات کے ایک دو بجے تک جاگنے کا معمول ہوتا ہے ان کی فجر قضا ہونے کا رِسک بڑھ جاتا ہے اور ایسوں کے بچّے اسکول وغیرہ میں پڑھنے کے بجائے اُونگھتے یا سوتے پائے جاتے ہیں جس کا نقصان واضح ہے۔

❁ بچوں کی فرمائش پوری کرنا ماں باپ کی محبت کا تقاضا ہوتا ہے لیکن فرمائش جب ضد میں بدل جائے تو سنبھل جانا چاہئے کہ ایک ضد پوری کی تو لائن لگ جائے گی، آج بچہ کھلونا جہاز مانگ رہا ہے کل اصلی جہاز مانگے گا، پھر آپ کیا کریں گے؟ اسی طرح بچّوں کو چھوٹے بڑے کی تمیز سکھانا بھی ضروری ہے اگر آج وہ فیملی میں کسی بڑے کے سامنے زبان درازی کرے گا تو کل یا پرسوں آپ کی باری بھی آجائے گی، بڑوں کے گھریلو جھگڑوں میں بچّوں کو حصہ دار نہیں بنانا چاہئے کہ آپ کی بعد میں صلح ہو بھی گئی تو بچوں کے ذہن سے وہ باتیں نکالنا آسان نہیں ہوتا کہ میرے فلاں رشتہ دار نے میری ماں یا باپ یا بڑے بھائی کو یہ کچھ بولا تھا۔ اسی طرح بچوں کو پہلی بد تمیزی، چوری، جھوٹ، چغلی اور غیبت وغیرہ پر ہی روک دینا چاہئے، فارسی کہاوت ہے: (ترجمہ) چشمہ اُبلتے ہی سُرمچو (یعنی سُرمہ لگانے کی سلائی) سے اس کا منہ بند کیا جاسکتا ہے مگر جب اُمڈ پڑے تو پھر ہاتھی سے بھی بند نہیں کیا جاسکتا، اسی طرح: گُربہ کُشتن روزِ اوّل بَاید یعنی ابتدا ہی میں بُرائی کا خاتمہ کر دینا چاہئے۔ جو لوگ اپنے چھوٹے بچّوں کے ذریعے کسی مخالف کی باتیں پتا کرواتے ہیں وہ چغلی اور غیبت کی ٹریننگ دے کر خود ان کے اخلاق تباہ کر رہے ہوتے ہیں، ایسوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں کہ وہ بچہ جو دوسروں کی باتیں آپ کو بتاتا ہے وہ آپ کی باتیں دوسروں کو بھی بتا سکتا ہے۔

❁ ہر گھر اور دفتر میں کچھ نہ کچھ ڈاکومنٹس ہوتے ہی ہیں، جیسے شناختی کارڈ، پاسپورٹ، چیک بُک، ڈرائیونگ لائسنس، اے ٹی ایم کارڈ، موبائل اور لیپ ٹاپ وغیرہ کے پاس ورڈ (بلکہ پاس ورڈ گھر کے قابلِ اعتماد شخص کو بھی نوٹ کروا دینے چاہئیں کہ آپ کے دنیا سے جانے کے بعد وارثوں کو پریشانی نہ ہو)، گاڑی، مکان کے کاغذات، تعلیمی سندیں، بچوں کے اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ، برتھ سرٹیفکیٹ، مکان کے کرائے یا ٹیکس، قرض وغیرہ کی ادائیگیوں کی رسیدیں۔ ان کو حفاظت سے مخصوص جگہ رکھنا چاہئے تاکہ ضرورت پڑنے پر پریشانی نہ ہو بلکہ سبھی کی ایک ایک کاپی بھی دوسری جگہ محفوظ کر دینی چاہئے یا اسکین کروا کر آن لائن ڈرائیو وغیرہ میں سیو کر دیجئے۔ اس طرح وہ ڈاکومنٹس جن کا گھر سے باہر نکلتے وقت جانا ضروری ہوتا ہے جیسے شناختی کارڈ، بائیک یا کار کا لائسنس، ڈرائیونگ لائسنس انہیں اپنے والٹ یا پرس وغیرہ میں رکھ لینا چاہئے۔ کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ بازار یا سفر میں کوئی ایسی چیز ساتھ نہیں رکھتے پھر اللہ نہ کرے کوئی حادثہ ہو جائے اور وہ بے ہوش ہو جائیں تو کوئی بتانے والا نہیں ہوتا کہ اس شخص کا نام پتا کیا ہے؟

❁ گھریلو آلات فریج، اے سی، گیس کا چولہا، گیزر وغیرہ ہو یا بائیک اور کار، جب ان کی ریپیرنگ کی حاجت ہو تو جلد کروا لینی چاہئے کیونکہ ممکن ہے شروع شروع میں فالٹ تھوڑا ہو پھر یہ بڑھ کر دوسرے پُرزوں کو بھی خراب کر دے، متعدد بائیک والوں کو دیکھا ہے کہ بریک ٹھیک نہیں کرواتے پھر تیز رفتاری بھی کرتے ہیں اور ایک وقت وہ آتا ہے کہ بریک نہ لگنے کی وجہ سے کسی ٹرک، بس یا کار یا فٹ پاتھ وغیرہ سے جا ٹکراتے ہیں اور اپنی ہڈیاں تڑوا لیتے ہیں، کھال چِھلوا لیتے ہیں، بعض اوقات تو کوما میں چلے جاتے ہیں جن میں سے کئی اسی حالت میں دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

❁ دورِ جدید میں موبائل اسکرین، ایل سی ڈی، ٹیبلٹ وغیرہ کا استعمال بہت بڑھ چکا ہے جو آنکھوں اور دماغ وغیرہ کو نقصان بھی دے سکتا ہے۔ انہیں اگر احتیاط سے استعمال کیا جائے تو آنکھوں کی کئی بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے۔

❁ کسی نیکی کو مشقت کی وجہ سے نہیں چھوڑنا چاہئے کیونکہ مشقت کا احساس ختم ہو جاتا ہے نیکی باقی رہے گی اسی طرح کبھی لذت کی وجہ سے بھی گناہ نہیں کرنا چاہئے کہ لذت ختم ہو جائے گی اور گناہ باقی رہے گا۔

اللہ پاک ہمیں گناہوں سے بچائے اور نیکیاں کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گواہی اور مشاہدہ

مولانا ابو الحسن عطاری مدنی*

گزشتہ مضمون میں دو فرامینِ مبارکہ ذکر کئے گئے تھے:

* اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ یعنی میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔[1]
* اَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ یعنی میں تمہارا گواہ ہوں گا۔[2]

ان فرامینِ مبارکہ میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دو مبارک اوصاف "فَرَط" اور "شَهِيْدٌ" کا بیان ہے۔

وصفِ مبارک "فَرَط" کے تحت کچھ تفصیل بیان ہوگئی تھی۔ آیئے وصفِ مبارک "فَرَط" کے تحت مزید ایک نکتہ اور عظیم وصفِ "شَهِيْدٌ" کے تحت کچھ نکات ملاحظہ کیجئے۔

دنیا سے رخصت ہونے کا اشارہ اور حشر میں ملنے کا وعدہ

فرمانِ مبارک "اَنَا فَرَطُكُمْ یعنی میں تمہارے آگے جانے والا ہوں" میں اس جانب اشارہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے اصحابِ کرام سے رخصت ہونے والے ہیں۔ یہ ایسی بات تھی کہ یقینی طور پر عُشّاق غمگین ہو جاتے، لیکن آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عشاق کو یہ خوشخبری بھی سنائی کہ "اِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ یعنی تمہارے ملنے کی جگہ حوض ہے۔"[3]

اسمائے الٰہیہ میں سے عطائے اسما

محترم قارئین! آپ جانتے ہی ہیں کہ اللہ کریم کے کئی مبارک نام ایسے ہیں جو ربّ العزّت نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھی عطا فرمائے ہیں جیسے رَءُوف، رحیم، حکیم، عادل، صادق، نور، ہادی وغیرہ۔ رئیسُ المتکلمین مفتی نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے 67 اسمائے مبارکہ لکھے ہیں جو اللہ کریم نے اپنے ناموں میں سے رسولِ رحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرمائے ہیں۔[4]

اسی طرح "شہید" بھی اللہ ربّ العزّت کا اسمِ مبارک ہے جو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھی عطا ہوا۔

شہید کے معنیٰ لغت میں "شہید" کے معنیٰ ہیں گواہ، حاضر و ناظر وغیرہ۔ مشہور عربی لغت لسانُ العرب سمیت کئی لغات میں لکھا ہے کہ اَلشَّهِيْدُ الَّذِيْ لَا يَغِيْبُ عَنْ عِلْمِهٖ شَيْءٌ یعنی شہید وہ ہے جس کے علم سے کوئی چیز غائب نہ ہو۔[5]

"گواہ" اور "گواہی" پر نہایت نفیس کلام

حکیم الاُمّت، عظیم محدّث مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضورِ اکرم صلَّی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ”گواہ“ ہونے کے عنوان پر بہت ہی عشق بھرا کلام فرمایا ہے، اس کلام کی اہمیت کے پیشِ نظر یہاں پیش کیا جاتا ہے:

گواہ میں بہت صفات ہوتی ہیں مگر تین صفات لازم ہیں:

1 گواہ گواہی حاصل کرتے وقت واردات کے موقع پر حاضر ہو کر مشاہدہ کرے اور گواہی دیتے وقت حاکم کے روبرو حاضر ہو، اسی لئے اسے شاہد یا شہید کہتے ہیں یعنی حاضر۔

2 مدعی کی انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ گواہ کامیاب ہو، تاکہ مقدمہ کامیاب ہو، مُدّعاعلیہ گواہ کے ناکام کرنے کی کوشش کرتا ہے، وہ ہی گواہ پر جرح کرتا ہے، وہ ہی گواہ کے علم پر اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ گواہ بے خبر ہے۔

3 گواہ پر اعتراض در پردہ مُدّعی پر اعتراض ہے، اسی لئے مُدّعاعلیہ، گواہ کا دشمن ہوتا ہے، نبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم دنیا میں خلق کے سامنے خالق کے، جنت و دوزخ کے اور تمام غیبی چیزوں کے گواہ ہیں۔ لہٰذا دنیا میں تشریف آوری سے پہلے خالق کے قربِ خاص میں رہ کر تمام چیزوں کا مشاہدہ فرما کر یہاں تشریف لائے اور آخرت میں خالق کے سامنے مخلوق کے گواہ ہوں گے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ ہر مخلوق کے ہر حال سے باخبر ہوں، ورنہ گواہی کیسی؟ نیز آج جو حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے علم پر اعتراض کر رہے ہیں، سمجھ لو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گواہی ان کے خلاف ہونے والی ہے، اور یہ لوگ مُدّعاعلیہ ہیں۔ کیونکہ گواہ کے علم کی تنقیص وہ کرے گا جس کے خلاف گواہی ہو۔

نیز حضور علیہ السلام کے علم اور کمالات کی مخالفت در پردہ رب تعالیٰ کی مخالفت ہے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رب تعالیٰ کے گواہ ہیں۔

خیال رہے کہ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی گواہی چار طرح کی ہے، خالق کے گواہ مخلوق کے سامنے، مخلوق کے گواہ خالق کے سامنے، خالق کے گواہ خالق کے پاس، مخلوق کے گواہ مخلوق کے سامنے، جس کے جنتی ہونے کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گواہی دیں، وہ یقیناً جنتی ہے، جسے اچھا کہہ دیں، وہ اچھا ہے جسے برا کہہ دیں وہ برا ہے۔ جس چیز کو حلال فرما دیں وہ حلال ہے جسے حرام کہہ دیں وہ حرام۔ کیونکہ گواہ مطلق ہیں۔[6]

شہید کے ایک معنٰی ”حاضر و ناظر“ شہید کے ایک معنٰی ”حاضر اور موجود“ بھی ہیں اس کے تحت حکیمُ الاُمّت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

حاضر کے معنی بھی ہو سکتے ہیں، یعنی آپ عالَم کے ذرہ ذرہ میں حاضر و ناظر ہیں۔

یہاں اتنا سمجھ لو کہ آج حکیم یہ کہتے ہیں کہ دوا کی طاقت مرض سے زیادہ ہونا چاہئے، تاکہ مرض کو دبا سکے ورنہ دوا خود مرض سے دب جائے گی، شیطان بیماری ہے اور نبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم علاج، جب شیطان کو یہ قوت دی گئی ہے کہ ﴿اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْؕ﴾[7] کہ وہ اور اس کی ذریت تم سب کو ہر وقت دیکھتے ہیں، اور شیطان سارے عالم پر نگاہ رکھتا ہے، کہ جہاں کسی نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس نے آکر بہکایا۔ اب حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو بالکل بے خبر رکھا جائے تو رب تعالیٰ پر اعتراض ہوگا کہ اس نے بیماری قوی پیدا کی دوا کمزور۔ لہٰذا ضروری ہے کہ حضور کو ہدایت دینے کے لئے ہر وقت ہر ایک کی خبر ہو۔[8]

میں تمہارے پاس ہی ہوں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حاضر و ناظر ہونے کے حوالے سے حدیثِ پاک ”اَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْكُمْ“ کے تحت عظیم محدث امام شہابُ الدّین قَسطلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرمائے گئے کلمات ملاحظہ کیجئے: یعنی میں تمہارے اعمال پر گواہی دینے والا ہوں، گویا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے امتیوں کے ساتھ ہی جلوہ فرما ہیں، ان سے آگے نہیں گئے بلکہ ان کے اعمال ملاحظہ فرمانے کے لئے باقی ہیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی ظاہری حیات اور دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد دونوں حالتوں میں اپنے امتیوں کے دنیا و آخرت کے معاملات کے نگہبان ہیں۔[9]

"اَنَا شَهِیۡدٌ عَلَیۡکُمۡ" فرمانے میں اس جانب بھی اشارہ ہے کہ میں تمہارا حوض پر منتظر و منتظم ہوں گا لیکن تمہارے اعمال بھی دیکھنے والا ہوں لہٰذا حوضِ کوثر سے دور کرنے والے اعمال نہ کرنا۔ جیسا کہ امام شہاب الدین قسطلانی نے شرح بخاری میں نقل فرمایا۔[10]

حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے مشاہدات شہید کے حروفِ اصلیہ "ش ہ د" ہیں، بابِ مُفاعلہ سے اس کا مصدر "مشاہدہ" بنتا ہے۔ حضور نبیِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے مشاہدہ کی بھی کیا ہی شان ہے چنانچہ شیخِ محقق شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے حق میں 6 جِہات (Six Directions یعنی دائیں بائیں، آگے پیچھے، اوپر نیچے) ایک جہت کے حکم میں کر دی گئی ہیں (کہ آپ ایک ہی وقت میں تمام جہات کا مشاہدہ فرماتے ہیں)۔[11]

اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا مشاہدہ صرف اپنے قریب قریب نہیں تھا بلکہ ہزاروں لاکھوں میل دور تک بھی مشاہدہ فرمالیتے۔ جیسا کہ مدینۂ طیبہ سے ایک ہزار کلومیٹر سے بھی زیادہ دوری پر ہونے والی جنگِ موتہ کا منظر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مسجدِ نبوی شریف میں بیان فرمادیا چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حضرات زید، جعفر اور ابنِ رواحہ رضی اللہُ عنہم کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ہی لوگوں کو فرمایا کہ جھنڈا زید نے لیا، وہ شہید ہو گئے، پھر جعفر نے لیا اور وہ بھی شہید ہو گئے، پھر ابنِ رواحہ نے لیا وہ بھی شہید ہو گئے، حتّٰی کہ جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لیا یعنی خالد بن ولید نے حتّٰی کہ اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی، یہ فرماتے وقت آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔[12]

کبھی نماز کی حالت میں جنّت میں انگوروں کے خوشوں تک ہاتھ پہنچ جائے اور جہنم کو بھی ملاحظہ فرمالیں جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ایک دن سورج گرہن کی نماز پڑھائی تو بعدِ نماز لوگوں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی اس جگہ میں کچھ لیا پھر دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے، فرمایا میں نے جنت ملاحظہ کی تو اس سے خوشہ لینا چاہا اگر لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے اور میں نے آگ دیکھی تو آج کی طرح گھبراہٹ والا منظر کبھی نہ دیکھا۔[13]

اسی طرح آپ نے پوری دنیا کا یوں مشاہدہ فرمالیا کہ جیسے کوئی اپنی ہتھیلی کو دیکھ لیتا ہے۔[14]

اَنَا فَرَطُکُمۡ والی طویل روایت میں "اِنِّیۡ وَاللہِ لَاَنۡظُرُ اِلٰی حَوۡضِی الۡاٰنَ" کے الفاظ بھی ہیں یعنی اللہ کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں۔ اس سے بھی آپ کے مشاہدہ کی طاقت واضح ہوتی ہے کہ زمین پر ہوتے ہوئے حوضِ کوثر کو دیکھ لیا۔ یہ بھی یاد رہے کہ حوضِ کوثر کوئی خیالی یا تصوراتی بیان نہیں بلکہ یہ حقیقتاً موجود ہے اور اس پر ایمان رکھنا واجب ہے، جو اس کا انکار کرے وہ فاسِق و بدعتی ہے۔[15] حَوضِ کوثر کے متعلق احادیث 50 سے زائد صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے مروی ہیں۔[16]

اتنے ہی پر اکتفا کرتے ہیں کہ ایک تو صفحات کا دامن تنگ ہے اور دوسرا ہماری اتنی حیثیت ہی نہیں کہ حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی شان و عظمت کا احاطہ کرسکیں۔ اللہ ربّ العزّت ہمیں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی سچّی محبت نصیب فرمائے۔

اٰمِیۡن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیۡن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

---

(1) بخاری، 4/270، حدیث:6589 (2) بخاری، 3/45، حدیث:4085 (3) بخاری، 3/33، حدیث:4042 (4) سرور القلوب فی ذکر المحبوب، ص318 (5) لسان العرب، 2/2107 (6) شانِ حبیب الرحمٰن، ص182 (7) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے۔ (پ8، الاعراف:27) (8) شانِ حبیب الرحمٰن، ص183 (9) ارشاد الساری، 3/485، تحت الحدیث:1344 (10) ارشاد الساری، 13/688، تحت الحدیث:6590 (11) مدارج النبوۃ، 1/7 (12) بخاری، 3/96، حدیث:4262، مسند احمد، 37/257، حدیث:22566 (13) بخاری، 3/463، حدیث:5197 (14) مجمع الزوائد، 8/510، حدیث: 14067 (15) شرح الصاوی علی جوھرۃ التوحید، ص398، تحفۃ المرید، ص442 (16) البدور السافرۃ، ص241۔

بخشش کے اسباب (قسط:03)

مولانا محمد نواز عطاری مَدَنی*

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: معمولی نیکی کو بھی معمولی سمجھ کر چھوڑ نہ دو! کبھی ایک قطرہ جان بچالیتا ہے۔ ممکن ہے کہ چھوٹا عمل بخشش کا ذریعہ بن جائے اور کوئی معمولی گناہ چھوٹا سمجھ کر، کر نہ لو! کبھی چھوٹی چنگاری سارا گھر جلا ڈالتی ہے۔[1]

بخشش کا سبب بننے والی 5 نیکیوں سے متعلق 5 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے:

1 شبِ براءت میں بخشش مانگنا جب پندرہ شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ بے شک اللہ پاک غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا اور کہتا ہے: ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اُسے بخش دوں! جبکہ ایک روایت میں ہے: اللہ پاک (اس رات میں) بخشش طلب کرنے والوں کو بخش دیتا ہے۔[2]

2 ہر جمعہ کو والدین کی قبروں کو زیارت کرنا جو شخص ہر جُمُعَہ کو اپنے والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے، اُس کی مغفرت کر دی جائے گی اور اُسے (ماں باپ کے ساتھ) بھلائی کرنے والا لکھ دیا جائے گا۔[3] مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بہتر ہے کہ ہر جُمُعَہ کے دن والدین کی قُبُور کی زیارت کیا کرے، اگر وہاں حاضری میسر نہ ہو تو ہر جُمُعَہ کو ان کے لئے ایصالِ ثواب کیا کرے۔ (نیز) ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرنے والا گویا اب بھی ان کی خدمت کر رہا ہے۔ جو ثواب ان کی زندگی میں ان کی خدمت کرنے کا ہے وہ ہی ثواب ان کی وفات کے بعد ان کی قبور کی زیارت کا ہے۔[4]

3 میاں بیوی کا رات کو جاگ کر اللہ کا ذکر کرنا جو شخص رات کو جاگ کر اپنی زوجہ کو جگاتا ہے، اگر اس کی زوجہ پر نیند غالب ہوتی ہے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکتا ہے، پھر وہ دونوں اٹھ کر اپنے گھر میں رات کی ایک گھڑی اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں تو ان دونوں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔[5]

4 مصافحہ کرتے ہوئے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا بے شک جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں، دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے سامنے اللہ ہی (کی رضا) کے لئے مسکراتا ہے تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی بخشش کر دی جاتی ہے۔[6]

5 مسلمان بھائی کو تکیہ پیش کرنا کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور وہ (میزبان) اس آنے والے کو عزت دیتے ہوئے اپنا تکیہ اُسے دیدے تو اللہ پاک اس کی بخشش فرما دیتا ہے۔[7]

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں۔۔)

---

(1) مراٰۃ المناجیح، 4/243 (2) ابن ماجہ، 2/160، حدیث: 1388 - شعب الایمان، 3/383، حدیث: 3835 (3) شعب الایمان، 6/201، حدیث: 7901 (4) مراٰۃ المناجیح، 2/526 ملتقطاً (5) معجم کبیر، 3/295، حدیث: 48 (6) معجم اوسط، 5/366، حدیث: 7630 (7) مستدرک، 4/783، حدیث: 6601۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

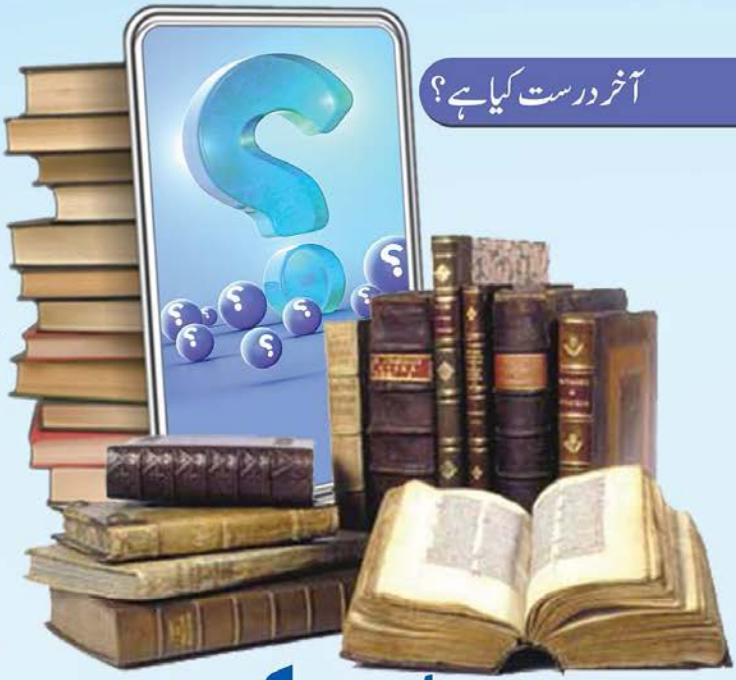

چھوٹے چھوٹے مسئلے کیوں؟

مفتی محمد قاسم عطّاری*

دینِ اسلام کے بارے میں مسلمانوں میں یہ جملے عام ہیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، اِس میں ہر چیز کی تفصیل موجود ہے اور زندگی کے جملہ شعبوں کے متعلق اَحکام بیان کیے گئے ہیں۔ اِسلام ایک آفاقی، عالَم گیر، جامع اور کامل دین ہے۔ یہ تمام دعوے بَرْحق بھی ہیں اور قرآن وحدیث وفقہ کا مطالعہ کرنے والے کے لیے مُدلَّل و مُبَرْہَن بھی، لیکن اِس پر ایک دلچسپ سوال اٹھتا ہے، جو بعض لوگ تو دِین بیزاری کے طور پر اُٹھاتے ہیں اور کچھ لوگ حقیقتِ حال کی تحقیق کے لیے۔ ہم پہلے وہ سوال نقل کرتے ہیں، پھر اُس کا جواب دیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اَخبارات میں ایک مذہبی صفحہ ہوتا ہے، جس میں کچھ دینی مَضامین ہوتے ہیں اور کچھ سوالوں کے جوابات ہوتے ہیں۔ مضامین تو ہر طرح کے اچھے، تاریخی، سوانحی اور اَخلاقی موضوعات پر لکھے جاتے ہیں، لیکن مسائل بہت چھوٹی چھوٹی چیزوں کے بارے میں ہوتے ہیں، مثلاً کوئی پوچھتا ہے، اُس نے اپنے دل میں بیوی کو طلاق دے دی، تو طلاق ہوجائے گی یا نہیں؟ یا عورت کا مسجد میں جانا جائز ہے یا نہیں؟ یا یہ کہ میں نے گاڑی خریدی ہے، لیکن ابھی کاغذات میرے پاس نہیں ہیں، تو مجھ پر زکوٰۃ فرض ہوگی یا نہیں؟ اس طرح کے جوابات پر اعتراض یا سوال یہ ہے کہ یہ بہت چھوٹی باتیں ہیں جن میں ہمارے علماء مصروف ہیں، جبکہ دنیا کے مسائل بہت بڑے ہیں، لہٰذا یا تو علماء کو معلوم ہی یہ چھوٹے مسائل ہیں یا ان کی سوچ اور رسائی کا دائرہ ہی یہ ہے۔

آئیے اِس کا جواب ملاحظہ کرتے ہیں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ فی زمانہ مسلمان اگر ایسے چھوٹے چھوٹے سوال کرتے ہیں، تو غور کریں کہ یہ عمل مسلمانوں کا ہے یا اِسلام کا؟ اور اتنی چھوٹی باتیں پوچھنی اگر غلط یا نامناسب ہے تو یہ پوچھنے والے عوام کی غلطی ہوئی یا جواب دینے والے علماء کی؟ نتیجہ بالکل واضح ہے کہ عالَم گیریت، آفاقیت، جامعیَّت اور کاملیت کا ہمارا دعویٰ اِسلام کے بارے میں ہے، نہ کہ مسلمانوں کے متعلق، تو اگر مسلمانوں کے عمل میں کوتاہی ہے، تو وہ اُن ہی کی کوتاہی شمار ہوگی نہ کہ اسلام کی۔ یونہی اگر یہ چھوٹے والے سوالات قِلَّتِ تدبُّر یا بلندیِ خیال کی کوتاہی کی نشانی ہیں، تو یہ مسئلہ عوام کا ہوا، نہ کہ علماء کا۔ علماء سے لوگ آفاقی مسائل پوچھتے، تو وہ اُنہی کا جواب دے دیتے۔ یہ ایسے ہی ہے کہ دنیا کا سب سے بہترین جنرل فزیشن (General Physician) کسی علاقے میں کلینک کھولے اور وہاں آنے والے اس سے معمولی سوالات کریں کہ مجھے پیٹ درد کا علاج چاہیے، دوسرا سر درد کا علاج مانگے، تیسرا کہے کہ کبھی کبھار میری دل کی دھڑکن تیز ہوجاتی ہے اور چوتھا کہے کہ ڈاکٹر صاحب! مجھے تھوڑی سی بے چینی سی محسوس ہوتی ہے۔ اب کوئی شخص اگر یہ اعتراض کرے کہ دیکھیں، یہ کوئی بڑا ڈاکٹر ہے جس سے لوگ چھوٹے سے، پیٹ اور سر درد کے مسئلے پوچھ رہے ہیں۔ اِس کا جواب ہر عقل مند یہی دے گا کہ بھائی، اِس میں ڈاکٹر کا تھوڑی قصور ہے، یہ تو لوگوں کا مسئلہ ہے جو بڑے ڈاکٹر سے

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دار الافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

چھوٹے مسئلے پوچھ رہے ہیں۔ اتنے بڑے فزیشن (Physician) سے اگر بڑے مسئلے پوچھتے، تو وہ اُن ہی کا جواب دیتا۔ تو مسئلہ ڈاکٹر کا نہیں، مریضوں کا ہے۔ یہی معاملہ اسلام اور علماء کے ساتھ ہے کہ اسلام میں ہر چیز کی رہنمائی موجود ہے اور علماء دینی دائرے میں آنے والے ہر بڑے سے بڑے مسئلے کا جواب دینے کی اہلیت رکھتے ہیں اور اس کے لیے تیار ہیں، لیکن اگر لوگ ہی صرف چھوٹی چھوٹی چیزیں پوچھیں تو اسلام یا علماء کیا کریں؟

دوسری بات یہ ہے کہ اگر لوگ معمولی قسم کے مسائل پوچھتے ہیں، تو بارہا وہ بھی صحیح کرتے ہیں، کیونکہ دنیا اور زندگی بہت وسیع ہے، جو لاکھوں معاملات پر مشتمل ہے۔ دنیا میں صرف بڑے مسائل ہی نہیں ہوتے، بلکہ چھوٹے بھی ہوتے ہیں، بلکہ زیادہ تر چھوٹے مسائل ہی ہوتے ہیں۔ اب لوگوں کو جو پیش آتے ہیں وہی پوچھتے ہیں۔ اگر کسی کو یہ مسائل پوچھنا عجیب لگتا ہے، تو اِس کے پیچھے سبب یہ ہو سکتا ہے کہ اسے یہ پیش نہیں آتے تو اس کے لئے یہ مسائل چھوٹے یا غیر متعلقہ ہیں کیونکہ انسان کی فطرت کچھ اس طرح ہے کہ وہ جس کیٹگری (Category) میں رہتا ہے، وہ اُس سے نیچے کا نہیں سوچتا، جیسے ایک کروڑ پتی آدمی کبھی اِس پر بحث نہیں کرے گا کہ آٹا بہت مہنگا ہو گیا، یا مرچیں خریدنا پہنچ سے باہر ہو گیا ہے، یا دودھ کی قیمت بڑھ گئی ہے، یا پیٹرول خریدنا مشکل ہے، وغیرہا۔ پیسے والا آدمی ان چیزوں پر بات نہیں کرے گا کیونکہ یہ غریبوں کی گفتگو ہے اور وہ پیسے والا اِن مسائل سے بالا ہے۔ پیسے والے کی گفتگو ٹیکس یا لگژری اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کے متعلق ہو گی۔ تو اصل وجہ یہ ہے کہ ہر بندے نے اپنے لیول کی بات کرنی ہوتی ہے، لہٰذا ایک شخص انٹرنیشنل معاملات (International Affairs) پر توجہ رکھتا ہے، دنیا کے عُروج و زَوال، ملکوں کے اَحوال اور عالمی طاقتوں کے باہمی تعلقات پر غور کرتا ہے، تو اُس کی گفتگو اِسی قسم کی ہو گی، لیکن اگر اُس سے آکر کوئی کہے کہ میرا بچہ اسکول نہیں جاتا، کوئی طریقہ بتادیں کہ وہ اسکول جانا شروع کر دے۔ اب بظاہر ماہرِ امورِ دنیا کی نظر میں یہ بڑا عجیب سا معاملہ ہو گا کہ میں کہاں دنیا کے مسائل پر غور و فکر کرنے والا مُفکر اور کہاں یہ شخص اپنے بچے کے اسکول جانے کا مسئلہ میرے پاس لے آیا ہے۔ ماہر صاحب کا یہ سوچنا اپنی جگہ معنیٰ رکھتا ہے، لیکن پرابلم (Problem) یہ ہے کہ دنیا میں صرف انٹرنیشنل مسائل ہی نہیں ہیں، بلکہ اور بھی غم ہیں محبت کے سوا۔ جس کا بچہ واقعی اسکول نہیں جارہا، اس کے لیے یہی "مسئلہ بخارا و سمرقند" ہے، تو عام آدمی کا معاملہ یہی ہے کہ اسے جو درپیش ہو گا، وہ وہی پوچھے گا۔

تیسری بات یہ ہے کہ مذہبی صفحہ پر اہلِ علم سے شَرعی مسائل ہی پوچھے جائیں گے اور ان میں بعض اوقات کچھ اُمُور دیکھنے میں چھوٹے ہوتے ہیں، لیکن فی نفسہ چھوٹے نہیں ہوتے، کیونکہ مسائل کی دو جہتیں ہوتی ہیں۔ ایک مسئلہ ایک اعتبار سے چھوٹا سا مسئلہ ہوتا ہے، جبکہ دوسرے اعتبار سے وہ زندگی کے ایک پورے مربوط نظام کا ایک جزو ہوتا ہے، مثلاً ٹوائلٹ (Toilet) میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں پہلے اندر رکھنا چاہیے اور باہر نکلتے ہوئے دایاں پاؤں پہلے باہر نکالنا چاہیے۔ واش روم میں جانے، نکلنے اور قدم رکھنے کے معاملے میں یہ چھوٹی سی بات ہے، لیکن اِسی کی دوسری جہت یہ ہے کہ دینِ اسلام اتنا وسیع اور جامع ہے کہ واش روم میں داخل ہونے تک کا طریقہ بھی اِس میں سکھایا گیا ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ علمائے دین کے کاموں کی اہمیت سمجھنے کے لیے اَخبار کا ایک صفحہ کافی نہیں، وہاں تو جو پوچھا گیا، اُسی کا جواب دیا گیا۔ علماء کے کام دیکھنے کے لیے کسی دینی کتابوں کی دکان یا لائبریری (Library) میں چلے جائیں اور جدید و قدیم مسائل پر علماء کی سینکڑوں نہیں، ہزاروں کتابیں دیکھیں، اُس سے معلوم ہو گا کہ علماء صرف چھوٹے مسائل پر ہی کلام نہیں کرتے، بلکہ عالمی سَطح کے اور زندگی سے جُڑے بڑے بڑے معاملات پر رہنمائی فرماتے ہیں۔

ملکِ شام

(قسط:02)

اَبْدالوں کی سرزمین

مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کے ولیوں کی بہت ساری اَقسام میں سے ایک قسم کو اَبدال کہتے ہیں اور انہیں اَبدال اس لئے کہتے ہیں کیونکہ ان کے مقامات، ان کی جگہ بدلتی رہتی ہے کبھی مشرق (East) میں کبھی مغرب (West) میں کبھی جُنوب (South) میں کبھی شِمال (North) میں مگر ان کا ہیڈ کوارٹر ملکِ شام ہے۔ زیادہ تر ملکِ شام میں رہتے ہیں، مَعرفت و بَصیرت رکھنے والے انہیں پہچانتے ہیں۔ (1)

درج ذیل 3 احادیثِ مبارکہ اَبدالوں کے ذکرِ خیر پر مشتمل ہیں:

1 مولائے کائنات حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اَبدال شام میں ہیں، وہ حضرات چالیس مرد ہیں، جب ان میں ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے کو بدل دیتا ہے، ان کی برکت سے بارشیں برستی ہیں، ان کے ذریعے دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے اور ان کی برکت سے شام والوں سے عذاب دور ہوتا ہے۔ (2)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں: اِس فرمانِ عالی سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کا وسیلہ برحق ہے، اللہ پاک اچھوں کے صدقے بُروں کی مشکلیں حل کردیتا ہے اور اُن سے مصیبتیں ٹال دیتا ہے۔ (3)

2 معجم کبیر کی روایت یوں ہے: ابدال شام میں ہیں، شام والے ان کی برکت سے مدد پاتے ہیں اور ان کے وسیلے سے رِزْق حاصل کرتے ہیں۔ (4)

3 حضرت علی کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اَبدالوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: وہ میری اُمّت میں کِبْرِیتِ اَحْمَر (5) سے بھی زیادہ نادِر ہیں۔ (6)

اَبدالوں کی خصوصیات حجۃُ الاسلام امام محمد غزالی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابدالوں کے لئے زمین سَمیٹ دی جاتی ہے، انہیں سلام کے ساتھ ندا کی جاتی ہے اور انہیں اَنواع و اقسام کی بھلائیوں اور کرامات کے تحفے دیئے جاتے ہیں۔ (7)

بعض ابدالوں کا ذکرِ خیر حضرت وَہْب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ہم نشین بیان کرتے ہیں: میں خواب میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی زیارت سے مشرف ہوا تو عرض کی: یارسولَ اللہ! آپ کی امت کے ابدال کہاں ہیں؟ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے شام کی طرف اشارہ فرمایا، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! کیا ان میں سے کوئی عراق میں بھی ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! 1 محمد بن

*فارغ التحصیل جامعۃُ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

واسع ② حسّان بن اَبی سِنَان اور ③ مالک بن دینار۔[8] نیز ④ سلطان نورالدّین زَنگی ⑤ حضرت حماد بن سَلَمہ اور ⑥ حضرت وکیع رحمۃُ اللہ علیہم کو بھی ابدالوں میں شمار کیا گیا ہے۔[9]

علاماتِ قیامت اور میدانِ محشر بہت سی احادیثِ مبارکہ یہ بتاتی ہیں کہ بعض علاماتِ قیامت کا تعلق ملک شام سے ہے اور میدانِ محشر بھی سرزمینِ شام پر قائم ہوگا۔ چند احادیث وروایات اور شواہد یہاں درج کئے جاتے ہیں:

① حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہُ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب اہلِ شام میں فساد آجائے گا تو تم میں کوئی بھلائی نہیں رہے گی، میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ نصرت یافتہ رہے گا، ان کی مدد سے ہاتھ کھینچنے والا انہیں ضرر نہیں پہنچاسکے گا حتی کہ قیامت قائم ہوجائے۔[10] یہ واقعہ قریب قیامت ہوگا۔ شام ابدالوں کا مرکز ہے وہاں آخر تک ایمان رہے گا، جب وہاں کفر چھاجائے اور کوئی مؤمن نہ رہے تو سمجھو کہ شام کے ابدال ختم ہوگئے اور دنیا اولیاء اللہ سے خالی ہوگئی، دنیا کا اولیاء اللہ سے خالی ہونا قیامت کی آمد ہے۔ چنانچہ جب قیامت آئے گی تو روئے زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ ہوگا۔[11]

② حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے حَضْرَ مَوت کے دریا سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانکتی ہوگی۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: آپ ہمیں اس وقت کے لئے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: تم پر ملکِ شام میں رہنا لازم ہوگا۔[12]

③ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شام کی طرف اپنے مبارک ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمایا: تمہارا حشر اس زمین پر ہوگا، پیدل، سوار اور منہ کے بل گھسٹتے ہوئے۔[13]

④ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک حضرت امام مہدی رحمۃُ اللہِ علیہ کی تشریف آوری بھی ہے، آپ لوگوں کو ملکِ شام لے کر جائیں گے۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ ماہِ رمضان میں اَبدال کعبہ شریف کے طواف میں مشغول ہوں گے، وہاں اولیاء حضرت امام مہدی رحمۃُ اللہِ علیہ کو پہچان کر ان سے بیعت کی درخواست کریں گے۔ آپ انکار فرمائیں گے، غیب سے ندا آئے گی: هٰذَا خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِیُّ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْهُ یعنی یہ اللہ پاک کے خلیفہ مہدی ہیں ان کا حکم سنو اور اطاعت کرو۔ لوگ آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کریں گے پھر آپ وہاں سے مسلمانوں کو ساتھ لے کر شام تشریف لے جائیں گے۔ آپ کا زمانہ بڑی خیر وبرکت کا ہوگا، زمین عدل وانصاف سے بھر جائے گی۔[14]

⑤ بروزِ قیامت مکہ ومدینہ کے قبرستانوں میں مدفون مسلمانوں کے بعد اہلِ شام اور باقی لوگ اپنی اپنی قبْروں سے باہر آئیں گے۔[15]

اللہ کریم بروزِ قیامت اپنے پسندیدہ بندوں کے ساتھ ہمارا حشر فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں۔۔۔

(1) مراٰۃ المناجیح، 8/584 ماخوذاً، روض الفائق، ص189 (2) مسند احمد، 1/238، حدیث:896 (3) مراٰۃ المناجیح، 8/583، 584 ملخصاً (4) معجم کبیر، 8/65، حدیث:120 (5) کِبْرِیتِ اَحْمَر سے مراد وہ کیمیا ہے جس سے خالص سونا تیار کیا جاتا ہے۔ (6) موسوعۃ لابن ابی الدنیا، 2/388، حدیث:8 (7) منہاج العابدین، ص41 (8) حلیۃ الاولیاء، 3/136 (9) مراٰۃ الجنان، 3/292 - میزان الاعتدال، 1/577 - تاریخ ابن عساکر، 63/104 (10) ترمذی، 4/82، حدیث:2199 - مسند احمد، 5/305، حدیث:1597 (11) مراٰۃ المناجیح، 8/595 ملخصاً (12) مصنف ابن ابی شیبہ، 21/125، حدیث:38475 - مسند ابی یعلیٰ، 5/80، حدیث:5526 (13) مسند احمد، 7/235، 237، حدیث:20042، 20051 (14) ماخوذ از بنیادی عقائد و معمولات اہلسنت، ص37 (15) شرح الصاوی علی جوھرۃ التوحید، ص373۔

شادِی میں تاخیر
(Delay in marriage)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

ہیڈ خانکی (پنجاب) پر 25 سالہ نوجوان خودکشی (Suicide) کے لئے دریا میں چھلانگ لگانے لگا تو وہاں پر موجود لوگوں نے شور مچادیا جس پر پولیس نے اس نوجوان کو قابو کر لیا۔ وجہ معلوم کرنے پر نوجوان نے بتایا کہ وہ چار بھائی ہیں گھر والوں نے چھوٹے بھائیوں کی شادی کر دی لیکن میری نہیں کر رہے، اس لئے تنگ آکر اپنی زندگی کا خاتمہ[1] کرنے آیا تھا۔[2]

شادی میں تاخیر پر احتجاج (Protest) کی انوکھی خبریں عام ہوتی رہتی ہیں، ان میں سے ایک خبر تو آپ پڑھ چکے ہیں، دوسری بھی پڑھئے: تُرکی میں ایک گاؤں "اُوزملو (Uzumlu)" میں کم و بیش 25 جوانوں نے شادیوں میں تاخیر پر احتجاج کیا، تفصیلات کے مطابق 233 لوگوں پر مشتمل اس گاؤں میں 9 سال پہلے ایک شادی ہوئی تھی اس کے بعد کوشش کے باوجود کسی لڑکے کی شادی نہ ہو سکی، احتجاج کرنے والوں کی عمریں 25 سے 45 سال کے درمیان ہیں۔ مقامی باشندوں کا کہنا ہے کہ اس گاؤں کا مسئلہ روزگار نہیں بلکہ شادیوں کا نہ ہونا ہے۔[3]

وہ مجھ سے نہیں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِیْ فَلَيْسَ مِنِّیْ یعنی نکاح میری سنّت ہے تو جس نے میری سنّت پر عمل نہ کیا وہ مجھ سے نہیں۔[4]

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس طرح کی احادیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں: یعنی ہماری جماعت سے یا ہمارے طریقہ والوں سے یا ہمارے پیاروں سے نہیں یا ہم اس سے بیزار ہیں، وہ ہمارے مقبول لوگوں میں سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ وہ ہماری اُمت یا ہماری ملت سے نہیں کیونکہ گناہ سے انسان کافر نہیں ہوتا۔[5]

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! یقیناً نکاح بہترین عبادت ہے کہ اِس سے نَسلِ انسانی کی بَقا ہے، یہی صالحین وعابدین (یعنی نیک لوگوں) کی پیدائش کا ذریعہ ہے، شادی انسان کو بدکاری جیسے غلیظ اور گھناؤنے گناہوں سے بچنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح شادی ہماری سوشل لائف کا اہم حصہ ہے۔ شادی کی وجہ سے میاں بیوی کا ہی تعلق قائم نہیں ہوتا بلکہ دو خاندان آپس میں جُڑتے ہیں اور درجنوں رشتے وجود میں آجاتے ہیں، جیسے ساس سسر، نند بھابھی، پھر جب اولاد پیدا ہوتی ہے تو دادا دادی، نانا نانی کے ساتھ ساتھ کوئی چچا بنتا ہے تو کوئی ماموں! کوئی پھوپھی تو کوئی خالہ بن جاتی

*چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ

ہے، چچازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد کزنز کی بھی لائن لگ جاتی ہے۔

شادی کب ہونی چاہئے؟ لڑکے یا لڑکی کی شادی کس عمر میں ہو جانی چاہئے؟ اس کا انحصار ہمارے معاشرے میں فیملی بیک گراؤنڈ، سوشل اسٹیٹس، ایجوکیشن، معاشی حالات، رسم و رواج اور مختلف نظریات پر ہوتا ہے، اس لئے اس سوال کے آپ کو طرح طرح کے جوابات ملیں گے، مثلاً کچھ لوگوں کے نزدیک 20 سے 25 سال کی عمر تک لڑکی کی شادی ہو جانی چاہئے، اس کے بعد تاخیر ہونا شروع ہو جائے گی، بعض کہتے ہیں بیس بائیس سال کی عمر میں ہو جانی چاہئے اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ لڑکے کی شادی کے لئے 25 سے 30 سال کی عمر مناسب ہے، بعض بیس پچیس سال کی عمر میں لڑکے کی شادی ہو جانا ضروری سمجھتے ہیں، ایک رائے یہ بھی سامنے آتی ہے کہ لڑکے کی شادی میں تاخیر اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے البتہ لڑکی کی شادی جلدی ہو جانی چاہئے۔ آج سے 30 سال پیچھے چلیں جائیں تو ان سوالات کے جوابات کچھ اور ہوں گے، الغرض جتنے منہ اتنی باتیں!

اسلامی نقطۂ نظر اسلام ہمیں مکمل نظامِ زندگی دیتا ہے، اس لئے ہمیں اپنی رائے کو فوقیت دینے کے بجائے اسلامی احکامات کو ترجیح (Priority) دینی چاہئے۔ چنانچہ نکاح کرنا کبھی فرض، کبھی واجب، کبھی سنتِ مؤکدہ، کبھی مکروہ اور بعض اوقات تو حرام بھی ہوتا ہے۔ اسلامی احکامات کی بہترین کتاب "بہارِ شریعت" جلد2 کے صفحہ 4 اور 5 پر صدرُ الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

1 اعتدال کی (نارمل) حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عِنّین ہو اور مَہر و نفقہ (کپڑے، کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات) پر قدرت بھی ہو تو نکاح "سُنّتِ مؤکدہ" ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اَڑا رہنا "گناہ" ہے اور اگر حرام سے بچنا یا اتباعِ سُنّت (یعنی سنت پر چلنا) و تعمیلِ حکم (یعنی حکم پر عمل کرنا) یا اولاد حاصل ہونا مقصود ہے تو "ثواب" بھی پائے گا اور اگر محض لذّت یا قضائے شہوت (یعنی شہوت کو پورا کرنا) منظور ہو تو ثواب نہیں۔

2 شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو معاذ اللہ اندیشۂ زنا ہے اور مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح "واجب"۔ یونہیں جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ اُٹھنے سے روک نہیں سکتا یا معاذ اللہ ہاتھ سے کام لینا پڑے گا تو نکاح "واجب" ہے۔

3 یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہو جائے گا تو "فرض" ہے کہ نکاح کرے۔

4 اگر یہ "اندیشہ" ہے کہ نکاح کریگا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو "مکروہ" ہے اور ان باتوں کا "یقین" ہو تو نکاح کرنا "حرام" مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا۔(6)

معلوم ہوا کہ نکاح کا حکم سب کے لئے ایک نہیں ہے اور غور طلب بات یہ ہے کہ ان اسلامی احکامات میں کئی باتیں ایسی پوشیدہ (Hidden) ہیں جن کے بارے میں خود لڑکا یا لڑکی ہی بہتر بتا سکتے ہیں لیکن ان کی کیفیت و حالت پر غور کئے بغیر خاندان کے بڑے اکثر خود ہی فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ان کی شادی کب کی جائے؟

شادی کے لئے کیا چیز ضروری ہے؟ نکاح کے بارے میں اسلامی احکامات سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ شادی کے لئے لڑکے کو کم سے کم تین چیزیں پوری کرنی ہیں: 1 مہر 2 نان نفقہ اور 3 بیوی کے حقوق۔

1 مہر کی کم از کم مقدار دس درہم یعنی دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی یا اتنی ہی چاندی کی قیمت کی کوئی اور شے ہے۔(7) دس درہم چاندی کی مقدار تقریباً 30 گرام 618 ملی گرام بنتی ہے۔ نکاح کے وقت مارکیٹ سے اس کا ریٹ معلوم کر لیا جائے۔ یہ حق مہر کی کم سے کم مقدار ہے، اس سے زیادہ جتنا رکھنا چاہیں رکھ سکتے ہیں۔ حق مہر دولہا خود ادا کرے یا اس کی طرف سے کوئی اور مثلاً باپ، چچا، ماموں، دوست، دادا، نانا وغیرہ ادا کر دے، دونوں طرح سے درست ہے۔

2 نان نفقہ میں کھانا، رہائش اور موسم کے اعتبار سے سال میں دو جوڑے کپڑے اور گھر میں استعمال میں آنے والے برتن، بستر اور ضروری سامان وغیرہ شامل ہیں۔(8)

3 عورت کا یہ بھی حق ہے کہ شوہر اس کے بستر کا حق ادا کرتا رہے۔ شریعت میں اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے مگر کم سے کم اس قدر تو ہونا چاہئے کہ عورت کی خواہش پوری ہو جایا کرے اور وہ اِدھر اُدھر تاک جھانک نہ کرے۔(9) مزید یہ کہ اچھا سلوک، اس کے محارم سے ملنے جلنے کی اجازت نیز اخلاقی اعتبار سے بیمار پرسی،

میک اپ کا ضروری سامان اور مرد کا بیوی کے لئے صاف ستھرا رہنا بھی بیوی کے حقوق کا حصہ ہے۔[10]

تاخیر کے نقصانات عمر بڑھنے سے قد کاٹھ اور شعور ہی نہیں بڑھتا بلکہ جذباتی و فطری خواہشات میں بھی اضافہ ہوتا ہے، اگر ان کو کنٹرول نہ کیا جائے تو یہ انسان کو حیوان بنا دیتی ہیں۔ آج کل کے حالات آپ کے سامنے ہیں کہ سوشل میڈیا، میڈیا، فلمیں، ڈرامے، فحش اور بے ہودہ ویب سائٹس، اسکول کالج اور گلی محلوں میں ہونے والے معاشقے (Love affairs)، بُری صحبت، گناہ کرنے میں سہولت، یہ سب مل کر انسان میں موجود شہوت کو چنگاری سے بھڑکتی آگ میں تبدیل کر دیتے ہیں جو نوجوانوں کے کردار کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ ایسے میں شادی جو فطری خواہش پورا کرنے کا واحد حلال ذریعہ ہے، اس میں تاخیر ہونا بہت خطرناک ہو سکتا ہے! ایسے میں ماں باپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنی اولاد کو معاشرتی درندوں سے بچانے کے لئے ان کی مناسب وقت پر شادی کر دیں۔ اس خوش فہمی کا شکار نہ ہوں کہ ہماری اولاد کو تو کسی بات کا پتا ہی نہیں! ہو سکتا ہے سوشل میڈیا، میڈیا اور دوستوں نے انہیں وہ کچھ سکھا دیا ہو جس کا آپ کو وہم و گمان بھی نہ ہو۔ شادی کا راستہ طویل ہوتا دیکھ کر کئی نوجوان گھروں سے بھاگ کر کورٹ میرج کر لیتے ہیں پھر اپنی فیملی کی رسوائی کا سبب بن جاتے ہیں۔ اخبارات میں چھپنے والی خبریں اور رپورٹیں گواہ ہیں کہ کورٹ میں ہونے والی ہزاروں شادیوں میں سے اکثر کا انجام اچھا نہیں ہوتا، ایک دوسرے پر اپنی جان قربان کرنے اور ایک ساتھ زندگی گزارنے کے وعدے کرنے والے جوڑے انہی کورٹ کچہریوں میں ایک دوسرے کے خلاف مقدمات کا سامنا کر رہے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ شادی میں تاخیر ہونے پر اکثر (خاص طور پر لڑکیوں کو) گزارے لائق رشتہ ملتا ہے۔ شوگر، بلڈ پریشر، معدے اور دل وغیرہ کے امراض بھی فاسٹ ہوگئے ہیں جو بیماریاں پہلے 40 یا 45 سال کی عمر میں ہوتی تھیں اب 20، 25 سال والوں کو ہو رہی ہیں، چنانچہ کنوارے مریضوں کا رشتہ بھی جلدی نہیں ملتا، پھر موٹاپے یا گنجے پن کی وجہ سے جوانی کا حسن بھی ماند پڑنا شروع ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے شادی میں تاخیر پر تاخیر ہوتی چلی جاتی ہے۔ شادی کے انتظار میں بیٹھے نوجوانوں کے ماں باپ یا کسی کا انتقال ہو جائے تو ان کی شادی کروانے کے لئے کم ہی لوگ آگے بڑھتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا انتظار مزید طویل ہو جاتا ہے۔

شادی میں تاخیر کے مزید بھی کئی نقصانات ہوتے ہیں جنہیں ہر کوئی اپنے ارد گرد غور کر کے دیکھ سکتا ہے۔

تاخیر کا ذمہ دار کون؟ سوچنے کی بات ہے کہ جب شادی میں تاخیر کے اتنے نقصانات ہیں تو کیا وجہ ہے کہ شادی مناسب وقت پر نہیں کی جاتی؟ اس کی ایک بڑی وجہ مشکل شرطیں لگانا ہے، مثلاً ◉ بڑے بہن بھائیوں کی شادی تک چھوٹے کی شادی نہیں ہو گی ◉ پہلے ساری بہنوں کی شادیاں ہوں گی پھر بھائی کی ہو گی ◉ برادری سے باہر رشتہ نہیں کریں گے ◉ لڑکی پہلے دنیاوی تعلیم مکمل کرے گی پھر اس کی شادی ہو گی ◉ مالدار رشتہ ملے گا تو شادی ہو گی ◉ پہلے اپنا ذاتی گھر تعمیر ہو گا پھر شادی ہو گی ◉ سارا قرضہ اتارنے کے بعد شادی کریں گے ◉ پہلے سارے رسم و رواج پر خرچ ہونے والی رقم کا بندوبست کرو پھر تمہاری شادی کریں گے وغیرہ۔

مشورہ والدین یا فیملی کے بڑے سے درخواست ہے کہ پہلے کسی کام کا سوچا جاتا ہے پھر وہ کام عملی طور پر انجام پاتا ہے، اس لئے اپنے متعلقین میں نگاہ دوڑائیے اور جن کی شادی میں تاخیر ہوتی دکھائی دے، ان میں کچھ ایسے بھی ہوں گے جو اپنے دل کی بات نہیں کہہ پا رہے ہوں گے، کوشش کر کے ان کی جلد شادی کروا دیجئے۔ اس کے بھی فائدے ہیں کہ اچھے رشتے ہاتھ سے نکلنے کا رنج نہیں رہتا، ماں باپ کی جوانی کا سفر ختم ہوتا ہے تو اولاد نوجوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکی ہوتی ہے۔

اللہ پاک ہمیں اپنی زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) یاد رہے کہ خودکشی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، تفصیلات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ: "خودکشی کا علاج" (80 صفحات) پڑھئے۔ (2) دنیا نیوز ویب سائٹ، 2 جنوری 2023 (3) دنیا نیوز ویب سائٹ (4) ابن ماجہ، 2/406، حدیث: 1846 (5) مراٰۃ المناجیح، 6/560 (6) مزید تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد 12، صفحہ 291 سے صفحہ 307 تک پڑھ لیجئے۔ (7) فتاویٰ رضویہ، 12/162 ملتقطاً (8) بہارِ شریعت، 2/260 تا 267، ماخوذاً (9) جنتی زیور، ص 69 (10) تفصیل کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "جنتی زیور" صفحہ 69 تا 85 پڑھئے۔

روزوں کی اہمیت وفضیلت اور اسلافِ کرام

مولانا سید عمران اختر عطّاری مَدَنی*

مولائے کائنات کی پسند

مجھے دُنیا میں تین چیزیں پسند ہیں: 1 اَلضَّرْبُ بِالسَّیْفِ یعنی تلوار سے جہاد کرنا 2 اَلصَّوْمُ بِالصَّیْفِ یعنی گرمی کے روزے رکھنا اور 3 اِکْرَامُ الضَّیْفِ یعنی مہمان کی مہمان نوازی کرنا۔(ارشادِ مولا علیُّ المرتضٰی رضی اللہ عنہ)

(روح البیان، پ20، النمل، تحت الآیۃ:62، 6/264)

قوتِ حافظہ بڑھانے کا نسخہ

تین چیزیں قوتِ حافظہ میں اضافہ کرتی اور بلغم کو ختم کرتی ہیں: 1 مسواک کرنا 2 روزے رکھنا 3 قراٰنِ پاک کی تلاوت کرنا۔(ارشادِ مولا علیُّ المرتضٰی رضی اللہ عنہ)(احیاء العلوم،1/364)

ٹھنڈی غنیمت

کیا میں تمہیں ٹھنڈی غنیمت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ فرمایا: سردیوں میں روزے رکھنا۔

(ارشادِ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)(الزھد للامام احمد، ص197، حدیث:976)

دوائے دل

دل کی دوا پانچ چیزیں ہیں: غور وفکر کے ساتھ قراٰن پڑھنا، پیٹ کو (روزہ رکھ کر) خالی رکھنا، رات کو عبادت کرنا، سحر کے وقت آہ وزاری کرنا اور نیکوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔

(ارشادِ حضرت ابراہیم خوّاص رحمۃ اللہ علیہ)(طبقات الاولیاء، ص17)

آلۂ شیطانی کو توڑنے والا عمل

روزہ اس خواہش کو توڑتا ہے جو اللہ پاک کے دشمن شیطان کا آلہ ہے۔(ارشادِ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ)(احیاء العلوم،1/355)

بادشاہِ حقیقی کے دربار تک پہنچانے والا عمل

نماز تمہیں نصف راستے تک پہنچاتی ہے، روزہ بادشاہِ حقیقی (یعنی اللہ پاک) کے دروازے تک پہنچاتا ہے جبکہ صدقہ اس کے دربار میں داخل کردیتا ہے۔

(حضرت سیّدنا عبدُ العزیز بن عُمَیر رحمۃ اللہ علیہ)(المستطرف،1/19)

آگ سے ڈھال

روزہ آگ سے ڈھال اور نیک لوگوں کے درجات تک پہنچنے کا سبب ہے۔(ارشادِ شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ)

(قوت القلوب،1/161)

رمضان، روزہ، سحر وافطار، تراویح، ختم قراٰن، اعتکاف، شبِ قدر اور عید الفطر کے متعلق مفید معلومات حاصل کرنے کے لئے یہ کتاب آج ہی مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے یا اس کیو آر کوڈ کو اسکین کرکے مفت ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

1 ایک ساتھ دو چیزیں خریدنے کی صورت میں قیمت کم کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک چیز دس روپے کی ہے لیکن زید یہ آفر دیتا ہے کہ اگر دو چیزیں ایک ساتھ خریدو گے تو قیمت بجائے بیس روپے کے پندرہ روپے ہو گی، حالانکہ دونوں چیزوں کی اصل قیمت دس روپے ہے۔ تو کیا زید کا اس طرح کی آفر دے کر اپنی چیز فروخت کرنا درست ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: بیع (Contract of sale) درست واقع ہونے کے لیے دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ مبیع (Goods) اور ثمن (Price) کی مقدار اور اوصاف کا متعین ہونا ضروری ہے۔ پوچھی گئی صورت میں مبیع اور ثمن دونوں متعین ہیں ان میں کسی قسم کا ابہام (Confusion) نہیں۔ کسی اور وجہ سے کوئی شرعی خامی نہ پائی جاتی ہو تو اس طرح سودا (deal) کرنا درست ہے۔

رہی یہ بات کہ زید دو چیزیں ایک ساتھ خریدنے کی صورت میں قیمت میں کمی کرتا ہے تو اس میں بھی شرعاً کوئی حرج نہیں، کیونکہ ہر شخص کو اپنی چیز کم یا زیادہ ریٹ میں فروخت کرنے کا مکمل اختیار ہے، شریعت میں اس کی کوئی ممانعت نہیں، بشرطیکہ سودا باہمی رضامندی سے ہو اور اس میں کسی قسم کی کوئی خلافِ شرع بات نہ پائی جائے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔

(پ5، النسآء: 29)

فتاویٰ امجدیہ میں ہے: بیع میں ثمن کو معین کرنا ضروری ہے، درِ مختار میں ہے: وشرط لصحته معرفة قدر مبيع وثمن اور جب ثمن معین کر دیا جائے تو بیع چاہے نقد ہو یا ادھار سب جائز ہے۔۔۔ ہر شخص کو اختیار ہے کہ اپنی چیز کم یا زیادہ جس قیمت پر مناسب جانے بیع کرے، تھوڑا نفع لے یا زیادہ شرع سے اس کی ممانعت نہیں۔ (فتاویٰ امجدیہ، ص181)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 کیا مرحوم کا قرض ادا کرنے والا ترکے سے رقم لے سکتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر مرنے والے پر کچھ قرضہ ہو اور کوئی وارث اپنے ذاتی مال سے اس کا قرضہ ادا کر دے تو کیا وہ ترکے سے یہ رقم وصول کر سکتا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اگر کوئی وارث اپنے مال سے میت کا قرض ادا کر دے اور قرض ادا کرتے وقت اس نے یہ نہ کہا ہو کہ میں یہ قرض، تبرعاً ادا کر رہا ہوں یعنی واپس نہیں لوں گا اس طرح کے الفاظ نہ بولے ہوں تو اس نے قرض کی ادائیگی میں جتنی رقم دی ہے وہ رقم میت کے ترکے سے وصول کر سکتا ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: قرضِ مورث کہ بکر پسر بالغ (Adult) نے ادا کیا تمام و کمال ترکہ مورث سے مجرا پائے

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی

گا جبکہ وقتِ ادا تصریح نہ کردی ہو کہ مجرا نہ لوں گا۔

(فتاویٰ رضویہ، 25/385)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 چیز خرید کر قبضہ کرنے سے پہلے آگے بیچنا جائز نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید شہد بیچتا ہے اور بکر اس سے مبلغ 2500 روپے میں شہد خرید کر 2500 روپے اس کے حوالے کر دیتا ہے، لیکن شہد اپنے قبضے میں نہیں لیتا، بلکہ بغیر قبضہ کیے زید کو ہی کہہ دیتا ہے کہ میں کسی تیسرے شخص کو یہ شہد بیچ دوں گا، وہ آپ کے پاس آکر وصول کرلے گا یا پھر آپ اس کے ایڈریس پر بھجوا دیجئے گا۔ پھر بکر کسی تیسرے شخص مثلاً حامد کو وہ شہد مبلغ 3000 روپے کا بیچ کر قیمت وصول کر لیتا ہے۔ بکر کے کہنے پر حامد جاکر زید سے شہد وصول کر لیتا ہے یا بکر کے کہنے پر زید، حامد کو پارسل کروا دیتا ہے۔ ہماری شرعی رہنمائی فرمائیں کہ کیا بکر کا اس طرح یعنی بغیر قبضہ کیے شہد آگے بیچ دینا شرعاً جائز ہے؟

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں بیع (Contract of sale) کا جو طریقہ کار بتایا گیا ہے، شرعاً اس طرح بیع (Contract of sale) کرنا جائز نہیں، کیونکہ شریعت مبارکہ کا قانون ہے کہ خریدنے کے بعد جس چیز کو فروخت کرنا ہو، تو پہلے خرید کر خود یا اپنے وکیل کے ذریعے اس پر حقیقی (physical) یا حکمی (constructive) قبضہ (possession) کرلے پھر فروخت کرے۔ کسی چیز کو خریدنے کے بعد خود یا اپنے وکیل کے ذریعے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا جائز نہیں ہوتا۔

صحیح مسلم شریف کی حدیثِ مبارک ہے: نھانا رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ و سلّم ان نبیعہ حتی ننقلہ من مکانہ یعنی صحابہ کرام علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چیز کو خریدنے کے بعد جب تک اسے وہاں سے اٹھا نہ لیں (یعنی قبضہ نہ کرلیں) آگے بیچنے سے منع فرمایا۔ (صحیح مسلم، 2/5)

صحیح مسلم شریف ہی کی ایک دوسری حدیثِ مبارک میں ہے: عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلایبعہ حتی یقبضہ قال ابن عباس واحسبہ کل شیء بمنزلۃ الطعام۔ ترجمہ: حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کھانا خریدے تو اسے قبضہ سے پہلے نہ بیچے، حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں قبضہ کے مسئلے میں ہر چیز کو کھانے کے مرتبے میں شمار کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم، 2/5)

سننِ کبریٰ للنسائی کی حدیثِ مبارک ہے: عن حکیم بن حزام فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اذا بعت شیئا فلاتبعہ حتی تقبضہ ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم کوئی چیز خریدو تو قبضہ کیے بغیر اسے فروخت نہ کرو۔

(سنن الکبریٰ للنسائی، 6/60)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: منقول چیز خریدی، تو جب تک قبضہ نہ کرلے اس کی بیع نہیں کر سکتا۔

(بہارِ شریعت، 2/747)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 ویڈیو یا تصاویر بنا کر ویب سائٹ کو بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کچھ لوگ ویڈیوز یا تصاویر شوٹ کرکے اسے کسی ویب سائٹ وغیرہ پر بیچ دیتے ہیں۔ ایسا کرنا کیسا ہے؟

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اگر جاندار کی تصویر ہو اور اس کا پرنٹ نکال لیا جائے تو یہ جائز نہیں۔

البتہ اگر ڈیجیٹل تصویر یا ویڈیو ہے تو یہ بھی ایک پراڈکٹ ہے اور اسے بھی ہمارے عرف میں مال سمجھا جاتا ہے اور اس پر بھی وقت اور سرمایہ خرچ ہوتا ہے لہٰذا مال ہونے کی وجہ سے اس کی خرید و فروخت بھی جائز ہے لیکن اس میں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس میں کوئی غیر شرعی یا غیر اخلاقی مواد نہ ہو، مقاصدِ شریعت کے خلاف کسی بات پر مشتمل نہ ہو۔ لہٰذا پہلے مفتیانِ کرام سے رہنمائی لے لی جائے کہ اس مواد پر مشتمل تصویر اور ویڈیو بیچنا درست ہے یا نہیں؟ اور شرعی رہنمائی کی روشنی میں ہی کام کریں۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اپنے شہر میں روزگار

مولانا عبد الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

قراٰنِ پاک میں کسبِ مَعاش میں مشغول ہونے کو بھی اللہ کا فضل تلاش کرنا کہا گیا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ(۱۰)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: پھر جب نماز ہوچکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔[1]

”اور اللہ کا فضل تلاش کرو“ یعنی اب تمہارے لئے جائز ہے کہ مَعاش کے کاموں میں مشغول ہو۔[2]

آیتِ قراٰنی اور ادائے سرکار پر عمل کی نیت سے بازار کا چکر ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں نے صحابیِ رسول حضرت سیّدنا عبدُ اللہ بن بُسْر مازِنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے نمازِ جمعہ سے فراغت کے بعد کچھ دیر بازار کا چکر لگایا پھر واپس مسجد آکر جب تک اللہ پاک نے چاہا نماز پڑھی، آپ سے پوچھا گیا: حضور! اس طرح کرنے میں کیا حکمت تھی؟ ارشاد فرمایا: میں نے سیدُ المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے اور پھر یہی آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی۔[3]

خوش نصیبی کی چار علامتیں رزقِ حلال کے لئے کوشش کرنا انبیائے عظام، صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین کا طریقہ رہا ہے۔ رزق کا ذریعہ اور سبب اگر اپنے شہر میں ہو تو کیا ہی بات ہے، حدیث شریف میں اسے خوش بختی کی علامت کہا گیا ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: چار چیزیں مرد کی خوش نصیبی سے ہیں: 1 اس کی بیوی نیک ہو 2 اس کی اولاد فرمانبردار ہو 3 اس سے میل جول رکھنے والے (یعنی اس کے ساتھی اور ہم پیشہ لوگ جن کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی ضرورت پیش آتی ہے) نیک ہوں 4 اس کا رزق اس کے شہر میں ہو (یعنی اس جگہ ہو جہاں اس کی رہائش ہے خواہ وہ شہر ہو یا گاؤں)۔[4] علامہ عبد الرءوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: حدیث کی مراد یہ ہے کہ (آدمی کو رزقِ حلال کے لئے) دُور دراز کے سفر اور طویل جنگلوں کی مسافت طے کرنے کی نوبت پیش نہ آئے (اور یہ چیز آدمی کی خوش نصیبی سے ہے)۔[5]

اپنے شہر میں رزق کی دعا امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے سفرِ حج سے واپسی کے آداب میں لکھا کہ جب (مسافر) اپنے شہر کے قریب پہنچے تو (رفتار تیز کرنے کے لئے) اپنی سواری کو حرکت دے اور یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا بِهَا قَرَارًا وَّ رِزْقًا حَسَنًا یعنی اے اللہ! ہمیں اس شہر میں سکون اور اچھا رزق عطا فرما۔[6]

مقیم تاجر جیسا رزق حضرت سیّدنا وہب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک سائل نے حضرت سیّدنا داؤد علیہ السّلام کے دروازے پر صدا لگائی: اے اہلِ بیتِ نُبُوّت! اے سرچشمۂ رسالت والو! مجھ پر کچھ صدقہ کرو، اللہ پاک تمہیں اپنے گھر والوں کے ساتھ مقیم تاجر جیسا رزق عطا فرمائے۔ حضرت سیدنا داؤد علیہ السّلام نے فرمایا: اس کو دو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک زبور میں بھی ایسا ہے۔[7]

عظیم لطف و مہربانی علامہ نجم الدین محمد بن محمد غَزّی شافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ اس روایت کے ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ❁ ہوسکتا ہے سائل نے اس مقصد سے دعا کی ہو کہ اللہ پاک ان گھر والوں کو ایسا رزق عطا فرمائے جیسا اس تاجر کو عطا فرماتا ہے جو اپنے گھر والوں

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ
عربی ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ، کراچی

کے ساتھ رہائش پذیر ہوتا ہے اور یہ لوگ بھی اس تاجر کی طرح اپنے گھر والوں کے ساتھ رہتے ہوئے راحت و سکون کے ساتھ تجارت کریں اور نفع پائیں اور حضرت سیّدنا داؤد علیہ السّلام کا اس دعا کو برقرار رکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ سفر کی سختیاں اور منزل پر ٹھہرنے اور کوچ کی تکلیفیں جھیلے بغیر اپنے گھر والوں کے ساتھ رہتے ہوئے تجارت کرنا ایک مستحسن اور پسندیدہ عمل ہے اور یہ عمل بہتر کیسے نہ ہو کہ حضرت سیّدنا داؤد علیہ السّلام نے قسم کے ساتھ اس عمل کے زبور میں ہونے کی تصدیق بھی فرمائی ہے ❁ اور یہ بھی ممکن ہے کہ دعا سے سائل کی مراد گھر والوں کے ساتھ رہتے ہوئے آسانی کے ساتھ مطلق رزق کا حصول ہو جیسا کہ اپنے گھر والوں کے ساتھ مقیم تاجر سکون میں ہوتا ہے اور نفع پا رہا ہوتا ہے ❁ نیز سائل کی دعا سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ شہروں میں گھومنے پھرنے کی مشکلات اور سفر کی مشقتیں اور تکلیفیں اٹھائے بغیر سہولت کے ساتھ تھوڑا تھوڑا روزانہ نیا رزق حاصل ہو اور یہ عظیم لطف و مہربانی ہے۔[8]

(1) پ28، الجمعۃ:10 (2) خزائن العرفان، ص1025 (3) در منثور، الجمعۃ، تحت الآیۃ: 10، 8/164 (4) جامع صغیر، ص62، حدیث:920- فیض القدیر، 1/596، 597، تحت الحدیث: 920 (5) فیض القدیر، 1/597، تحت الحدیث: 920 (6) احیاء العلوم، 1/349 (7) حلیۃ الاولیاء، 4/66، رقم:4766 (8) حسن التنبہ لماورد فی التشبہ، 5/58۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ربیعُ الآخر 1444ھ میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربَّ المصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ”حوریں افضل ہیں یا جنّتی عورتیں؟“ پڑھ یا سُن لے اُسے خوب نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور اس کو جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلہ عنایت فرما۔ اٰمین 2 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 42 صفحات کا رِسالہ ”سب سے آخری نبی“ پڑھ یا سُن لے اُسے بے حساب بخش کر جنّتُ الفِردوس میں اپنے سب سے آخری نبی مکی مدنی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنا۔ اٰمین 3 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 24 صفحات کا رِسالہ ”گناہ کی پہچان“ پڑھ یا سُن لے اُسے گناہوں کی پہچان، گناہوں سے نفرت اور گناہوں سے بچنے کی سعادت عطا فرما کر جہنم سے بچا کر جنّتُ الفِردوس میں بے حساب داخِلہ نصیب فرما۔ اٰمین 4 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ”روٹی کا احترام“ پڑھ یا سُن لے اُسے حلال و آسان برکت والی روزی عطا فرما اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اُس سے راضی ہو جا۔ اٰمِیْن بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
حوریں افضل ہیں یا جنّتی عورتیں؟	16لاکھ 75ہزار 73	8لاکھ 38ہزار 617	25لاکھ 13ہزار 690
سب سے آخری نبی	16لاکھ 12ہزار 972	12لاکھ 78ہزار 91	28لاکھ 91ہزار 63
گناہ کی پہچان	15لاکھ 78ہزار 770	9لاکھ 34ہزار 577	25لاکھ 13ہزار 347
روٹی کا احترام	14لاکھ 42ہزار 547	10لاکھ 19ہزار 878	24لاکھ 62ہزار 425

حضرت شدّاد بن اَوس رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

2 نوجوان مَرد حج کے ارادے سے نکلے، راستے میں انہیں کچھ خیمے نظر آئے جن کے درمیان میں ایک اون کا بنا ہوا خیمہ تھا، دونوں نے اس خیمے کے دروازے کے پاس پہنچ کر کہا: السلام علیکم، اندر سے سلام کا جواب دیا گیا، پھر ایک بزرگ باہر نکلے، بزرگ کو دیکھ کر ان دونوں نوجوانوں پر ایسا رعب و دبدبہ طاری ہوا کہ کسی بادشاہ کو دیکھ کر بھی نہ ہوتا، بزرگ نے پوچھا: تم دونوں کو کیا چاہئے؟ دونوں نے جواب دیا: ہم بیتُ اللہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں، یہ سنتے ہی وہ بزرگ کہنے لگے: میرا دل بھی مجھ سے یہی بات کہہ رہا ہے، اب میں اس سفر میں تمہارے ساتھ رہوں گا، پھر ان بزرگ نے آواز دی تو کسی خیمے سے ایک نوجوان باہر نکلا، پھر اس نے سب کو جمع کیا، اس کے بعد ان بزرگ نے خطبہ دیا اور کہا: مجھے اللہ پاک کے گھر کی یاد آرہی تھی اب مجھے زائرینِ کعبہ مل چکے ہیں، یہ سنتے ہی لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے پھر ان بزرگ نے ستو منگوا کر اس سے اپنے مہمانوں کی دعوت کی، پھر ان کے ساتھ حج کے لئے تشریف لے گئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! رعب و دبدبہ والے یہ مہمان نواز بزرگ عظیم صحابیِ رسول حضرت سیدنا شدّاد بن اَوس رضی اللہ عنہ تھے۔

کنیت وفضائل آپ کی کنیت ابو یعلیٰ ہے[2] آپ مشہور صحابی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں[3] آپ کا شمار عالم صحابہ میں ہوتا ہے جبکہ بردباری کا عنصر طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔[4] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کریم کسی کو علم دیتا ہے مگر حلم نہیں دیتا اور کسی کو حلم دیتا ہے مگر علم نہیں دیتا، لیکن حضرت شدّاد کا شمار ان میں ہوتا ہے جنہیں اللہ کریم نے علم اور حلم دونوں عطا فرمائے ہیں۔[5]

تقویٰ انصار صحابہ میں 3 حضرات کا زہد و تقویٰ بہت مشہور ہے، حضرت ابو درداء، حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت شدّاد بن اَوس رضی اللہ عنہم۔[6] آپ کی زندگی کے ایام تقویٰ پرہیز گاری اور خوفِ خدا میں ڈوبے ہوئے نظر آتے ہیں، آپ بہت زیادہ عبادت کیا کرتے تھے[7] جبکہ گفتگو میں بے حد محتاط رہتے اور زبان سے کوئی کلمہ فضول نہ نکلنے دیتے، ایک مرتبہ سفر میں اپنے غلام سے فرمایا: توشہ دان لے کر آؤ ہم اس میں سے دو چیزوں کو ملا کر کچھ (کھانا) تیار کرتے ہیں، ایک ساتھی نے کہا: میں جب سے آپ کے ساتھ ہوں آپ کے منہ سے کوئی فضول لفظ نہیں سنا اور میرا خیال ہے کہ آپ کی اس بات میں کچھ فضول لفظ ہیں، آپ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، جب سے میں نے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بیعت کی ہے سوائے اس جملے کے سوچ سمجھ کر ہی زبان سے کلمات نکالے ہیں، تم مجھ سے جدا نہ ہونا، پھر آپ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوگئے۔[8]

شوقِ عبادت آپ جب اپنے بستر پر جاتے تو اس طرح کروٹیں بدلتے جیسے کڑاھی میں دانہ اُلٹ پُلٹ ہوتا ہے، آخر کار یہ کہتے: اے اللہ! جہنم کی یاد نے مجھ سے نیند روک دی ہے۔ پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگتے یہاں تک کہ صبح ہوجاتی۔[9]

اقوالِ مبارکہ آپ کے کلمات فصاحت و بلاغت اور حکمت سے بھرپور ہوتے تھے[10] ایک مرتبہ فرمایا: مومن پر دنیا اور آخرت کا کوئی خوف موت سے بڑھ کر نہیں، یہ خوف آروں سے

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

چیرنے، قینچیوں سے کاٹنے اور ہانڈیوں میں ابالنے سے بھی زیادہ سخت ہے، اگر کوئی میت قبر سے نکل کر دنیا والوں کو موت کی سختیاں بتادے تو وہ نہ زندگی سے نفع اٹھا سکیں گے اور نہ نیند سے لطف اٹھا پائیں گے۔[11] ایک بار دورانِ خطبہ یہ کلمات ادا کئے: اے لوگو! دنیا ایک موجودہ سامان ہے اس سے نیک وبد سب کھاتے ہیں، اور بے شک! آخرت بعد میں آنے والی ہے، اللہ قادر مطلق اس میں فیصلہ فرمادے گا، ساری کی ساری بھلائی جنت میں ہے اور سارے کا سارا فساد جہنم میں ہے۔[12] ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک بیمار شخص کی عیادت کی تو اس سے پوچھا: دن کیسا گزرا؟ اس نے کہا: نعمت میں گزرا، آپ نے فرمایا: تجھے گناہوں کے کفّارے اور غلطیوں کے مٹائے جانے کی خوشخبری ہو۔[13]

دعا کرتے رہنا ایک بار کسی سے فرمایا: پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہم سے فرمایا: جب لوگ سونا چاندی جمع کر رہے ہوں تو تم ان کلمات کو جمع (یعنی زبان پر بار بار) رکھنا: اے اللہ! میں تجھ سے دین پر ثابت قدمی اور ہدایت پر پختگی کا طلب گار ہوں، شکرِ نعمت، حسنِ عبادت، قلبِ سلیم اور سچی زبان کا سوالی ہوں، ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے، ہر خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے، ہر اس گناہ سے بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے، بے شک تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔[14]

خصوصی توجہ ملی آپ فرماتے ہیں: ہم بارگاہِ نبوی میں حاضر تھے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تمہارے ساتھ کوئی اجنبی شخص (یعنی اہلِ کتاب) بھی ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: اپنے ہاتھ اٹھالو اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہو، ہم نے تھوڑی دیر تک ہاتھ اٹھائے تھے کہ پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے ہاتھ نیچے کئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ کر بارگاہِ الٰہی میں دعا کی، پھر ہم سے فرمایا: خوشخبری ہو! اللہ کریم نے تمہاری مغفرت فرمادی ہے۔[15]

پیشوا بننے کی خبر ملی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وفاتِ ظاہری کے وقت حضرت شدّاد کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے، پھر کھڑے ہوئے اور بیٹھ گئے، نبیِّ رحمت نے پوچھا: کس چیز نے تمہیں بے چین کیا ہے؟ عرض کی: یارسولَ اللہ! مجھ پر زمین تنگ ہوگئی ہے، ارشاد فرمایا: غور سے سنو! اللہ نے چاہا تو عنقریب شام اور بیت المقدس فتح ہوگا اور تم اور تمہاری اولاد وہاں قائد و پیشوا ہوگی (زبانِ رسالت سے جو غیبی خبر ارشاد ہوئی تھی ویسا ہی ہو کر رہا)۔[16] حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف سے آپ کو (شام کے شہر) حمص کی گورنری کا اعزاز حاصل ہوا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ ملکی معاملات سے علیحدہ ہوگئے اور عبادت و ریاضت میں مصروف ہوگئے۔[17] آپ کے 4 بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔[18]

وفات آپ نے فلسطین میں رہائش رکھی اور یہیں سن 58ھ میں 95 سال کی طویل عمر پاکر اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔[19] قبر مبارک بیت المقدس میں "بابُ الرحمہ" کے باہر موجود ہے۔[20] بَوقتِ وفات آپ نے یہ وصیت کی: تم پر مجھے جن باتوں کا خوف ہے ان میں سب سے زیادہ خوف ریاکاری اور خفیہ شہوت کا ہے۔[21]

روایات آپ سے 50 احادیث مروی ہیں۔[22]

نعلینِ مبارکہ آپ کے پاس حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نعلین مبارکہ کا ایک جوڑا تھا جو آپ کے بعد آپ کے بیٹے محمد بن شدّاد کے پاس رہا، 130ھ میں حضرت شدّاد بن اَوس رضی اللہ عنہ کی بیٹی اپنے بھائی کے پاس آئیں اور کہا: آپ کی کوئی اولاد باقی نہ رہی اور میری اولاد باقی ہے اور یہ نعلینِ مبارکہ نہایت قابلِ احترام اور بابرکت ہیں، میں چاہتی ہوں کہ اس کی برکتیں میری اولاد بھی پائے، اس طرح ایک نعلِ مبارک حضرت شدّاد کی بیٹی کے پاس رہی پھر ان کی اولاد نے اس نعلِ مبارک کی برکتیں پائیں۔[23]

---

(1) سیر اعلام النبلاء، 4/98 (2) الاعلام للزرکلی، 3/158 (3) طبقات ابن سعد، 7/281 (4) تہذیب الاسماء، 1/231 (5) الاستیعاب، 2/251 (6) سیر اعلام النبلاء، 4/97 (7) تہذیب الاسماء، 1/231 (8) موسوعہ ابن ابی الدنیا، 7/248 (9) تاریخ ابن عساکر، 22/415 (10) الاعلام للزرکلی، 3/158 (11) احیاء العلوم، 5/209 (12) سیر اعلام النبلاء، 4/99 (13) الترغیب والترہیب، 4/148، رقم 53 ملخصاً (14) ترمذی، 5/259، حدیث: 3418- مصنف ابن ابی شیبہ، 15/187، حدیث: 29971 (15) مسند احمد، 6/78، حدیث: 17121 (16) فضائل بیت المقدس للمقدسی، ص68 (17) الاعلام للزرکلی، 3/158 (18) سیر اعلام النبلاء، 4/96 (19) طبقات ابن سعد، 7/281 (20) الاصابہ، 3/259- تہذیب الاسماء، 1/231 (21) الزہد لابن المبارک، ص393 (22) تہذیب الاسماء، 1/231 (23) سیر اعلام النبلاء، 4/96 ملخصاً۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

شعبانُ المعظم اسلامی سال کا آٹھواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 77 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شعبانُ المعظم 1438ھ تا 1443ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 11 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

1 صحابیِ رسول حضرت ہِشام بن صُبابہ کنانی لیثی رضی اللہ عنہ غزوۂ بنی مصطلق (شعبان 5ھ) میں شریک ہوئے اور بہت جرأت مندی کا مظاہرہ کیا، اسی غزوے میں بنونجار کے ایک انصاری صحابی نے انہیں غلطی سے غیرمسلم سمجھتے ہوئے شہید کردیا، نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے بھائی کو ان کی دیت دلادی۔[1]

شہدائے سریہ بشیر بن سعد: شعبان 7ھ میں حضرت بشیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ کو 30 صحابۂ کرام کے ہمراہ فِدَک کے بنومرہ قبیلے کی طرف بھیجا گیا، انہوں نے رات بھر بنومرہ پر تیر اندازی کی حتی کہ ان کے تیر ختم ہوگئے، صبح بنومرہ نے حملہ کردیا، بعض صحابۂ کرام شہید ہوگئے، حضرت بشیر زخمی ہوئے، دشمن نے انہیں شہید سمجھ کر چھوڑ دیا، رات کو یہ فدک چلے گئے اور زخم درست ہونے کے بعد واپس مدینۂ منورہ لوٹے۔[2]

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام

2 سلسلۂ قادریہ کے بزرگ حضرت سیّد داوٗد امیر حسنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 11 شعبان 245ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوئی اور 12 شعبان 321ھ کو مکۂ مکرمہ شریف میں وصال فرمایا،

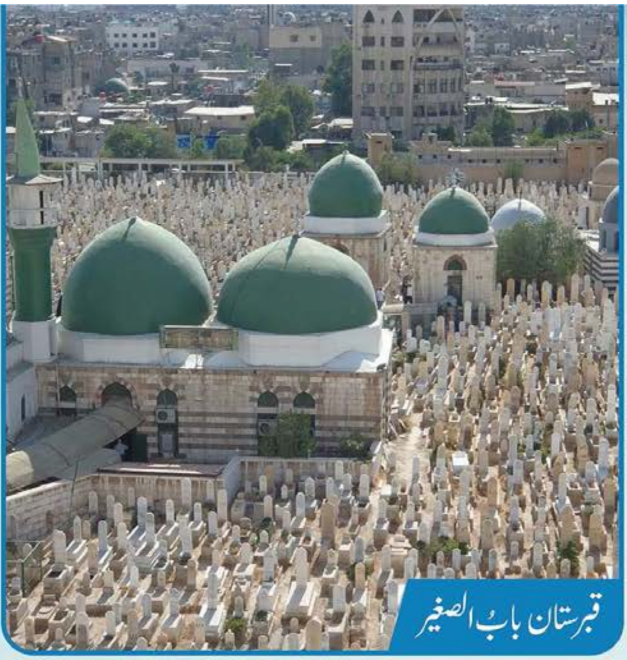

قبرستان بابُ الصغیر

وہیں تدفین ہوئی۔ آپ متقی عالم، کریمُ النفس، باوقار اور صاحبِ وجاہت و ہیبت تھے، آپ بلند عزم و ہمت، صاحبِ حکمت و دانائی، کثیر زُہد و عبادت اور تقویٰ و پرہیزگاری میں مشہور تھے۔[3]

3 نقشبندی بزرگ حضرت مولانا خواجہ محمد مقتدیٰ خواجگی اَمکنگی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت امکنہ نزد بخارا ازبکستان میں 918ھ کو ہوئی اور یہیں 22 شعبان 1008ھ کو وصال فرمایا، آپ مرتبۂ تکمیل وارشاد پر فائز ہوکر مرجعِ طریقت رہے۔[4]

4 شمسُ العرفاء حضرت سیّد شاہ غلام محی الدین امیر عالم رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1223ھ کو مارہرہ میں ہوئی اور 5 شعبان 1286ھ کو لکھنؤ میں وصال فرمایا، مولانا عبد المجید بدایونی اور مولانا سلامت اللہ کشفی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم سے علومِ اسلامیہ حاصل کئے، سلسلہ عالیہ کی خلافت چچاجان حضرت شاہ آلِ احمد اچھے میاں، والدِ محترم حضرت شاہ آلِ برکات ستھرے میاں اور برادرِ کبیر حضرت شاہ آلِ رسول رحمۃ اللہ علیہم سے حاصل کی، تمام عمر طاعت وعبادت اور اِمارت میں بسر کی۔[5]

5 جدِ اَمجد آلِ قاسمی گیلانی دمشقی، حضرت شیخ سیّد قاسم ابوبکر حلاق گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1223ھ کو دمشق میں ہوئی اور یہیں شعبان 1284ھ کو وصال فرمایا، بابُ الصغیر قبرستان میں دفن کئے گئے، آپ خاندانِ غوثُ الاعظم کے

* رکن مرکزی مجلس شوریٰ

عظیم فرد، علما و مشائخ شام و مصر کے تلمیذ، جامع سنانیہ کے حدیث وفقہ کے استاذ، قادریہ، رفاعیہ، نقشبندیہ سلاسل کے شیخِ طریقت، 8 کتب کے مصنف اور صاحبِ دیوان شاعر تھے۔ مَوْرِدُ النَّاهِلِ بِمَوْلِدِ النَّبِيِّ الْكَامِلِ آپ کی یادگار ہے۔[6]

6 خطیبِ اسلام حضرت پیر سیّد سعید شاہ بنوری کوہاٹی رحمۃ اللہ علیہ 1310ھ میں گڑھی بنوریاں (کوہاٹ K.P.K) کے بنوری سادات میں پیدا ہوئے اور 28 شعبان 1390ھ کو وصال فرمایا۔ آپ دینی و دنیوی علم سے روشناس، حضرت امیرِ ملت کے مرید و خلیفہ، حق گو و جادو بیاں مقرر اور متحرک و فعّال کردار کے حامل تھے۔ کثیر لوگوں نے آپ سے ظاہری و باطنی فوائد حاصل کئے، آپ نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔[7]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

7 جامعِ شریعت وطریقت حضرت مولانا خواجہ ضیاءُ الدّین چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1228ھ میں چنیوٹ کے بلوچ خاندان میں ہوئی اور 2 شعبان 1301ھ کو وصال فرمایا، مزار چنیوٹ میں ہے۔ آپ عالمِ دین، مرید و خلیفہ خواجہ سلیمان تونسوی، اورادو وظائف کے پابند اور عاشقِ غوثِ اعظم تھے۔[8]

8 مناظرِ اسلام حضرت مولانا محمد کرمُ الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ 1268ھ کو گاؤں بھیں ضلع چکوال میں پیدا ہوئے اور 18 شعبان 1325ھ کو وصال فرمایا، اور چکوال میں ہی تدفین ہوئی۔ آپ جید عالمِ دین، بہترین مناظر، صاحبِ علم و فضل، مرید حضرت خواجہ محمد الدین سیالوی، مصدق حسامُ الحرمین، ناموسِ رسالت و دین کے سچے محافظ، آفتابِ ہدایت سمیت کئی کتب کے مصنف، مؤثر و پُراثر واعظ اور فعال و بارعب شخصیت کے مالک تھے۔[9]

9 استاذُ العلماء حضرت مولانا قاضی سلطان احمد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ جید عالمِ دین، مدرس درسِ نظامی، مریدِ خواجہ سلیمان تونسوی، خلیفہ میاں فضل کلیامی، مفتی و قاضی اور درویش و سادہ طبیعت کے مالک تھے، آپ کا وصال 30 شعبان 1329ھ کو ہوا، تدفین قطبال (تحصیل فتح جنگ، ضلع اٹک) میں ہوئی۔[10]

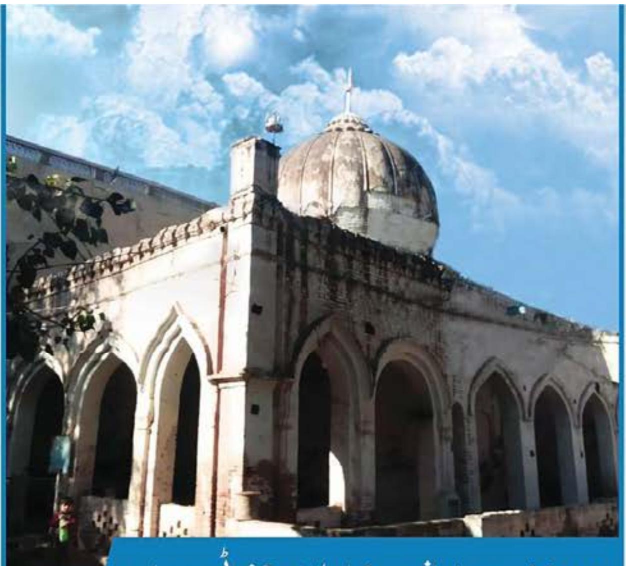

مزار حضرت مولانا خواجہ ضیاءُ الدّین چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ

10 حضرت مولانا اللہ بخش مٹھیالوی رحمۃ اللہ علیہ 1326ھ کو مٹھیال (ضلع اٹک) میں پیدا ہوئے اور 5 شعبان 1409ھ کو وصال فرمایا، قبرستان خانقاہ گولڑہ اسلام آباد میں تدفین ہوئی۔ آپ عالمِ باعمل، صدر مدرس جامعہ غوثیہ گولڑہ، مرید قبلۂ عالَم پیر مہر علی شاہ اور استاذُ العلماء تھے۔[11]

11 یادگارِ اَسلاف مفتی عبد الغفور شرقپوری قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1357ھ میں دو گیچ ٹاؤن لاہور میں ہوئی اور وصال 27 شعبان 1428ھ کو ہوا، مزار مبارک قبرستان شاہ بدر دیوان برلب گھوڑے شاہ روڈ پر ہے۔ آپ جامعہ حضرت میاں صاحب شرق پور اور دارُ العلوم حزبُ الاحناف کے فاضل، ثانی صاحب میاں غلام اللہ شرقپوری کے مرید، حضرت شاہ ابو البرکات قادری کے خلیفہ، استاذُ العلماء، شیخِ طریقت اور بانیِ جامعہ فاروقیہ رضویہ گجر پورہ لاہور ہیں۔[12]

---

(1) الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، 6/422، مغازی للواقدی، 1/404 (2) سبل الہدیٰ والرشاد، 6/132 (3) اتحاف الاکابر، ص159- تذکرہ مشائخ قادریہ، ص56 (4) حضرات القدس مترجم، دفتر اول، ص 259- تاریخ مشائخ نقشبند، ص264 (5) تاریخ خاندانِ برکات، ص69، 70، 76 (6) اتحاف الاکابر، ص422 (7) تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص322 (8) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال، 8/603 (9) تذکرۂ علمائے اہلسنت ضلع چکوال، ص108 تا 113 (10) تاریخ علمائے بھوئی گاڑ، ص110 (11) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع اٹک، ص282 (12) خانوادہ حضرت ایشاں، ص690 تا 694۔

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت پیر سیّد محمد عبد الرشید شاہ صاحب کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

جس مٹی سے پیدائش اُسی میں تدفین!

حضرت سیّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینۂ منورہ میں ایک جگہ سے گزرے تو چند لوگوں کو قبر کھودتے دیکھا، دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ ایک حبشی یہاں آکر فوت ہوگیا ہے۔ آپ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے سوا کوئی معبود (یعنی عبادت کے لائق) نہیں، اس (حبشی) کو اس کی اپنی زمین (حبشہ) سے نکال کر اس مٹی تک لایا گیا جس سے یہ پیدا کیا گیا تھا۔

(مجمع الزوائد، 3/157، حدیث:4226)

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوسناک خبر ملی کہ ڈاکٹر سیّد احمد سعید شاہ صاحب بخاری، قاری سیّد غلام مرتضیٰ شاہ صاحب بخاری قادری، حافظ قاری سیّد غلام مجتبیٰ شاہ صاحب بخاری قادری اور سیّد حیدر علی شاہ صاحب بخاری کے ابو جان اور حضرت پیر سیّد شبیر حسین شاہ صاحب بخاری نقشبندی، حضرت پیر سیّد الطاف حسین شاہ صاحب بخاری نقشبندی، حضرت حافظ قاری پیر سیّد غلام احمد شاہ صاحب بخاری، حضرت پیر سیّد محمد عبد الشکور شاہ صاحب بخاری قادری خِضری، حضرت پیر سیّد منیر احمد شاہ صاحب بخاری نقشبندی اور حضرت حاجی پیر سیّد محمد نذر حسین شاہ صاحب بخاری نقشبندی کے برادرِ محترم حضرت پیر سیّد محمد عبد الرشید شاہ صاحب بخاری نقشبندی طویل علالت کے بعد 9 جُمادَی الاُولیٰ 1444 سِنِ ہجری مطابق 4 دسمبر 2022ء کو تقریباً 63 سال کی عمر میں کشمیر میں وفات پاگئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن!

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر وہمت سے کام لینے کی تلقین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفےٰ جلَّ جلالہٗ و صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت پیر سیّد محمد عبد الرشید شاہ صاحب بخاری نقشبندی کو غریقِ رحمت فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِین! انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عنایت فرما، یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِین اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحدِ نظر وسیع ہوجائے، یاربَّ المصطفےٰ! بطفیلِ نورِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کی قبر تاحشر جگمگاتی رہے۔

روشن کر قبر بیکسوں کی اے شمعِ جمالِ مصطفائی
تاریکیِ گور سے بچانا اے شمعِ جمالِ مصطفائی

یَاغَفَّارَ الذُّنُوب اے گناہوں کی مغفرت فرمانے والے! مرحوم کو بے حساب مغفرت سے مشرف فرما کر انہیں جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ

عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا پڑوسی بنا، یااللہ پاک! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرام اے عظمت و عزت والے! میرے پاس جو کچھ ٹُوٹے پُھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان پر اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو عنایت فرما، بوسیلۂ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم یہ سارا ثواب مرحوم حضرت پیر سیّد محمد عبد الرشید شاہ صاحب بخاری نقشبندی سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت سیّد ایوب علی رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پوتوں سیّد واصف علی شاہ صاحب رحمانی اور سیّد محمد علی شاہ صاحب سبحانی کے لئے دُعائے صحت فرمائی:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

مصیبت میں صبر کرنے کی فضیلت

حضرت سیّدُنا اُبَی بن کعب رضی اللہُ عنہ نے ارشاد فرمایا: بندۂ مؤمن کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور وہ اُس پر صبر کرتا ہے تو وہ اللہ پاک سے اس حال میں ملے گا کہ اُس پر کوئی گناہ نہ ہو گا۔ (الزھد لھناد، 1/235، حدیث:397)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفٰے جَلَّ جَلَالُہٗ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم! خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت سیّد ایوب علی رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پوتے سیّد واصف علی شاہ صاحب رَحمانی کو سانس کی تکلیف اور دیگر بیماریوں سے اور سیّد محمد علی شاہ صاحب سُبحانی کو دل کی بیماری سے شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرما، یَاشَافِیَ الْاَمْرَاض اے بیماریوں سے شفا دینے والے! ان کی بیماریاں دور کرکے انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں، دینی خدمتوں اور سنّتوں بھری طویل زندگی عطا فرما، یاربِّ باری! یہ بیماری، یہ تکلیف، یہ پریشانی ان کے لئے ترقیِ درجات کا باعث، جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلے اور جنّتُ الفردوس میں تیرے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا پڑوسی بننے کا ذریعہ بن جائے، یَاکَشَّافَ الْکُرَب اے دُکھ درد اور پریشانی دور کرنے والے! کربلا والوں کا صدقہ ان کی جھولی میں ڈال دے، یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِین اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے! ان کی بیماریاں، تکلیفیں دور کرکے انہیں بہارِ مدینہ بنا دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! (گھبرائیے نہیں! یہ بیماری اِنْ شَآءَ اللہ الکریم گناہوں سے پاک کردے گی)

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

مختلف پیغاماتِ عطّار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے دسمبر 2022ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّار" کے ذریعے تقریباً 3341 پیغامات جاری فرمائے جن میں 549 تعزیت کے، 2504 عیادت کے جبکہ 288 دیگر پیغامات تھے۔

جواب دیجئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جنوری 2023ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 احمد صدیقی (کراچی) 2 محمد ایوب عطّاری (کراچی) 3 عاطف (کراچی)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 حضرت نُعیم بن مسعود رضی اللہُ عنہ 2 قومِ ثمود کی طرف۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** ❁ افتخار احمد (حیدر آباد) ❁ ثاقب ذوالفقار (لاہور) ❁ بنتِ جاوید اقبال عطّاریہ (ڈجکوٹ) ❁ بنتِ افضل عطّاریہ (فیصل آباد) ❁ بنتِ نور احمد (لیہ) ❁ بنتِ شکیل (اسلام آباد) ❁ صادق عطّاری (ڈی جی خان) ❁ عبید رضا عطّاری (گجرات) ❁ بنتِ محمد صدیق (نوشہرو فیروز، سندھ) ❁ بنتِ جہانگیر حُسین (حافظ آباد) ❁ آصف اقبال (خوشاب) ❁ بنتِ اعجاز احمد (لاہور)۔

شہرِ بغداد

سفرنامہ

(دوسری اور آخری قسط)

عراق کے مقدس مقامات کا سفر

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

گزشتہ سے پیوستہ

بڑی گیارھویں شریف کی رات یہاں کئی عاشقانِ رسول ہم سے پوچھ رہے تھے کہ بڑی رات کب ہے۔ ہمارے حساب سے چاند کی گیارھویں رات جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات تھی جبکہ مزار شریف کی انتظامیہ کی طرف سے جو اعلان کیا گیا اس کے مطابق ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات تھی۔

نمازِ مغرب کے بعد ایک بار پھر غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں حاضری کے لئے دل مچل رہا تھا کیونکہ مزار شریف کی انتظامیہ کے مطابق آج بڑی رات ہے اور ہم چاہتے تھے کہ بڑی گیارھویں شریف کی رات غوثِ پاک کے قدموں میں ختمِ قادریہ پڑھیں۔

ان دِنوں مزار شریف پر اتنا ہجوم تھا کہ وہاں جانا اور اطمینان سے ختمِ قادریہ پڑھنا کافی مشکل تھا۔ مزار شریف کے احاطے میں ہی کراچی کے عاشقانِ رسول ایک کمرے میں قیام پذیر تھے اور ہم نے ان سے بات کر رکھی تھی۔ وہاں ایک شاندار محفل ہوئی جس میں تلاوت اور نعت و منقبت خوانی کے بعد ختمِ قادریہ شریف پڑھا گیا۔

آج کی رات اتنا رَش تھا کہ ہمیں مزار شریف پر حاضری کی امید نہیں تھی، لیکن رات دس بجے کسی نے آکر بتایا کہ مزار شریف کا احاطہ کھل گیا ہے، جب ہم پہنچے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مبارک جالیوں کے قریب سے حاضری کی سعادت نصیب ہوئی اس موقع پر انتظامیہ کے افراد نے بھی کافی تعاون کیا۔

حاضری کے بعد ہم اپنے ہوٹل آئے اور کھانا کھا کر کچھ دیر آرام کر کے دو بجے کے قریب دوبارہ پیرانِ پیر کے قدموں میں پہنچے تو اب رش کافی کم ہو چکا تھا اب ہم نے سکون و اطمینان کے ساتھ محفل سجائی۔ پُرتگال سے آئے ہوئے مدنی چینل کے نعت خوان احمد رضا مدنی بھی ہمارے ساتھ تھے خوب نعت و منقبت خوانی کا سلسلہ ہوا اور پھر مجھے بیان کی سعادت ملی۔ ہم جہاں بھی جاتے تھے عاشقانِ رسول کی ایک تعداد ہمیں دیکھ کر جمع ہو جاتی اور ہمارے ساتھ شریک ہو جاتی تھی یہاں سے فارغ ہو کر ہم ہوٹل واپس آئے اور نمازِ فجر پڑھ کر آرام کیا۔

نجف شریف کی طرف روانگی آج اتوار کو ہمارا مدنی قافلہ شیرِ خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وجہہ الکریم کے شہر نجف شریف کی طرف روانہ ہوا۔

2 صحابۂ کرام کے مزارات پر حاضری نجف شریف کے راستے میں مدائن نامی علاقے میں 2 عظیم صحابۂ کرام حضرت سیدنا سلمان فارسی اور حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کے مزارات ہیں۔ بغداد شریف سے مدائن تک تقریباً 25 سے 30 کلومیٹر کا راستہ ہے لیکن بغداد میں ٹریفک کافی جام ہوتی ہے اس لئے ہمیں یہاں تک پہنچنے میں ایک گھنٹہ لگ گیا۔

مدائن پہنچ کر ہم نے نمازِ عصر ادا کی اور پھر عظیم صحابیِ رسول

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے وڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضری دی اور یہاں کچھ مدنی پھول ریکارڈ کئے۔

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی عظمت و شان سے متعلق ایک فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ فرمائیے: سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ یعنی سلمان ہمارے اَہلِ بیت سے ہیں۔

(مسند بزار، 13/139، حدیث:6534)

اس کے بعد رازدانِ مصطفےٰ حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضری ہوئی اور ان کی سیرت سے متعلق کچھ مدنی پھولوں کی ریکارڈنگ ہوئی۔

شیرِ خدا کے قدموں میں حاضری نمازِ مغرب یہاں ادا کرکے ہم نجف شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ مدائن سے نجف کا سفر تقریباً ڈھائی گھنٹے کا ہے لیکن ٹریفک کے اژدھام اور سڑک کے زیرِ تعمیر ہونے کے باعث ہم رات تقریباً 9 بجے وہاں پہنچے۔ ہوٹل پہنچ کر اپنا سامان رکھا، کھانا کھایا اور پھر تیار ہوکر اس عظیم ہستی کے دربار کی طرف روانہ ہوئے جن کے چہرے کی زیارت کرنا بھی عبادت ہے۔ ہم جب مولیٰ علی کَرَّمَ اللہ وجہہ الکریم کے دربار میں پہنچے تو وہاں مشہور نعت خواں حافظ طاہر قادری بھی اپنے قافلے سمیت آئے ہوئے تھے، ان کے ساتھ مِل کر ہم نے محفل سجائی جس میں نعت و منقبت خوانی کے بعد مجھے فضائلِ مولیٰ علی سے متعلق کچھ بیان کرنے کی سعادت ملی۔ اس کے بعد ہم سب نے مل کر خوب دعائیں کیں۔

رات کافی دیر سے ہوٹل واپس آکر ہم نے آرام کیا نمازِ فجر کے بعد ہم ایک بار پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور کافی دیر تلاوت، نوافل اور درود خوانی کا سلسلہ رہا۔ یہاں سے ہم اپنے ہوٹل واپس آئے اور کھانا کھاکر اپنی اگلی منزل یعنی کربلائے معلیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔

کوفہ کی زیارات نجف شریف سے چند ہی کلومیٹر بعد کوفہ آجاتا ہے۔ یہاں ہم نے صحابیِ رسول حضرت میثم رضی اللہ عنہ، حضرت مسلم بن عقیل اور حضرت ہانی بن عروہ رحمۃ اللہ علیہما کے مزارات پر حاضری دی۔

اس کے بعد ہم نے اپنا سفر دوبارہ شروع کیا اور شام تقریباً 7 بجے کربلا شریف پہنچ گئے۔ یہاں کھانا کھاکر تھوڑی دیر آرام کیا کہ بعض اوقات کچھ وقت کا آرام بھی انسان کی تھکن دور کرکے اسے فریش کردیتا ہے۔

شہیدِ کربلا کے دربار میں تھوڑی دیر نیند کرنے کے بعد ہم تیار ہوکر نواسۂ رسول، شہیدِ کربلا حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں میں حاضری کے لئے روانہ ہوئے۔ پہلے حضرت عباس علمدار رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے اور پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں میں حاضر ہوگئے۔ یہاں ہم نے مل کر منقبتِ امام حسین پڑھی اور آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت سے متعلق کچھ مدنی پھول ریکارڈ کئے۔ یہاں ہم نے دیگر شہدائے کربلا کے مزارات پر بھی حاضری دی اور پھر اس مقام پر حاضر ہوئے جہاں امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تھی، اس جگہ پر کئی شرکائے قافلہ کی آنکھیں اَشک بار ہوگئیں۔

رات کافی دیر میں ہم ہوٹل واپس آئے تھے لہٰذا نمازِ فجر باجماعت ادا کرکے آرام کیا۔ نیند سے بیدار ہوکر ہم اپنے ہوٹل کی چھت پر گئے جہاں سے شہیدِ کربلا رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کا گنبد نظر آرہا تھا، یہاں سے ہم نے فاتحہ خوانی کی اور پھر کھانا کھاکر بغداد ایئرپورٹ کی طرف روانہ ہوئے جہاں سے شام 7 بجے کی فلائٹ سے ہماری واپسی تھی۔

ہمارا یہ سفر 2 نومبر 2022ء کو شروع ہوا تھا اور آج 8 نومبر کو اس کا اختتام ہوا۔

اللہ پاک ہمارے اس سفر کو قبول فرمائے، جس قدر مزارات پر حاضری ہوئی ان تمام بزرگوں کے فیضان سے ہمیں مالامال فرمائے اور عراق میں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی بہاریں نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

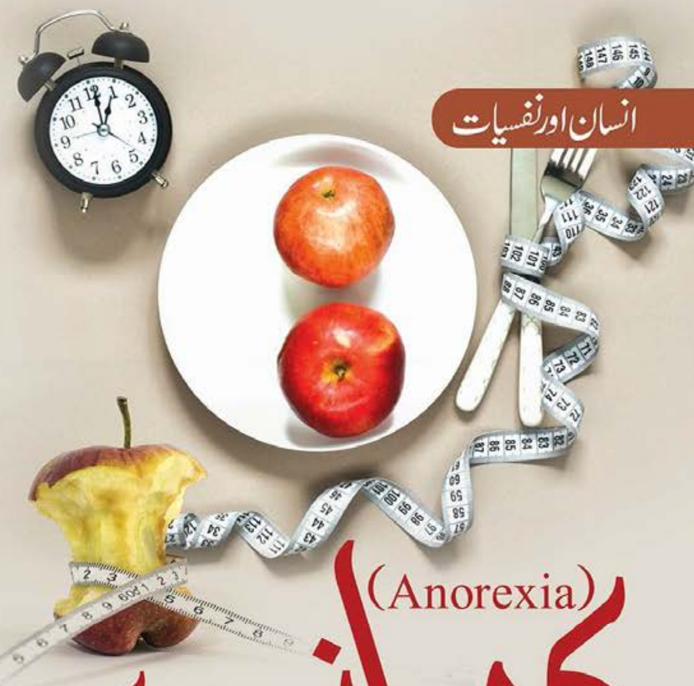

کھانے کی نفسیاتی بیماری (Anorexia)

ڈاکٹر زیرک عطّاری*

کھانا اللہ پاک کی بہت ہی پیاری نعمت ہے۔ اس میں ہمارے لئے طرح طرح کی لذت بھی رکھی گئی ہے۔ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ شریعت و سنت کے مطابق حلال کھانا ثواب کا ذریعہ بھی ہے۔

انسان بعض اوقات اپنے افعال میں میانہ روی سے ہٹ کر افراط و تفریط کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہی معاملہ ہمارا کھانے کے ساتھ بھی ہے۔ ایک طرف تو فوڈ کلچر کا دور دورہ ہے جس میں نت نئی ڈشیں منفرد اور اچھوتے انداز سے Restaurants اپنے کسٹمرز کو پیش کرتے ہیں اور کھانے والوں کی ایک نہ ختم ہونے والی لائن ہوتی ہے۔ دوسری طرف تفریط کا ایک ایسا پہلو ہے جس سے ہم میں سے شاید ہی کوئی واقف ہو۔

جی ہاں! دنیا میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو کہ کھانے کی نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہیں۔ ان میں سے ایک بیماری Anorexia Nervosa ہے۔ یہ بیماری کیا ہے، کیوں لوگ اس بیماری کا شکار ہوتے ہیں اور اس کا علاج کیا ہے؟ آیئے اس مضمون میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

اینوریکسیا (Anorexia) ایک مخصوص قسم کی نفسیاتی بیماری ہے جس کا شکار زیادہ تر نوجوان لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اس بیماری کی وجہ سے مریض کا کھانا اس حد تک کم ہوتا ہے کہ روزانہ کی بنیادوں پر جسم کو جتنی توانائی کی ضرورت ہوتی ہے وہ کھانے سے پوری نہیں ہوتی۔ یہ ایک خطرناک بیماری ہے اور کوئی بھی مریض جان بوجھ کر اپنا کھانا اس حد تک کم نہیں کرتا۔

یہاں ایک فرق بیان کرنا ضروری ہے اور وہ ہے اختیاری طور پر دُبلا (Slim) ہونے کے لئے کم کھانا یا ورزش کرنا۔ یہ نفسیاتی بیماری نہیں ہے کیونکہ اس میں آپ ایک پلان کے مطابق اپنا وزن موٹاپے سے صحت مند لیول تک لاتے ہیں نیز بھوک سے کم کھانے کو جدید میڈیکل، قدیم علمِ طب اور ہمارا پیارا دینِ اسلام بھی سراہتا ہے بلکہ پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور بزرگانِ دین کے عمل سے بھی یہ واضح ہے، اسی انداز کو عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی میں پیٹ کا "قفلِ مدینہ" کہا جاتا ہے۔

جبکہ اینوریکسیا میں مقصد بھوک سے کم کھانا نہیں ہوتا بلکہ مریض پہلے ہی بہت دبلا بلکہ ہڈیوں کا ڈھانچا نظر آتا ہے، اس کے باوجود وہ سمجھتا ہے کہ کہیں موٹا تو نہیں ہو رہا، اسی نفسیاتی کیفیت کی وجہ سے وہ کھانا چھوڑ دیتا ہے یا بہت کم کر دیتا ہے یہ ایک بیماری ہے۔

اینوریکسیا کی علامات

1. مریض یہ سمجھتا ہے کہ اس کا وزن بہت زیادہ ہے یا اس کی باڈی شیپ میں کوئی کمی ہے۔ جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔
2. مریض کا وزن اس کی عمر یا قد کے حساب سے بہت کم ہوتا ہے۔
3. تین وقت کی بجائے ایک ہی وقت کا کھانا۔
4. چکنائی والی چیزوں سے ہر وقت اجتناب کرنا۔
5. بھوک مٹانے کے لئے ادویات کا استعمال کرنا۔
6. کھانے کے بعد منہ میں انگلی ڈال کر الٹی کر دینا۔
7. بہت زیادہ ورزش کرنا تاکہ کھانے سے حاصل ہونے والی

*ماہرِ نفسیات، U.K

توانائی خرچ ہو جائے۔

8 کمزوری کا احساس اور چکر آنا۔

9 وٹامن اور منرل کی خون میں کمی کی وجہ سے جلد کا خشک ہونا اور بالوں کا گرنا۔

جو لوگ کئی سالوں تک اینوریکسیا کے مریض ہوتے ہیں ان میں درج ذیل علامات بھی پائی جاتی ہیں:

❋ پٹھوں کی کمزوری ❋ ہڈیوں کا بُھر بُھرا ہو جانا ❋ دل کی دھڑکن کا بے ربط ہو جانا ❋ بلڈ پریشر کا گر جانا ❋ گردوں کی بیماری ❋ مرگی کی طرح جھٹکے لگنا ❋ قوتِ حافظہ کا کمزور پڑ جانا ❋ قوتِ مدافعت میں کمی کی وجہ سے بار بار بیمار پڑ جانا ❋ خون کی کمی۔

اینوریکسیا کی وجوہات

جس طرح دیگر نفسیاتی بیماریوں کی وجوہات ہوتی ہیں اسی طرح اینوریکسیا کی بھی کچھ وجوہات ہیں:

1 آپ کے خاندان میں کسی کو کھانے کی یا دیگر کوئی نفسیاتی بیماری ہے۔

2 آپ کو زیادہ کھانے یا وزن زیادہ ہونے کے طعنے ملنا۔

3 خود اعتمادی اور خودداری کا فقدان۔

4 آپ گھبراہٹ یا ڈپریشن کے مریض ہیں۔

5 آپ کی شخصیت ہر وقت پرفیکشن کو ڈھونڈتی ہو۔

6 ذہنی، جسمانی یا جنسی تشدد۔

مندرجہ بالا وجوہات میں سے کوئی بھی وجہ اینوریکسیا کا سبب بن سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا پر جس طرح کی جسمانی ہیئت کو رول ماڈل بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور اسی طرح بعض پروفیشن ایسے ہوتے ہیں جن میں کام کرنے والی عورتوں کو دبلا پتلا رہنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ تو ممکن ہے کہ وہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جن میں خود اعتمادی کا فقدان ہے وہ اس ٹرینڈ کو فالو کرنے کی کوشش میں اینوریکسیا تک پہنچ جائیں۔

اینوریکسیا کا علاج

اگر آپ میں یا آپ کے کسی جاننے والے میں اینوریکسیا کی علامات پائی جاتی ہیں تو فوراً کسی اچھے ماہر نفسیات سے رابطہ کریں۔ سب سے پہلے تو آپ کے مکمل بلڈ ٹیسٹ ہوں گے تاکہ پتا چل سکے کہ کوئی جسمانی بیماری تو وجہ نہیں ہے۔ اس کے بعد ماہر نفسیات ضروری سوال کرکے مرض کی تشخیص کرے گا کہ آیا اینوریکسیا کی بیماری ہے یا نہیں۔ اور اگر اینوریکسیا کی تشخیص ہو جاتی ہے تو اس کا علاج بھی موجود ہے۔

بنیادی طور پر تو آپ کا علاج تھیراپی کے ذریعے ہی ہوگا۔ آپ میں خود اعتمادی کو پروان چڑھایا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ باڈی امیج یا وزن کے حوالے سے آپ کے جو منفی خیالات ہیں ان کی جانچ کی جائے گی اور ان منفی خیالات کو بدل کر ان کی جگہ مثبت خیالات پر فوکس کرنے کا کہا جائے گا۔ اسی طرح کھانے میں اعتدال پر آپ کی مدد کی جائے گی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اگر گھبراہٹ یا ڈپریشن کا مرض ہے تو اس کا بھی علاج کیا جائے گا۔

جس قدر اینوریکسیا کا جلد علاج ہوگا اتنا ہی جسم کے دیگر اعضاء کا نقصان کم ہوگا۔ جلدی علاج ملنے کی صورت میں کم وقت کے اندر آپ کی Recovery ہو جائے گی۔

اینوریکسیا کے علاوہ بھی کھانے کی چند مزید نفسیاتی بیماریاں ہیں۔ جن میں سے ایک Bulimia nervosa (بُولیمیا) بھی ہے۔ اس میں مریض عموماً ایک ہی بار اس قدر زیادہ کھانا کھاتا ہے کہ وہ مزید کھانا پیٹ میں نہیں ڈال سکتا۔ اس بیماری میں مبتلا ہونے والے بعض مریض تو کھانے کے بعد الٹی کے ذریعے کھانے کو باہر نکال دیتے ہیں اور زیادہ تر مریض پیچش آور (laxatives) ادویات کا استعمال کرتے ہیں۔ اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ کھانے سے توانائی صحیح طور پر جسم میں جذب نہیں ہوتی۔ یہ بیماری بھی اینوریکسیا کی طرح نقصان دہ ہے۔ اس کے لئے بھی مریض کو چاہئے کہ فوری طور پر ماہر نفسیات سے رجوع کرے۔

آخر میں عرض کرتا چلوں کہ کھانے کی نفسیاتی بیماریاں عموماً ماڈرن طبقے یا مغربی کلچر میں زیادہ عام ہیں۔ اس کی ایک وجہ ظاہری خوبصورتی پر حد درجہ فوکس ہے جس کی وجہ سے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں خود کو جاذبِ نظر دِکھانا چاہتے ہیں۔ دین اسلام نے جو ہمیں اعتدال، شرم و حیا اور اعلیٰ اخلاق پر فوکس کا درس دیا ہے شاید یہ کھانے کی نفسیاتی بیماریوں کے تدارک کے لئے بہترین احتیاطی تدابیر ہیں۔

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

موسیٰ علیہ السّلام کی صفات قراٰن کی روشنی میں

مبشر رزّاق عطّاری
(درجۂ ثالثہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروق اعظم، لاہور)

قراٰنِ کریم اللہ پاک کا بے مثل اور عظیم کلام ہے اور مسلمانوں کے لئے رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے جس میں ہر چیز کا واضح اور روشن بیان ہے، قراٰنِ کریم میں جس طرح اللہ پاک نے مسلمانوں کے لئے احکامات اور پچھلی امتوں کے احوال کو ذکر فرمایا اسی طرح انبیا علیہم السّلام کی صفات و کمالات کو بھی بیان فرمایا۔ سابقہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ فروری 2023ء میں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صفات کے متعلق مضمون شائع ہوا اور اس ماہ میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی چند صفات قراٰن کی روشنی میں بیان کی جارہی ہیں۔ آپ بھی پڑھئے اور علم میں اضافہ کیجئے:

(1) برگزیدہ بندے آپ علیہ السّلام اللہ پاک کے چنے ہوئے اور برگزیدہ بندے ہیں جیسا کہ آپ علیہ السّلام کے متعلق اللہ پاک نے قراٰنِ پاک میں ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: بیشک وہ چُنا ہوا بندہ تھا۔ (پ16، مریم: 51)

(3،2) نبی و رسول آپ علیہ السّلام کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ نبی اور رسول تھے۔ جیسا کہ اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں ارشاد فرمایا: ﴿وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا(۵۱)﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور وہ نبی رسول تھا۔ (پ16، مریم: 51)

(4) کلیمُ اللہ آپ علیہ السّلام کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے کئی بار آپ سے کوہِ طور پر بغیر فرشتے کے واسطے کے کلام فرمایا جیسا کہ قراٰن پاک میں ہے: ﴿وَ نَادَیْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور ہم نے اسے طور کی دائیں جانب سے پکارا۔ (پ16، مریم: 52)

(5) اللہ پاک کا قرب اللہ پاک نے آپ کو ایک صفت یہ بھی عطا فرمائی کہ آپ علیہ السّلام کو اپنا خاص قرب بخشا جیسا کہ قراٰنِ پاک میں ارشاد ہے: ﴿وَ قَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا(۵۲)﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور ہم نے اسے اپنا راز کہنے کیلئے مقرب بنایا۔ (پ16، مریم: 52)

(6) اللہ پاک کی رضا چاہنے والے موسیٰ علیہ السّلام کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ آپ علیہ السّلام اللہ پاک پر توکل کرنے والے اور ہر حالت میں اللہ پاک کی رضا اور خوشنودی چاہنے والے تھے۔ جیسا کہ قراٰنِ کریم میں ہے: ﴿وَ عَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى(۸۴)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کرکے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو۔ (پ16، طٰہٰ: 84)

(7) مستجاب الدعوات آپ علیہ السّلام کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے آپ کی دعا سے آپ کے بھائی حضرت ہارون علیہ السّلام کو نبوت عطا فرمائی۔ جیسا کہ اللہ پاک نے قراٰنِ پاک میں ارشاد فرمایا: ﴿وَ وَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِیًّا(۵۳)﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور ہم نے اپنی رحمت سے اسے اس کا بھائی

ہارون بھی دیا جو نبی تھا۔(پ16، مریم:53)

پیارے اسلامی بھائیو! اسی طرح اللہ پاک نے قراٰنِ پاک میں متعدد مقامات پر انبیا علیہم السّلام کی صفات و کمالات کو بیان فرمایا ہے مگر افسوس ہم اس کا مطالعہ کرنے میں کمزوری دکھاتے ہیں۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں انبیائے کرام علیہم السّلام کی سیرت پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

بدکاری کی مذمت احادیث کی روشنی میں

محمد یامین
(درجۂ ثانیہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ، سرگودھا)

پیارے اسلامی بھائیو! بدکاری ایک بہت بڑی برائی ہے۔ اللہ پاک نے نہ صرف بدکاری بلکہ اس کے پاس لے جانے والے اسباب سے بھی بچنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ بدکاری کا گناہ ہماری دنیا و آخرت برباد کر دینے والا گناہ ہے۔ آیئے! اس سلسلے میں احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ چند وعیدیں پڑھئے اور خوفِ خدا سے لرزیئے:

1 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: میری امت اس وقت تک بھلائی پر رہے گی جب تک ان میں بدکاری عام نہ ہو گی اور جب ان میں بدکاری عام ہو جائے گی تو اللہ پاک انہیں عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر،2/271)

2 فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم: میری امت اس وقت تک اپنے معاملے کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے اور بھلائی پر رہے گی جب تک ان میں حرام کی اولاد ظاہر نہ ہو گی۔

(مسند ابی یعلیٰ،6/148، حدیث:7055)

3 اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: جب بدکاری عام ہو جائے گی تو تنگ دستی اور غربت بھی عام ہو جائے گی۔

(شعب الایمان للبیہقی،6/15، حدیث:7369)

4 حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: جس قوم میں بھی بدکاری اور سود ظاہر ہوا اس قوم نے خود کو اللہ پاک کے عذاب میں گرفتار کر لیا۔(مسند ابی یعلیٰ،4/314، حدیث:4960)

5 حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس قوم میں بدکاری عام ہو جاتی ہے تو وہاں اموات کی کثرت ہو جاتی ہے۔(موطا امام مالک،2/19، حدیث:1020)

6 اللہ کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے جب جنت کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: کلام کر۔ تو وہ بولی: جو مجھ میں داخل ہو گا وہ سعادت مند ہے۔ تو اللہ پاک نے فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! تجھ میں آٹھ قسم کے لوگ داخل نہ ہوں گے: 1 شراب کا عادی 2 بدکاری پر اصرار کرنے والا 3 چغل خور 4 دیّوث 5 (ظالم) سپاہی 6 ہیجڑا (یعنی عورتوں سے مُشابَہَت اِختیار کرنے والا) 7 رشتہ داری توڑنے والا 8 اور وہ شخص جو (کسی جائز کام کے متعلق) خدا کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ فلاں کام ضرور کروں گا پھر وہ کام نہیں کرتا۔(بحر الدموع، ص144)

عادی سے مراد اس روایت کو نقل کرنے کے بعد حضرتِ علامہ اِبنِ جوزی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بدکاری پر اِصْرار کرنے والے سے مراد ہمیشہ بدکاری کرتے رہنے والا نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ جب اسے زِنا(بدکاری) کا مَوقع ملے تو اپنے نفس کو اس بری خواہش کی تکمیل سے نہ روکے۔ بے شک ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنّم ہی ہے۔

(بحر الدموع، ص145 ملتقطاً)

بدکاری کی ابتدا، انتہا اور انجام حضرتِ سیِّدُنا لقمان حکیم رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: بیٹا! بدکاری سے بچ کر رہنا کیونکہ اس کی ابتدا خوف، انتہا ندامت اور اس کا انجام جہنم ہے۔

(بحر الدموع، ص145)

محترم قارئین! آپ نے بدکاری کی تباہ کاریاں ملاحظہ کیں کہ اس کے سبب بندہ دنیا میں ذلیل و رسوا اور آخرت میں بھی ذلیل و خوار اور دردناک عذابِ الٰہی کا حقدار ہوتا ہے۔ اس ”فعلِ بَد“ کے مُرتکِب کے بارے میں احادیثِ مبارکہ ہمارے سامنے ہیں، کیا ہم اب بھی اس گناہ کی طرف لے جانے والے اسباب سے خود کو نہیں بچائیں گے!

پیارے اسلامی بھائیو! اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول اختیار کر لیجئے۔ اِن شآءَ اللہ گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور سنتوں پر عمل کرنے کا ذہن بنے گا۔ اللہ پاک ہمیں دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ بدکاری جیسے فعلِ قبیح سے بھی بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

اہلِ بیت علیہمُ الرِّضوان کے 5 حقوق

بنتِ سعید احمد
(درجہ دورۂ حدیث جامعۃُ المدینہ گرلز گلبہار سیالکوٹ)

اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلِ بیت

اللہ پاک پارہ 22 سورۃ الاحزاب آیت نمبر 33 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

اہلِ بیت سے مراد کون؟ خزائن العرفان میں اس مبارک آیت کی تفسیر میں ہے: اہلِ بیت میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ازواجِ مطہرات (یعنی پاک بیویاں) اور حضرت خاتونِ جنّت فاطمہ زہرا اور علیِ مرتضٰی اور حسنَینِ کریمین (یعنی امام حسن و امام حسین) رضی اللہُ عنہم سب داخل ہیں، آیات و احادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ (خزائن العرفان، ص780)

حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اہلِ بیتِ کرام کے فضائل کا منبع (یعنی سرچشمہ) ہے، اس سے ان کے اعزازِ مآثر (یعنی بلند مقام) اور علوِ شان (یعنی اونچی شان) کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام اخلاقِ دَنیہ (یعنی گھٹیا اخلاق) و احوالِ مذمومہ (یعنی ناپسندیدہ حالتوں) سے ان کی تطہیر فرمائی گئی۔ بعض احادیث میں ہے کہ اہلِ بیت، نار (جہنم) پر حرام ہیں اور یہی اس تطہیر کا فائدہ اور ثمرہ ہے اور جو چیز ان کے احوالِ شریفہ (شرافت والی حالتوں) کے لائق نہ ہو اس سے ان کا پروردگار عزوجل انہیں محفوظ رکھتا اور بچاتا ہے۔ (سوانح کربلا، ص82) آیئے! اللہ کریم کے ان مقدس بندوں اور آقا علیہ الصلوۃ والسّلام کے پیاروں کے حقوق کے بارے میں پڑھتے ہیں:

1 اچھا سلوک اہلِ بیت سے اچھا سلوک کیا جائے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں قیامت کے دن اس کا بدلہ اُسے عطا فرماؤں گا۔ (تاریخ ابن عساکر، 45/303)

2 اولاد کو انکی محبت سکھانا رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اہلِ بیت کے حقوق میں سے ہے کہ اپنی اولاد کو ان کی محبت سکھائی جائے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ: اپنے نبی علیہ الصلوۃ والسّلام کی محبت، ان کے اہلِ بیت کی محبت اور قراءتِ قراٰن۔ (جامع صغیر، ص25، حدیث:311)

3 اہلِ بیت کا حق پہچاننا ہمارے اہلِ بیت کی محبت کو لازم پکڑ لو کیونکہ جو اللہ پاک سے اس حال میں ملا کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے تو اللہ پاک اسے میری شفاعت کے سبب جنّت میں داخل فرمائے گا اور اُس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! کسی بندے کو اُس کا عمل اسی صورت میں فائدہ دے گا جب کہ وہ ہمارا (یعنی میرا اور میرے اہلِ بیت کا) حق پہچانے۔ (معجم اوسط، 1/606، حدیث:2230)

4 اہلِ بیت سے محبت کرنا اہلِ بیت کے حقوق میں سے ہے کہ ان سے محبت کی جائے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس وقت تک کوئی (کامل) مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی جان سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں اور میری اولاد اس کو اپنی اولاد سے زیادہ پیاری نہ ہو جائے۔ (شعب الایمان، 2/189، حدیث:1505)

5 اہلِ بیت سے دشمنی نہ رکھنا اہلِ بیت کے حقوق میں سے ہے کہ ان سے دشمنی نہ رکھی جائے کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ جو شخص اہلِ بیت سے دشمنی رکھتے ہوئے مرا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: یہ آج اللہ پاک کی رحمت سے مایوس ہے۔ (تفسیر قرطبی، 8/17)

روایت میں ہے کہ ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہلِ بیت میری اُمّت کے لئے امان و سلامتی ہیں۔ (نوادر الاصول، 5/127، حدیث:1132)

ہمیں چاہئے کہ دنیا و آخرت میں سُرخرو ہونے کے لئے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اہلِ بیت کے تمام حقوق احسن انداز سے ادا کریں اور اپنے درجات کی بلندی کا سامان کریں۔

اللہ کریم ہمیں اہلِ بیتِ کرام رضی اللہُ عنہم کی سچی محبت عطا فرمائے اور ان کے صدقے میں ہماری دنیا و آخرت بہتر فرمائے اور بروزِ قیامت ہمیں ان کے غلاموں میں اٹھائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 370 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: **کراچی:** نعیم رضا عطّاری، محمد اویس، احمد رضا اشرف، انیق، ثقلین احمد جماعتی، محمد حدیر فرجاد، محمد زبیر، عبد الرحمٰن عطّاری، عمر فاروق، عارف علی مدنی، محمد بلال، غلام حُسین، انس رضا، محمد محسن عطّاری، عبد اللہ ہاشم عطّاری مدنی، عبد الرحمٰن، محمد شاف عطّاری، وقار یونس، محمد عریض، **فیصل آباد:** شبیر رضا عطّاری، محمد عرفان عطّاری، شاور غنی عطّاری، **اسلام آباد:** قدرت اللہ مدنی، سید زوار حُسین شاہ، نصر اللہ۔ **لاہور:** محمد مدّثّر عطّاری، مبشر رضا عطّاری، **ملتان:** مدنی رضا عطّاری، مزمل حُسین ملتانی۔ **حیدرآباد:** محمد امان، غلام نبی عطّاری۔ **اٹک:** ناصر رضا عطّاری، دانیال رضا مکی۔ **راولپنڈی:** محمد عمر عظیم، طلحہ خان عطّاری **مختلف شہر:** محمد وسیم عطّاری (گوجرانوالہ)، نعمان (نواب شاہ)، محمد احمد فرید (خان پور)، محمد یامین مدنی (سرگودھا)، محمد مبشر جیلانی (مظفر گڑھ)۔ **مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام:** **سیالکوٹ:** ہمشیرہ حسیب، بنتِ یوسف مغل، بنتِ محمد شہباز، بنتِ ابدال، بنتِ ارشد (شفیع کا بھٹہ)، بنتِ اشفاق، بنتِ اصغر مغل، بنتِ اظہر، بنتِ اعجاز احمد، بنتِ اعظم، بنتِ افتخار، بنتِ افضال، بنتِ افضال (درجۂ ثالثہ)، بنتِ افضل، بنتِ اللہ رحم، بنتِ امانت علی، بنتِ امجد، بنتِ امیر احمد، بنتِ انتظار، بنتِ بشیر، بنتِ بشیر احمد، بنتِ بشیر باجوہ، بنتِ جہانگیر، بنتِ خالد پرویز، بنتِ خلیل احمد، بنتِ خلیل (درجۂ رابعہ)، بنتِ خوشی محمد، بنتِ ذوالفقار، بنتِ رزاق بٹ، بنتِ رشید احمد، بنتِ رضاء الحق، بنتِ رفاقت حُسین، بنتِ رمضان، بنتِ ریاض (درجۂ رابعہ)، بنتِ ساجد، بنتِ سرمد، بنتِ شاکر نوید، بنتِ شبیر حسین (دورۂ حدیث)، بنتِ شمس، بنتِ شہباز احمد، بنتِ شوکت علی، بنتِ صدیق، بنتِ طارق (درجۂ رابعہ)، بنتِ طارق محمود، بنتِ ظہیر احمد (درجۂ رابعہ)، بنتِ عابد حسین، بنتِ عبد القادر، بنتِ عرفان، بنتِ کاشف، بنتِ محمد احسن، بنتِ محمد ارشد، بنتِ محمد اسلام، بنتِ محمد افضل، بنتِ محمد اقبال، بنتِ محمد انور، بنتِ محمد بابر، بنتِ محمد تنویر، بنتِ محمد جان، بنتِ محمد زمان، بنتِ محمد سلیم، بنتِ محمد شفیق (معراجکے)، بنتِ محمد طاہر، بنتِ محمد ناصر، بنتِ محمد نذیر، بنتِ محمود رضا انصاری، بنتِ ملک رشید اعوان، بنتِ نذیر، بنتِ نعیم، بنتِ نواز، بنتِ نواز (درجۂ رابعہ)، بنتِ نوید احمد، بنتِ واحد لطیف، بنتِ وارث، بنتِ یعقوب (درجۂ رابعہ)، بنتِ یعقوب، بنتِ یوسف، بنتِ محمد شہباز، ہمشیرہ دانیال قادری، ہمشیرہ ابو بکر، ہمشیرہ ابو بکر (درجۂ ثانیہ)، ہمشیرہ احمد، ہمشیرہ احمد رضا، ہمشیرہ بلال بنتِ رشید، ہمشیرہ حمزہ، ہمشیرہ حیدر علی، ہمشیرہ زین، ہمشیرہ شعبان، اُمِّ میلاد بنتِ رشید، اُمِّ میلاد، اُمِّ ہانی، اُمِّ ہلال، بنتِ احسان الٰہی، بنتِ اختر، بنتِ ارشد (گلبہار)، بنتِ ارشد علی، بنتِ اصغر علی، بنتِ اکرم (دورۂ حدیث)، بنتِ اللہ دتہ، بنتِ امجد، بنتِ امجد (درجۂ ثانیہ)، بنتِ امیر حیدر، بنتِ آصف، بنتِ باقر علی، بنتِ باقر علی (درجۂ ثانیہ)، بنتِ بشیر (درجۂ ثانیہ)، بنتِ ذوالفقار (درجۂ رابعہ)، بنتِ ذوالفقار (دورۂ حدیث) بنتِ ذوالفقار علی، بنتِ رضوان، بنتِ رضوان (درجۂ ثانیہ)، بنتِ رمضان (گلبہار)، بنتِ ریاض، بنتِ سجّاد حُسین، بنتِ سعید احمد، بنتِ شاہد، بنتِ شاہد (درجۂ ثانیہ)، بنتِ شبیر (گلبہار)، بنتِ شمس (درجۂ اولیٰ)، بنتِ شمس (درجۂ ثانیہ)، بنتِ شمس الدین (دورۂ حدیث)، بنتِ شہزاد علی، بنتِ طارق، بنتِ طارق (درجۂ ثانیہ)، بنتِ طارق فاروق، بنتِ طارق محمود، بنتِ ظہور الٰہی، بنتِ عابد حُسین (درجہ ثانیہ)، بنتِ عبد الجبار، بنتِ عنصر، بنتِ غلام حیدر، بنتِ غلام غوث، بنتِ غلام مصطفےٰ، بنتِ گلزار، بنتِ لطیف (دورۂ حدیث)، بنتِ لیاقت علی، بنتِ لیاقت علی (درجۂ ثانیہ)، بنتِ محمد اشرف، بنتِ محمد الیاس، بنتِ محمد جمیل، بنتِ محمد سلیم، بنتِ محمد شہباز، بنتِ محمد شہباز (درجۂ ثالثہ)، بنتِ محمد محسن، بنتِ محمد منیر، بنتِ محمد وسیم، بنتِ ملک عمر، بنتِ منیر حُسین، بنتِ منیر حُسین (دورۂ حدیث)، بنتِ ناصر، بنتِ ندیم، بنتِ نعیم (گلبہار)، کنیزِ عطّار، ہمشیرہ اسماعیل، ہمشیرہ سبحان، بنتِ ظفر اسلام، اُمِّ برہان مدنیہ، بنتِ سلیم، بنتِ عارف، بنتِ غلام قمر، بنتِ لطیف، بنتِ محمد شفیق، بنتِ اکرم، بنتِ امجد، بنتِ عبد الستار۔ **کراچی:** بنتِ نذر، اُمِّ حسن رضا، اُمِّ ہاشم، بنتِ اشفاق، بنتِ جاوید، بنتِ رفیع، بنتِ محمد سلیم، بنتِ محمد کبیر، بنتِ نثار، بنتِ شہزاد، بنتِ عدنان، بنتِ محمد شاہد، بنتِ صغیر، اُمِّ حسّان مدنیہ، اُمِّ سلمہ، بنتِ عبد الستار قریشی، بنتِ طفیل الرحمٰن۔ **گجرات:** بنتِ یعقوب، بنتِ خلیل، اُمِّ حبیبہ، بنتِ اشرف، بنتِ اعجاز احمد، بنتِ افضل، بنتِ ان شاء اللہ، بنتِ پرویز اقبال، بنتِ صدیق، بنتِ صفدر، بنتِ ظفر اقبال، بنتِ ظہیر عباس، بنتِ غلام علی، بنتِ فیاض احمد، بنتِ محمد ارشد، بنتِ محمد اشرف، بنتِ محمد امجد، بنتِ محمد انصر، بنتِ محمد انور، بنتِ محمد رفیق۔ **لالہ موسیٰ:** اُمِّ احمد، اُمِّ معاذ، اُمِّ مؤدب، اُمِّ مؤدب (درجہ ثالثہ) بنتِ احسان، بنتِ احسن، بنتِ اختر، بنتِ ارشد، بنتِ اصغر، بنتِ اصغر (درجہ ثالثہ)، بنتِ افتخار، بنتِ حنیف، بنتِ خالد، بنتِ ذوالفقار، بنتِ ریاض، بنتِ زبیر، بنتِ ساجد، بنتِ سجّاد علی، بنتِ شبیر، بنتِ شفیق، بنتِ شفیق احمد آزاد، بنتِ ظفر، بنتِ ظفر اللہ خان، بنتِ عابد، بنتِ عبد الخالق، بنتِ عبد الرحمٰن، بنتِ عبد المالک، بنتِ عبد المجید، بنتِ عبد الوحید، بنتِ غلام سرور، بنتِ لیاقت علی، بنتِ محمد اسلم، بنتِ محمد اقبال، بنتِ محمد جعفر، بنتِ محمد حنیف، بنتِ محمد شفیق، بنتِ محمد شفیق (درجہ ثالثہ)، بنتِ محمد نواز، بنتِ مصطفےٰ حیدر، بنتِ مصطفےٰ حیدر (درجہ ثانیہ)، بنتِ افضال۔ **لاہور:** بنتِ رشید، بنتِ علی محمد، بنتِ ابرار، بنتِ شفیق، بنتِ مبشر، اُمِّ حامد رضا، بنتِ فاروق، بنتِ مبشر، بنتِ رحم علی، بنتِ شہزاد، بنتِ طاہر، بنتِ عبد الستار، بنتِ نوید۔ **گوجرانوالہ:** بنتِ محمد خلیل، بنتِ اعظم۔ **یزمان بہاول پور:** بنتِ عبد الحمید، بنتِ قاسم، بنتِ محمد اکرم، بنتِ منظور حُسین۔ **راولپنڈی:** بنتِ شفیق، بنتِ مدثر۔ **واہ کینٹ:** بنتِ سلطان، بنتِ شوکت، بنتِ نوید۔ **فیصل آباد:** بنتِ ندیم، بنتِ رمضان، بنتِ سید قاسم۔ **کوٹ اڈو:** بنتِ رب نواز، بنتِ مشتاق۔ **سمندری:** بنتِ امیر حمزہ، بنتِ خادم۔ **متفرق شہر:** اُمِّ حرم (میانوالی)، بنتِ دل پذیر (میرپور)، بنتِ منظور (میرپور خاص) بنتِ حُسین (احمد پور شرقی)، بنتِ بشیر (اوکاڑا)، بنتِ ارشد (بہاول پور)، بنتِ اقبال (ٹوبہ)، بنتِ جاوید (حیدر آباد)، بنتِ محمد منشا (سمبڑیال)، بنتِ عمران (جڑانوالہ) اُمِّ حفصہ (رتوڈیرو، لاڑکانہ)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 مارچ 2023ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

تحریری مقابلہ کے عنوانات (برائے جون 2023ء)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 مارچ 2023ء

1 قراٰنِ کریم میں زکریا علیہ السّلام کی صفات 2 بدگمانی کی مذمت احادیث کی روشنی میں 3 امام مسجد کے 10 حقوق

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

آپ کے تأثرات (منتخب)
(Comments)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 محسن علی ابڑو (شعبۂ اُردو، جام شورو): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے کہ یہ ماہنامہ بیک وقت بچوں، نوجوانوں، بوڑھوں، خواتین الغرض یہ کہ ہر ذی شعور کی اُس کی حیثیت کے مطابق علمی پیاس بجھا رہا ہے، تمام موضوعات بہترین ہوتے ہیں مگر ہر ماہ جو نئے لکھاریوں کو آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کئے جارہے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں، اس کے علاوہ بچوں میں دینِ متین کی خدمت کا جذبہ ابھی سے ہی پیدا کیا جارہا ہے تاکہ وہ غلط سمت جانے سے بچ سکیں اور دین کی طرف ہی راغب رہیں۔

2 اُمِّ ہادی عطاریہ (ڈسٹرکٹ ذمہ دار مجلس جامعاتُ المدینہ گرلز کراچی): دسمبر 2022ء کے شمارے میں **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی کہانی اسی کی زبانی"** پڑھ کر دِل جُھوم اُٹھا کہ اس قدر عَرَق ریزی کے بعد ہم علم کے چشمے سے سیراب ہوتے ہیں۔

متفرق تأثرات

3 اَلحمدُ لِلّٰہ مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں قراٰنِ کریم کی تفسیر، حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت، صحابۂ کرام و اولیائے عظام کی زندگی اور موجودہ دور میں درپیش مسائل کا حل پڑھ کر بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ (محمد عظیم، لاہور) 4 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے، **"مدنی مذاکرے کے سوال جواب"، "احکامِ تجارت"، "بزرگانِ دین کے مبارک فرامین"** اور دیگر مضامین سے ہمیں گھر بیٹھے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ (محمد رمضان عطّاری، تلونڈی، قصور) 5 مَاشَآءَ اللہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت ہی اچھا میگزین ہے بلکہ یہ اللہ پاک کی ایک نعمت ہے جس کی ہمیں قدر کرنی چاہئے، قدر کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کی ہمیں سالانہ بکنگ کروانی چاہئے، اسے لینا چاہئے، پڑھنا چاہئے، دوسروں کو اس کی ترغیب دِلانی چاہئے کیونکہ اس میں مختلف موضوعات پر وہ معلومات ہوتی ہیں جو ہمیں کسی ایک کتاب میں مشکل ہی ملے۔ (نعیم رضا، بیلو، ضلع سجاول) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دریا کو کوزے میں بند کرنے کی مانند ہے، تقریباً ہر موضوع حوالوں کے ساتھ لکھا جاتا ہے، اس سے عشقِ مصطفےٰ، محبتِ صحابہ و اولیا میں اضافہ ہو رہا ہے۔ (ساجد حسین، تاندلیانوالہ، پنجاب) 7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں ہمیں **بچوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** پڑھ کر بہت مزہ آیا اور اس سے ہم نے بہت کچھ سیکھا، بالخصوص "حروف ملایئے" مجھے بہت پسند آیا۔ (زینب عطاریہ، ملیر ہالٹ کراچی) 8 اَلحمدُ لِلّٰہ میں نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے اب تک کے تقریباً تمام ہی شمارے پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے، مجھے اس میں یہ مضامین **"ہماری کمزوریاں"، "سفرنامہ"** اور **"اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل"** بہت پسند ہیں۔ (بنتِ عبدالقیوم، عمر خیل چشمہ، ڈیرہ اسماعیل خان) 9 مَاشَآءَ اللہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا میگزین ہے، میں نے آج تک ایسا ماہنامہ نہیں دیکھا، اس میں علم کا خزانہ ہے، مجھے **"مدنی مذاکرے کے سوال جواب"** اور دیگر **شرعی سوال جواب** پڑھنے کا زیادہ شوق ہے۔ (بنتِ خلیل) 10 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علمِ دین کا خزانہ ہے، **"فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت"** اور **"فریاد"** تو ماہنامہ کی جان ہیں، **"دارُ الافتاء اہلِ سنّت"** بہت زبردست، **"سفرنامہ"** بہت عمدہ، **بچوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** بہت دلچسپ اور **"اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل"** بہت معلوماتی ہوتے ہیں۔ (بنتِ احمد عطّاریہ، نارووال)

FEEDBACK

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

خوابوں کی تعبیریں

مولانا محمد اسد عطاری مَدَنی*

قارئین کی طرف سے موصول ہونے والے چند منتخب خوابوں کی تعبیریں

خواب: میں نے خواب میں دیکھا کہ سب گھر والے ایک نئی جگہ پر ہیں، وہاں بہت سارے سبز طوطے ہیں اور ہم بآسانی انہیں پکڑ پکڑ کر پنجرے میں ڈالتے ہیں، اس کی کیا تعبیر ہو گی۔

تعبیر: اچھا خواب ہے گھر میں خیر و برکت اور آسائشوں میں کثرت کی دلیل ہے۔

خواب: مجھے حقیقت میں بلندی سے ڈر لگتا ہے اور میں نے بارہا خواب میں بھی خود کو بلندی سے گرتے ہوئے دیکھا ہے، تو اس کی کیا تعبیر ہو گی؟

تعبیر: حالات کے تبدیل ہونے کی علامت ہے، اگر کسی آزمائش میں مبتلا تھے تو اللہ پاک آسانی عطا فرمائے گا۔

خواب: خواب میں مسلسل گھر کے کسی فرد کو روتے ہوئے دیکھنا کیسا ہے؟

تعبیر: رونا پریشانی اور غم کی علامت ہے۔

خواب: میں خواب میں سب کیلئے دُعا مانگ رہا ہوں اور میرے ساتھ دُعا میں جتنے لوگ کھڑے ہیں سب آمین کہہ رہے ہیں۔ برائے کرم! اس کی تعبیر بتادیجئے۔

تعبیر: اچھا خواب ہے۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔ خواب دیکھنے والے کو نیکی پر توفیق نصیب ہو گی۔

خواب: میں نے خواب میں اپنی بہن کو دال چاول پکاتے اور کھاتے دیکھا ہے۔ اس کی کیا تعبیر ہو گی؟

جواب: اس کی کوئی تعبیر نہیں عمومی حالات سے متعلق خواب ہے، روز مرہ ہم ایسے کام کرتے رہتے ہیں۔

خواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرے والدین حیات ہیں، اللہ پاک انہیں صحت و عافیت اور نیکیوں بھری لمبی عمر عطا فرمائے، اٰمین۔ میں نے خواب دیکھا کہ میرے والدین انتقال کر گئے، براہِ کرم! اس کی تعبیر بتادیجئے۔

تعبیر: اس خواب کی وجہ سے پریشان نہ ہوں والدین کی لمبی عمر کیلئے دعا کریں۔ اس طرح کے خواب کی تعبیر موت ہونا ضروری نہیں۔

خواب: اگر کوئی خواب میں اپنے دانتوں کو ٹوٹتا ہوا دیکھے تو اس کی کیا تعبیر ہو گی؟

تعبیر: اچھا خواب ہے، خواب دیکھنے والے کی لمبی عمر کی علامت ہے۔ ہم میں سے ہر شخص لمبی عمر چاہتا ہے لیکن نیکیوں بھری لمبی عمر کی تمنا کرنی چاہئے۔

خواب: میں نے خواب دیکھا کہ میری آنکھوں سے خون نکل رہا تھا اور مجھے خون کی الٹی ہو رہی تھی۔

تعبیر: اچھا نہیں ہے اللہ پاک کی بارگاہ میں عافیت کے لئے دعا کریں اور کچھ صدقہ بھی کریں کیونکہ صدقہ آفتوں اور مصیبتوں کو دور کرتا ہے۔

خواب: میں اکثر خواب میں اپنے آپ کو ہَوا میں اُڑتے ہوئے دیکھتا ہوں، اس کی کیا تعبیر ہو گی بتادیجئے۔

تعبیر: ہَوا میں اُڑنا اگر درست طور پر ہو تو تعبیر کے اعتبار سے اچھا ہوتا ہے۔ حالات کے بدلنے کی دلیل ہے، پریشان شخص کے لئے آسائش اور دشواری میں مبتلا کے لئے نجات کی دلیل ہے۔

کیا آپ اپنے خواب کی تعبیر جاننا چاہتے ہیں؟

خواب کی تفصیلات بذریعہ ڈاک ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے ایڈریس پر بھیجئے یا اس نمبر پر واٹس ایپ کیجئے۔ +923012619734

*نگرانِ مجلس مدنی چینل

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

شب براءت

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السّلام آئے اور کہا: ھٰذِہٖ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلّٰہِ فِیھَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُوْرِ غَنَمِ کَلْبٍ یعنی یہ نصف (یعنی Half) شعبان کی رات ہے اور اللہ پاک اس رات میں بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔

(الترغیب والترہیب، 2/73، حدیث:11)

”بنی کلب“ عرب کا ایک خاندان تھا جو بہت زیادہ بکریاں پالتا تھا۔ جس رات کا حدیث میں ذکر ہوا اسے شبِ براءت (یعنی دوزخ سے چھٹکارا پانے کی رات) کہتے ہیں۔

پیارے بچّو! یہ رات بہت ہی اہم رات ہے، اس رات میں اللہ پاک کی خاص رحمت کا نزول ہوتا ہے، اس رات میں بہت سارے لوگوں کی مغفرت کی جاتی ہے، یہ نامۂ اعمال تبدیل ہونے کی رات ہے، اس رات آئندہ سال میں مرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ اس رات میں دعائیں قبول ہوتیں اور گناہ مٹائے جاتے ہیں اسی لئے اس مبارک رات کو لَیْلَۃُ الْاِجَابَۃ اور لَیْلَۃُ التَّکْفِیْر بھی کہا جاتا ہے۔

اچھے بچّو! آپ بھی اس رات میں نہا کر اچھے صاف ستھرے کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں اور اس رات میں دعوتِ اسلامی کے اجتماعِ ذکر و نعت میں اپنے ابو، بڑے بھائی یا کسی سرپرست کے ساتھ شریک ہوں اور جتنا ہوسکے یہ رات عبادت، تلاوت اور ذکر و دُرود میں گزاریں۔ یوں اس مقدّس رات کی برکتیں نصیب ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم

اللہ پاک سے دعا ہے کہ شبِ براءت میں ہمیں خوب عبادت کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حروف ملائیے!

پیارے بچو! شعبان کا مہینا بہت برکت والا ہے، اس مہینے کے بارے میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: شَعْبَانُ شَھْرِی یعنی شعبان میرا مہینا ہے۔ (جامع صغیر، ص301، حدیث:4889) اسی مہینے میں شب براءت آتی ہے، اس رات اللہ پاک اپنے بندوں پر خاص نظرِ رحمت فرماتا ہے۔

کتابوں میں شبِ براءَت کے بہت سے نام بیان کئے گئے ہیں، آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف مِلا کر پانچ نام تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ ”براءت“ تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

ش	غ	ف	ر	ا	ڈ	ب	ہ	غ
ف	ق	ث	م	ے	ش	ر	پ	گ
ا	م	چ	ب	م	ژ	ا	م	ض
ع	ا	ج	ا	ب	ۃ	ء	ض	غ
ۃ	ط	ح	ر	ا	ر	ت	ر	ف
ب	ک	ھ	ک	ٹ	ح	ذ	ب	ر
ر	ح	ل	ۃ	ط	م	ز	ہ	ا
پ	ر	ح	م	ۃ	گ	ر	ی	ن

تلاش کئے جانے والے 5 نام: 1 مُبَارَکۃ 2 رَحْمَۃ 3 اِجَابَۃ 4 شَفَاعَۃ 5 غُفْرَان۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ایک واقعہ ایک معجزہ

لکڑی کی تلوار

مولانا ابو حفص مدنی*

دادا جان لان (Lawn) میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھے عصر کے بعد کے سُہانے موسم سے لطف اندوز ہوتے ہوئے تسبیح پڑھ رہے تھے کہ اچانک صہیب اور خبیب آگے پیچھے دوڑتے ہوئے ان کے سامنے سے گزرے اور یونہی بھاگتے بھاگتے واپس گھر کے اندر چلے گئے، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ پھر سے صہیب آگے آگے اور خبیب اس کے پیچھے دکھائی دیا، صہیب دوڑتا ہوا سیدھا دادا جان کے پاس آکر ان کی کرسی کے پیچھے کھڑا ہو گیا، اب عجیب ہی صورتحال تھی خبیب اسے ایک طرف سے پکڑنے کی کوشش کرتا تو وہ دوسری طرف ہو جاتا، خبیب دوسری طرف سے آنے کی کوشش کرتا تو صہیب پہلی طرف ہو جاتا یوں دونوں بھائی دادا جان کے ارد گرد گھوم رہے تھے۔

خبیب بیٹا! ادھر بیٹھو۔ دادا جان نے آواز دی تو خبیب جلدی سے آکر دادا جان کے سامنے والی خالی کرسی پر بیٹھ گیا اور لمبے لمبے سانس لینے لگا، دونوں بھائی کافی دیر سے پکڑن پکڑائی کھیل رہے تھے۔

چلو بس کرو کھیل کُود، مغرب کی اذان کا وقت ہونے والا ہے جلدی سے وضو کر لو پھر مسجد بھی جانا ہے۔ دادا جان نے انہیں بھاگ دوڑ سے منع کرتے ہوئے کہا!

دونوں بھائی وضو کے لئے اٹھنے ہی والے تھے کہ باہر گلی سے شور کی آواز سنائی دی، بھائیوں کے ساتھ ساتھ دادا جان بھی حیرت سے اس طرف دیکھنے لگے، اس سے پہلے کہ خبیب کے قدم گیٹ کی طرف اٹھتے دادا جان نے اس کا ارادہ بھانپتے ہوئے کہا: بیٹا پہلے وضو۔ اس پر دونوں بھائی مسکراتے ہوئے اندر چلے گئے اور دادا جان گیٹ کی طرف چل دیئے۔

رات کھانے کے بعد صہیب دادا جان کے پاس بیٹھے انہیں "فیضانِ رمضان" کتاب سے چند صفحات سنا کر فارغ ہوئے ہی تھے کہ خبیب ہاتھ میں ٹرے پکڑے کمرے میں داخل ہوئے، ٹرے میں رکھی پلیٹ پر نظر پڑتے ہی صہیب نے خوشی سے کہا: آہا! آج تو گاجر کا حلوہ کھائیں گے۔

گاجر کا حلوہ کھاتے ہوئے خبیب بولا: دادا جان گلی میں شور کیسا تھا آج شام؟

بیٹا وہ نعمان ہے ناں ہماری گلی کا، وہ پلاسٹک کے چھروں والی کھلونا پستول سے دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے انہیں ڈرانے کے لئے نشانہ باندھ رہا تھا کہ پستول چل گیا اور سامنے والے بچے کے کان پر چھرا لگا اور وہ روتے روتے اپنے ابو کو بلا لایا تھا۔ دادا جان نے تفصیل سے بتایا۔

صہیب بولا: دیکھا بھائی اسی لئے ابو جان نے آپ کی پستول والی فرمائش پوری نہیں کی تھی۔

صحیح کہا، ویسے بھی بچّو! ہمارا دین ہمیں مذاق میں بھی کسی نقصان دہ چیز سے دوسرے کو ڈرانے کی اجازت نہیں دیتا، ہمارے پیارے نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "جس آدمی نے اپنے کسی بھائی کی طرف کسی آہنی چیز (یعنی ہتھیار وغیرہ) کے ساتھ اشارہ کیا تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اشارہ کرنا چھوڑ نہیں دیتا اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔"

(مشکاۃ المصابیح، 1/644، حدیث:3519)

دادا جان! کیا ہم مذاق میں بھی نہیں ڈراسکتے؟ صہیب نے حدیثِ پاک سنتے ہی سوال کیا۔

نہیں! مذاق میں بھی نہیں ڈرا سکتے، بہت بڑے عالمِ دین حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پاک کی شرح میں لکھا ہے کہ (ہتھیار) خواہ ڈرانے دھمکانے کے لئے (دکھایا جائے) خواہ مذاق میں (دونوں طرح ہی منع ہے)۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/253)

لیکن دادا جان ایک بات تو بتائیں کیا ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں بھی ہتھیار ہوتے تھے؟

جی بیٹا! لیکن وہ آج کل کے ہتھیاروں سے کافی مختلف مگر لوہے کے ہی بنے ہوتے تھے جنہیں نیزہ، تیر، تلوار اور چاقو وغیرہ کہا جاتا تھا۔

پھر تو دادا جان تلوار کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کوئی معجزہ بھی ہو گا! صہیب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

تلوار کا معجزہ!!!! جی ہاں ضرور ہے، دادا جان نے ہلکا سا حافظے پر زور دیتے ہوئے کہا۔

پیارے بچّو! میں آپ کو ایک لکڑی کی تلوار کا واقعہ سناتا ہوں جس میں ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بہت عظیم معجزہ ہے۔

جنگِ بدر کے بارے میں تو آپ لوگ جانتے ہی ہو!! دادا جان کی آواز پر دونوں بھائی بولے: جی جی دادا جان اسلام کی پہلی جنگ جس میں کفارِ مکہ کے بڑے بڑے سردار قتل ہوگئے تھے۔ جی بیٹا! اسی جنگ میں جنتی صحابی حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کفار سے لڑ رہے تھے کہ ان کی تلوار ٹوٹ گئی تو نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں درخت کی ایک ٹہنی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم اس کے ذریعے لڑائی لڑو۔ دادا جان سانس لینے رکے تو خبیب جلدی سے بولا: لیکن دادا جان لوہے کی تلواروں کا درخت کی ٹہنی سے بھلا کیا مقابلہ؟

جی بیٹا واقعی کوئی مقابلہ نہیں، لیکن آپ یہ کیوں بھول رہے ہیں کہ وہ ٹہنی دی کس نے تھی، بس حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھوں کی برکت تھی کہ وہ ٹہنی حضرت عکاشہ کے ہاتھ میں آکر انتہائی مضبوط اور خوبصورت تلوار بن گئی جس سے نہ صرف غزوۂ بدر بلکہ اور بھی کئی جنگوں میں آپ رضی اللہ عنہ نے لڑائیاں لڑیں۔ (الروض الانف، 3/81)

اسی لئے تو ہمارے اعلیٰ حضرت کے شہزادے مصطفیٰ رضا خان نوری رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں:

تمہارے فیض سے لاٹھی مثالِ شمع روشن ہو
جو تم لکڑی کو چاہو تیز تر تلوار ہو جائے

چلو بچو مجھے تو اب نیند آرہی ہے، آپ دونوں بھی اب آرام کریں، صبح فجر میں ملاقات ہوگی اور ہاں خبیب بیٹا دوبارہ پستول وغیرہ نقصان دہ کھلونوں کا سوچنا بھی مت۔

Dar-ul-Madinah
International Islamic School System
Dawat-e-Islami
Since 2011

آن لائن رجسٹریشن کے لیے
www.darulmadinah.net

دینی ماحول معیاری تعلیم

4 براعظم 8 ممالک 35 شہر

ایک وسیع انٹرنیشنل اسلامک اسکول

نمایاں خصوصیات

- قرآنی تعلیم
- تربیت اور شخصیت سازی پر توجہ
- ذہنی، جسمانی اور ہم نصابی سرگرمیاں
- آسان اور بہترین لرننگ سسٹم
- تربیت یافتہ ٹیچرز

اپنے نونہالوں کے تعلیمی سفر کا آغاز دارالمدینہ کے ساتھ کیجیے۔

مزید تفصیلات کے لیے اپنے قریبی کیمپس سے رابطہ کیجیے۔

www.darulmadinah.net

Follow us

تم یا آپ؟

مولانا راشد علی عطاری مدنی*

4 سال کی ننھی گڑیا ہانیہ نور بھاگتی ہوئی میرے پاس آئی اور کہا: بابا جان! بابا جان! بھائی جان چادر لپیٹ کر چُھپ کر لیٹے ہوئے ہیں، وہ اُٹھ نہیں رہے۔

میں نے کہا: بھائی جان سے بولیں! جلدی سے اُٹھ جائیں، نہیں تو میں آجاؤں گا۔ ہانیہ نور نے میرے الفاظ بھائی جان کے پاس جاکر دہرا دیئے۔ لیکن یہاں پر ایک غلط فہمی ہوگئی۔ ہوا یوں کہ نورالحسن نیند میں تھا، اس نے لفظ ”نہیں تو“ سے سمجھا کہ شاید ہانیہ نے اُسے ”تم“ کہہ کر بلایا ہے چنانچہ اس نے فوراً ہانیہ کے سامنے تنبیہی سوال داغ دیا: ”تم“ کیا ہوتا ہے؟

دراصل گھر میں ہماری حتّی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ بچّوں کو ”آپ“ کہہ کر بلائیں اور اگر بچے کبھی ”تم“ کہتے ہیں تو انہیں ٹوک دیا جاتا ہے کہ یہ ”تم“ کیا ہوتا ہے؟ ”آپ“ کہا کریں، بس اسی وجہ سے نورالحسن نے بھی چھوٹی بہن کو ٹوک دیا۔

ہانیہ نور بھائی کا سوال سن کر پھر بھاگتی ہوئی میرے پاس آئی اور بولی: بابا جان! بھائی جان کہہ رہے ہیں: ”تم“ کیا ہوتا ہے؟

مجھے بچوں کی اس گفتگو پر تشویش ہوئی، اس لئے میں نے کہا: ”تم“ کس نے بولا ہے؟ بھائی جان سے بولیں: جلدی سے اٹھ جائیں!

ہانیہ بھاگتی ہوئی نورالحسن کے پاس گئی کچھ الفاظ دہرائے اور پھر کچن میں اپنی امی جان کے پاس جاکر مکمل روداد بیان کردی، اس کے بعد ہانیہ نور ایک بار پھر میرے پاس آئی، میں نے دوبارہ کہا کہ بھائی جان سے بولیں: بھائی جان! باباجان کہہ رہے ہیں کہ ”آپ“ جلدی سے اٹھ جائیں۔

ہانیہ نور پھر بھاگم بھاگ بھائی کے پاس گئی اور بولی کہ بابا جان نے ”آپ“ کہا ہے ”تم“ نہیں کہا۔

میں اس سارے دورانیے میں اپنے لیپ ٹاپ پر ”فنِ ترجمہ نگاری“ کے حوالے سے کچھ لکھنے میں مصروف تھا لیکن کان اور دماغ بچّوں کی ان باتوں کی طرف تھے تو سوچا کہ ان باتوں کو لکھ دوں تاکہ دوسروں کے لئے تربیتِ اولاد میں مفید ہوں۔

محترم والدین! بچے ہمارے ہر ہر لفظ اور ادا سے سیکھتے ہیں۔ اگر بچوں کی ”اچھی تربیت“ اور ”نیک مستقبل کی تمنا“ ہے تو ہمیں اپنے انداز و کردار پر بہت توجہ دینی ہوگی، خاص طور پر بچّوں کو اور بچّوں کے سامنے دوسروں کو پکارنے کا انداز انتہائی قابلِ غور ہے۔ لہٰذا کوشش کیجیے کہ گھر میں ہوں یا باہر، دکان پر ہوں یا آفس میں، ہر جگہ ”تم“ کی جگہ ”آپ“ کہنے کی عادت بنائیے۔

آپ کہنے کا ایک الگ ہی نفسیاتی اثر بھی ہوتا ہے۔ جسے آپ کہہ کر بلایا جائے وہ عزّت داری اور احترام محسوس کرتا ہے اور نتیجتاً بلانے والے کو بھی اہمیت و عزّت دیتا ہے۔

پکارنے کے انداز کے بارے میں مزید تفصیلات کے لئے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ مارچ 2017 کا مضمون ”پکارنے کا انداز“ پڑھئے۔ یہ مضمون دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہے نیز اس Q.R کوڈ کو اسکین کرکے بھی دیکھ سکتے ہیں۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ننھے میاں کی کہانی

آپی کی پیپر شیٹ

مولانا حیدر علی مدنی*

بریک ٹائم کی گھنٹی بجتے ہی سارے بچوں نے کینٹین کی طرف دوڑ لگادی، ننھے میاں بھی سب کے ساتھ تیز تیز قدموں سے چلتے ہوئے کینٹین کے سامنے بچوں کی قطار میں آکھڑے ہوئے۔

آج تو ننھے میاں خوشی سے پھولے نہ سمارہے تھے کیونکہ پنجاب سے آئی ہوئی خالہ جان نے کل واپس روانہ ہوتے ہوئے اَمّی جان اور ننھے میاں کے منع کرنے کے باوجود پچاس روپے کے کڑک کڑک نوٹ زبردستی ننھے میاں کی جیب میں ڈال دیئے تھے اور آج وہی پیسے ننھے میاں اسکول لے آئے تھے اور اب قطار میں کھڑے سوچ رہے تھے کہ ایک سموسہ اور جوس کا ڈبہ لینے کے بعد جو پیسے بچیں گے اس سے کوئی کھلونا لے لوں گا۔ یہی سوچتے سوچتے ننھے میاں نے جیب سے پیسے نکال کر دیکھے اور دوبارہ جیب میں رکھ لئے۔ قطار میں آگے کھڑے بچے نے ننھے میاں کو پیسے جیب میں رکھتے دیکھ لیا تھا۔ کچھ لمحوں بعد وہ ننھے میاں سے کہنے لگا: بھائی آپ میری جگہ پر آجائیں لیکن ننھے میاں نے صاف انکار کردیا اور اپنی باری پر ہی سموسہ اور جوس لے کر کلاس روم میں چلے آئے اور اپنی کرسی پر بیٹھ کر سموسہ اور جوس انجوائے کرنے لگے۔ تبھی ننھے میاں نے دیکھا کہ وہی قطار والا بچہ دروازے پر کھڑا انہیں اپنی طرف بلا رہا ہے، ننھے میاں حیرانی بھرا چہرہ لے کر اس کے پاس پہنچے اور کہا: جی بھائی؟ وہ لڑکا کہنے لگا: مجھے تمہاری بہن نے بھیجا ہے وہ کہہ رہی ہے کہ پچاس روپے دے دو اسے پیپر شیٹ خریدنی ہے۔

لیکن آپی تو گھر سے پیپر شیٹ لے کر آئی تھیں، ننھے میاں نے جواب دیا۔ آپی کو بولو خود آکر مجھ سے لے جائیں۔ اتنا کہہ کر ننھے میاں واپس کلاس میں جانے لگے تو وہ لڑکا جلدی سے بولا: دیکھو وہ کینٹین میں کھڑی ہے نہیں آسکتی، میری بہن اس کی کلاس فیلو ہے اس لئے اس نے مجھے بھیجا ہے۔

یہ سُن کر ننھے میاں نے جیب سے پچاس روپے نکالے اور اسے دے دیئے۔

چُھٹی کی بیل بجنے پر ننھے میاں باہر آئے تو ابو جی پہلے سے ہی انتظار کر رہے تھے، ننھے میاں نے بیگ ابو جی کو پکڑایا اور خود آپی کو بلانے چلے گئے۔ واپس آکر بائیک پر بیٹھتے ہی بولے: آپی گھر جاتے ہی آپ نے میرے پچاس روپے مجھے واپس کرنے ہیں۔

کون سے پچاس روپے؟ آپی نے حیرانی سے کہا۔

ننھے میاں جلدی سے بولے: اتنی جلدی بھول گئیں؟ وہی پچاس روپے جو آج بریک ٹائم میں آپ نے لڑکے کو بھیج کر منگوائے تھے پیپر شیٹ لینے کے لئے۔

کون سا لڑکا، کون سی پیپر شیٹ؟ اور پیپر شیٹ تو ویسے بھی کل ہی ابو جی نے لادی تھی بازار سے ہم دونوں کی۔ آپ کو پیسے چاہئیں تو ویسے مانگ لو! یہ کون سا نیا طریقہ ہے؟ آپی نے جواب دیا۔ ابو جی جو دونوں کی نوک جھوک سُن رہے تھے، اپنی بیٹی کا یقین بھرا جواب سن کر سمجھ گئے کہ وہ مذاق نہیں کر رہی بلکہ سچ کہہ رہی ہے۔

گھر پہنچتے ہی ننھے میاں نے بیگ اپنے کمرے میں رکھا، پھر جوتے اور یونیفارم اتارے بغیر جلدی سے دادی جان کے کمرے میں جا پہنچے اور لگے آج کے دن کی ساری رپورٹ سنانے۔

ساری بات سن کر دادی جان سمجھ گئیں کہ اس بچے نے ننھے میاں کو دھوکا دیا ہے اور پھر پیار سے بولیں: ننھے میاں لگتا ہے آپ مدنی چینل توجہ سے نہیں دیکھتے ورنہ اتنی آسانی سے اس بچے کے دھوکے کا شکار نہ ہوتے۔

لیکن کون سا دھوکا دادی جان؟ اس نے تو آپی کے لئے

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

پیسے مانگے تھے نا؟ ننھے میاں بولے۔

بیٹا! جب اس بچے نے آپ سے پیسے مانگے تھے تو آپ کی ذمہ داری تھی کہ اسے دینے کے بجائے خود آپی کے پاس جا کر پوچھتے کہ آپ کو پیسے چاہئیں یا نہیں۔ کبھی بھی کسی انجان بندے کے پیغام پر آنکھیں بند کر کے اعتبار نہیں کرنا چاہئے۔ خیر! ننھے میاں پچاس روپے تو آپ کل اسکول میں اپنے ٹیچر کو بتا کر واپس لے سکتے ہیں اور اس بچے کی اصلاح کروا سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آج ملنے والا یہ سبق آپ زندگی بھر نہیں بھولیں گے کہ انجان لوگوں کی کہی ہوئی بات پر تب تک یقین نہیں کرنا چاہئے جب تک اپنے گھر والوں یا بھروسے مند افراد سے پوچھ نہ لیا جائے۔ اور سب سے اہم بات یہ کہ بلا ضرورت کبھی بھی زیادہ پیسے اسکول نہیں لے کر جاتے۔ یہ سُن کر ننھے میاں نے آہستہ سے جی اچھا کہا اور اپنے کمرے میں کپڑے بدلنے چلے گئے۔

پیارے بچّو! ہمارے ارد گرد بہت سے اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں اور بُرے لوگ بھی ہوتے ہیں، بُرے لوگوں میں سے کچھ دھوکے باز ہوتے ہیں، مثلاً کبھی کسی کو کال کر کے کہتے ہیں کہ آپ کا دس لاکھ کا انعام نکلا ہے اور پھر اسے انعام کے لالچ میں رکھ کر کچھ اہم معلومات لینے کی کوشش کرتے ہیں، ایسے ہی کچھ لوگ بچّوں کو کھانے پینے یا کھلونے کا لالچ دے کر اپنے پاس بلاتے ہیں اور پھر انہیں پکڑ کر لے جاتے ہیں، کبھی بچوں سے ان کے ابو، امی، باجی یا بھائی وغیرہ کا نام لے کر بولتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بھیج کر تمہیں بلوایا ہے، آؤ! میرے ساتھ چلو۔ ہمیں ایسے موقع پر عقلمندی اور ہوشیاری سے کام لینا چاہئے، انجان لوگوں سے کھانے پینے کی چیز یا کھلونا نہیں لینا چاہئے، جس کو نہیں جانتے اس کے ساتھ کہیں جانا بھی نہیں چاہئے۔

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 ”فیضانِ رمضان“ کتاب سے چند صفحات سنا کر فارغ ہوئے۔ 2 اس رات میں بہت سارے لوگوں کی مغفرت کی جاتی ہے۔ 3 اللہ پاک اپنے بندوں پر خاص نظرِ رحمت فرماتا ہے۔ 4 ہر جگہ ”تم“ کی جگہ ”آپ“ کہنے کی عادت بنایئے۔ 5 انجان لوگوں سے کھانے پینے کی چیز یا کھلونا نہیں لینا چاہئے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین، تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں موجود ہیں)

سوال 01: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہُ عنہ کے بھتیجے کا نام بتایئے؟

سوال 02: حضرت سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ کا مزار شریف کہاں پر ہے؟

• جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے • کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے • یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر +923012619734 پر واٹس ایپ کیجئے • 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/ 285، حدیث: 8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنٰی اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

نام	معنٰی	نسبت
1 عبدُاللہ	اللہ کا بندہ	اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے والدِ گرامی کا نام
2 اَحْسَن	سب سے زیادہ خوبصورت	اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام
3 اِبراہیم	مہربان باپ	اللہ کے نبی علیہ السّلام کا نام مبارک
4 آمِنہ	مطمئن / بے خوف	اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اَمّی جان کا نام مبارک
5 میمونہ	برکت والی	اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک زوجہ کا نام مبارک
6 فاطمہ	آتشِ جہنم سے چھڑانے والی	اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بیٹی کا نام مبارک

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 مارچ 2023ء)

نام مع ولدیت:------------------ عمر:---- مکمل پتا:--

موبائل/واٹس ایپ نمبر:-------------------------------- (1) مضمون کا نام:-------------------------------- صفحہ نمبر:------

(2) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------ (3) مضمون کا نام:-------------------------------- صفحہ نمبر:------

(4) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------ (5) مضمون کا نام:-------------------------------- صفحہ نمبر:------

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مئی 2023ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 مارچ 2023ء)

جواب 1:.. جواب 2:..

نام:.............................. ولدیت:.............................. موبائل / واٹس ایپ نمبر:..............................

مکمل پتا:..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مئی 2023ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

اسلام اور عورت

کاش میری نیکیاں بڑھ جائیں

اُمِّ میلاد عطّاریہ*

اسلام اپنے ماننے والوں کی ہر حال میں بھلائی اور خیر خواہی چاہتا ہے اسی لئے ہمارے دین میں اس بات کی زیادہ ترغیب و تحریص ہے کہ ہم اپنی نیکیوں میں اضافے کی خوب کوشش کریں اور گناہوں سے بچیں تاکہ جہنم سے آزادی اور اللہ پاک کی رضا حاصل ہو جو کہ زندگی کا اصل مقصد ہے۔ نیز مؤمن کی شان بھی یہی ہے کہ وہ نیکیوں کا حریص ہوتا ہے، ویسے تو مسلمانوں کو سارا سال ہی نیک اعمال کی کوشش کرنی چاہئے، لیکن خاص طور پر جب شعبانُ المعظم کا مبارک مہینا تشریف لائے تو یہ کوشش اور زیادہ ہو جانی چاہئے کیونکہ ہمارے پیارے آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کا بھی یہی معمول تھا کہ ماہِ شعبان میں نیکیوں میں خوب اضافہ اور اس کا اہتمام فرماتے، جیسا کہ

ایک بار حضرتِ اسامہ بن زید رضی اللہُ عنہما نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ کسی بھی مہینے میں اِس طرح روزے نہیں رکھتے جس طرح شعبان میں رکھتے ہیں۔ فرمایا: رجب اور رمضان کے درمیان میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافل ہیں، اس میں لوگوں کے اعمال اللہ پاک کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (نسائی، ص387، حدیث:2354)

غنیۃُ الطّالبین میں ہے کہ ماہِ شعبان کا چاند نظر آتے ہی صحابۂ کرام علیہم الرضوان تلاوتِ قراٰنِ پاک کی طرف خوب متوجہ ہو جاتے، مسلمان اپنے مالوں کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غربا و مساکین مسلمان ماہِ رمضان کے روزوں کے لئے تیاری کرسکیں، حکام قیدیوں کو طلب کرکے جسے شرعی سزا دینی ہوتی اسے سزا دیتے، بقیہ سب کو آزاد کر دیتے، تاجر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وصول کرلیتے اور رمضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غسل کر کے (بعض حضرات) اعتکاف میں بیٹھ جاتے۔ (غنیۃ الطالبین، 1/341)

خواتین کو چاہئے کہ ممکنہ صورت میں اس ماہ بالخصوص شعبان کی پندرہویں رات خوب عبادت کریں، دن روزے میں گزاریں نیز اگر ہماری دھن ہو کہ ہماری نیکیاں بڑھ جائیں تو ہمیں اپنے اَطراف میں ایسا ہی ماحول رکھنا ہوگا کہ جس میں نیکیاں کرنا آسان ہو، کئی نیکیاں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کے لئے الگ سے وقت نکالنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ صرف توجہ درکار ہوتی ہے۔ جیسا کہ ❁ اچھی اچھی نیتیں کرنا ❁ ہر جائز کام "بسم اللہ" پڑھ کر شروع کرنا ❁ مختلف سنتوں پر عمل کرنا ❁ سلام میں پہل کرنا ❁ مَحارِم اور اسلامی بہنوں سے خوش اخلاقی سے پیش آنا ❁ مسلمان بہن سے مسکرا کر ملنا وغیرہ۔

اسی طرح بے شمار نیکیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ جن میں محنت و مشقت کم ہوتی ہے لیکن ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے، جیسا کہ ❁ ذکرُ اللہ کرنا ❁ تلاوتِ قراٰنِ کریم کرنا ❁ دُرودِ پاک پڑھنا ❁ وضو کے شروع میں "بِسْمِ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ" پڑھنا ❁ باوُضو رہنا ❁ نیکی کی دعوت دینا ❁ اسلامی بہنوں کے دل میں خوشی داخل کرنا ❁ شکر ادا کرنا ❁ ایصالِ ثواب کرنا ❁ مسلمانوں کے لئے دُعائے مغفرت کرنا ❁ نیک اجتماعات میں شرکت کرنا وغیرہ۔ اللہ کرے ہم نیکیاں کمانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں، نیز اس ماہ کی برکت سے ہمیں نیک کام کرنے اور گناہوں سے بچنے میں استقامت نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطاری*

ناک کان کے ایک سے زائد سوراخ نکلوانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کا ناک اور کان چھدوانا جائز ہے، سوال یہ ہے کہ جتنے سوراخ عام طور پر رائج ہیں، اس سے زائد کان یا ناک میں سوراخ کروانا جائز ہے؟ مثلاً ناک کی ایک جانب سوراخ ہو اور دوسری جانب چھدوانا یا ناک کے درمیان میں چھدوانا، جیسا کہ بعض جگہ یہ طریقہ رائج ہے، کیا یہ درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دینِ اسلام میں خواتین کے لئے زیب و زینت اور آرائش و زیبائش شریعت کی حدود کی رعایت کے ساتھ جائز و مشروع ہے، جس کا ایک طریقہ عورتوں کا کان میں سوراخ کر کے زیور لٹکانا ہے اور اس سے مقصود زینت کا حصول ہے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے مبارک زمانے میں عورتیں کان چھدواتی (یعنی سوراخ نکلواتی) تھیں، لیکن نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے انہیں کبھی منع نہ فرمایا اور فقہائے اسلام نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے منع نہ فرمانے سے استدلال کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیا۔

اور زمانۂ نبوی میں عورتیں ناک نہیں چھدواتی تھیں، لیکن جب فقہاء اسلام نے دیکھا کہ بعض علاقوں میں عورتیں ناک میں بھی سوراخ نکلواتی اور اس میں بطورِ زینت زیور لٹکاتی ہیں، تو انہوں نے اس کے بھی جواز کا فتویٰ دیا، کیونکہ کان میں سوراخ کرنا اور زیور پہننا عورتوں کی زینت کے طور پر ہے اور ناک میں سوراخ کرنے سے بھی یہی مقصود ہے، اس لئے اسے صرف کان کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا، بلکہ زینت مقصود ہونے کی وجہ سے ناک میں سوراخ کو بھی جائز قرار دیا گیا۔

اس تمہید کے بعد پوچھی گئی صورت کا جواب یہ ہے کہ ناک اور کان میں سوراخ کرنا اور زیور لٹکانا عورتوں کے لئے زینت ہونے کی وجہ سے جائز ہے اور اگر کسی علاقے میں عزت دار مسلمان عورتیں اپنے ایک ہی کان یا ناک میں ایک سے زیادہ سوراخ کر کے اس میں زیور لٹکاتی ہوں، تا کہ اس سے زینت حاصل ہو، تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ کہ ایک سوراخ سے جو مقصود (حصولِ زینت) ہے، وہی ایک سے زیادہ سوراخوں سے مطلوب ہے۔ اور زینت کا انداز ہر علاقے والوں کا اپنا جدا گانہ ہوتا ہے، کسی علاقے میں ناک میں نتھ دائیں طرف، کسی میں بائیں طرف اور بعض علاقوں میں دونوں طرف پہنی جاتی ہے، اسی طرح بعض علاقوں میں عورتیں کان میں ایک سوراخ کر کے اس میں بالی پہنتی ہیں اور بعض میں ایک سے زیادہ سوراخ کر کے زیادہ زیور لٹکاتی ہیں (جیسا کہ پاکستان کے بعض علاقوں کی عورتوں میں رائج ہے) اور اسے اُس علاقے میں غیر مہذب طریقہ شمار نہیں کیا جاتا، لہٰذا اس طرح عورتوں کا زینت کے لئے کان میں ایک سے زیادہ سوراخ کروانا یا ناک میں دونوں طرف سوراخ کروانا جائز ہے۔

ہاں اس طرح کا سوراخ نکلوانا جو کفار و فساق عورتوں کا طریقہ ہو، جیسا کہ بعض یورپی ممالک میں فساق عورتیں ناک کے درمیان سوراخ کر کے اس میں کوئی لاکٹ پہنتی ہیں اور عزت دار مسلمانوں میں ایسا ہر گز رائج نہیں، تو ایسا سوراخ نکلوانا شرعاً ممنوع ہے کہ اسلام نے کفار و فساق کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ بلا اجازتِ شرعی اللہ عزوجل کی تخلیق کو تبدیل کرنا بھی ہے اور اللہ عزوجل کی تخلیق کو تبدیل کرنا، ناجائز و حرام ہے البتہ اگر یہی سوراخ بھی کسی علاقے میں شریف خواتین میں بھی رائج ہو جیسے دنیا میں مختلف علاقوں کے رواجوں کی حد نہیں تو ان علاقوں میں اس کی بھی اجازت ہوگی اور جہاں یہ کفار و فاسقات کے ساتھ مشابہت ہو وہاں ممنوع ہوگا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

مولانا غیاث الدین عطّاری مَدَنی*

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا عبید رضا عطّاری مدنی کا دورۂ یورپ

یورپ کے مختلف شہروں میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات میں بیانات فرمائے

جانشینِ امیرِ اہلِ سنت حضرت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّ ظِلُّہُ العالی کا دینی کاموں کے سلسلے میں یکم سے 12 دسمبر 2022ء تک یورپ کے مختلف ممالک کا دورہ رہا۔ جانشینِ امیرِ اہلِ سنت کا دورۂ یورپ کے دوران پُرتگال (Portugal)، اسپین (Spain)، جرمنی (Germany)، اٹلی (Italy)، نیدرلینڈز (Netherlands)، بیلجیم (Belgium) اور سویڈن (Sweden) میں جانا ہوا۔ تفصیلات کے مطابق جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے مذکورہ ممالک کے مختلف شہروں اور علاقوں میں قائم دعوتِ اسلامی کے مدنی مراکز، مقامی مساجد اور مقامی کمیونٹی ہالز میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات میں بیانات کئے۔ دورانِ دورہ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت نے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ افراد و شخصیات سے ملاقاتیں بھی کیں۔ اس کے علاوہ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت نے جامعۃُ المدینہ بوائز اٹلی بلونیا کی برانچ کا بھی دورہ کیا اور وہاں موجود طلبۂ کرام کی دستار بندی کی۔ مزید اسپین کے علاقے ترینیتات (Trinitat) میں مولانا عبید رضا عطّاری مدنی کے ہاتھوں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا افتتاح بھی کیا گیا۔

نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری کا دینی کاموں کے سلسلے میں مختلف ممالک کا دورہ

اجتماعات اور مدنی حلقوں میں بیانات فرمائے اور ذمہ داران کے مدنی مشوروں میں دینی کاموں کا جائزہ لیا

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے دینی کاموں کے سلسلے میں 03 دسمبر کو متحدہ عرب امارات (U.A.E)، 04 تا 06 دسمبر ساؤتھ افریقہ (South Africa)، 07 تا 14 دسمبر یوکے (U.K)، 15 دسمبر کو اسپین (Spain)، 16 اور 17 دسمبر کو مراکش (Morocco) کا دورہ کیا۔ اس دوران نگرانِ شوریٰ نے مختلف شہروں میں واقع دعوتِ اسلامی کے مدنی مراکز اور مقامی مساجد میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات میں بیانات کئے۔ اس کے علاوہ نگرانِ شوریٰ نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بریڈ فورڈ (Bradford) میں منعقد کئے گئے ٹریننگ سیشن میں جامعۃُ المدینہ کے طلبہ اور اساتذۂ کرام سمیت امریکا اور کینیڈا کے ذمہ داران کی تربیت کی جبکہ یوکے کے شہر مانچسٹر (Manchester) کے دستارِ فضیلت اجتماع میں خصوصی بیان فرمایا اور مدنی اسلامی بھائیوں کے سروں پر دستار سجائی۔ اسی طرح نگرانِ شوریٰ نے یوکے میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے لئے لی گئی غیر مسلموں کی عبادت گاہ، دارُالمدینہ انٹرنیشنل اسلامک اسکول سسٹم کی برانچ اور مختلف شہروں میں قائم جامعاتُ المدینہ کا وزٹ کرتے ہوئے تعمیراتی، تعلیمی اور انتظامی امور کا جائزہ لیا۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب وروز

جوہانسبرگ ساؤتھ افریقہ میں
دستارِ فضیلت اجتماع کا انعقاد
نگرانِ شوریٰ کا خصوصی بیان
سُن کر پانچ غیر مسلموں نے اسلام قبول کرلیا

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جامعۃُ المدینہ بوائز کے زیرِ اہتمام ساؤتھ افریقہ کے شہر جوہانسبرگ (Johannesburg) میں 4 دسمبر 2022ء کو ”عظیم الشان دستارِ فضیلت اجتماع“ منعقد کیا گیا جس میں شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا افتخار احمد قادری رضوی مصباحی مُدَّ ظِلُّہُ العالی سمیت ساؤتھ افریقہ کے مختلف شہروں سے علمائے کرام، سماجی و کاروباری حضرات سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ عاشقانِ رسول اور ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ اجتماع میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے سنتوں بھرا بیان فرمایا جبکہ مفتی عبد النبی حمیدی مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے اس بیان کا انگریزی زبان میں خلاصہ بیان کیا۔ بعد ازاں جامعۃُ المدینہ سے فارغُ التحصیل ہونے والے علمائے کرام کے سروں پر عمامے سجائے گئے اور ان میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ اس موقع پر اجتماع میں شریک پانچ غیر مسلموں نے اسلامی تعلیمات سے متأثر ہو کر اسلام قبول کرنے کی خواہش کا اظہار کیا جس پر مفتی عبد النبی حمیدی مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے انہیں کلمۂ طیبہ پڑھا کر دائرۂ اسلام میں داخل کیا اور ان کے اسلامی نام رکھے۔ صلوٰۃ و سلام پر اس اجتماع کا اختتام ہوا۔

فیضان آن لائن اکیڈمی فیضانِ مدینہ فیصل آباد
برانچ کے اسٹاف کا سنتوں بھرا اجتماع
نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطّاری نے بیان کیا

7 دسمبر 2022ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں قائم فیضان آن لائن اکیڈمی کی برانچ کے اسٹاف کا سنتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں اساتذۂ کرام، ناظمین اور ذمہ داران نے شرکت کی۔ نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطّاری نے اسلامی بھائیوں کے درمیان سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ اس کے بعد نگرانِ پاکستان مشاورت نے شعبے کی سابقہ کارکردگی کا جائزہ لیا اور قیمتی نکات سے نوازتے ہوئے شرکا کو 12 ماہ، ایک ماہ، 12 دن اور 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی جس پر اسلامی بھائیوں نے اچھی اچھی نیتوں کا اظہار کیا۔ آخر میں بہترین کارکردگی کے حامل اسلامی بھائیوں کو انعامات دیئے گئے۔

مَلاوِی میں دعوتِ اسلامی کے تحت سنتوں بھرا اجتماع
دو غیر مسلم کلمۂ طیبہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوگئے

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 4 دسمبر 2022ء کو چکنڈا گاؤں (Chikunda) ملاوی (Malawi) میں سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں سینکڑوں عاشقانِ رسول اور 21 مساجد کے ائمۂ کرام نے شرکت کی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی مولانا عثمان عطّاری مدنی نے سنتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو نیکی کی دعوت پیش کی۔ آخر میں یہ خوش آئند واقعہ پیش آیا کہ دو غیر مسلموں نے مبلغِ دعوتِ اسلامی سے اسلام کے متعلق چند سوالات کئے، جن کے تسلی بخش جوابات ملنے پر وہ غیر مسلم کلمۂ طیبہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔

ممباسا کینیا میں دستارِ فضیلت اجتماع کا انعقاد
رکنِ شوریٰ مولانا جنید عطّاری مدنی کا خصوصی بیان

4 دسمبر 2022ء کو دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ممباسا کینیا میں جامعۃُ المدینہ سے فارغُ التحصیل ہونے والے علمائے کرام اور مدرسۃُ المدینہ سے حفظ مکمل کرنے والے طلبۂ کرام کے لئے تقسیمِ اسناد اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں جامعۃُ المدینہ کے طلبۂ کرام، اساتذۂ کرام، ناظمین سمیت سرپرستوں نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی جنید عطّاری مدنی نے ”علمِ دین کی فضیلت“ پر سنتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو خوب علمِ دین حاصل کرتے رہنے کی ترغیب دلائی۔ آخر میں رکنِ شوریٰ اور اساتذۂ کرام نے درسِ نظامی مکمل کرنے والے مدنی اسلامی بھائیوں اور حفظِ قراٰنِ پاک مکمل کرنے والے طلبہ کو اسناد دیں جبکہ مدنی اسلامی بھائیوں کے سروں پر دستارِ فضیلت سجائی گئی۔

شعبان و رمضان شریف کے چند اہم واقعات

تاریخ/ماہ/سن	نام/واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
2 شعبان شریف 150ھ	یومِ وصال امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبان شریف 1438 تا 1442ھ، مارچ 2022 اور "اشکوں کی برسات"
5 شعبان شریف 4ھ	یومِ ولادت شہیدِ کربلا، امام عالی مقام حضرت سیّدُنا امام حُسین رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرمُ الحرام 1439 تا 1443ھ اور "امام حسین کی کرامات"
21 شعبان شریف 673ھ	یومِ وصال لعل شہباز قلندر، حضرت محمد عثمان مروندی حنفی قادری رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبان شریف 1438ھ اور "فیضانِ عثمان مروندی لعل شہباز قلندر"
شعبان شریف 9ھ	یومِ وصال شہزادیِ رسول، حضرتِ اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبان، رمضان 1438 اور ربیع الاول 1439ھ
شعبان شریف 45ھ	یومِ وصال اُمُّ المؤمنین حضرت حَفصہ رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبان شریف 1438ھ اور "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین"
پہلی رمضان شریف 471ھ	یومِ ولادت غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1438 تا 1444ھ اور "غوثِ پاک کے حالات"
3 رمضان شریف 11ھ	یومِ وصال خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہراء رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان 1438 تا 1440ھ اور "شانِ خاتونِ جنّت"
5 رمضان شریف 1406ھ	یومِ وصال حضرت علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان 1441ھ
10 رمضان شریف 10 سِنِ نبوی	یومِ وصال اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان 1438، 1440ھ اور "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین"

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

بیماری اور علاج

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ

1 فرمانِ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ہر بیماری کی دوا ہے، جب دوا بیماری تک پہنچا دی جاتی ہے تو اللہ پاک کے حکم سے مریض اچھّا ہو جاتا ہے۔ (مسلم، ص933، حدیث:5741) 2 یہ یقین رکھئے کہ اللہ پاک چاہے گا تو ہی شِفا ملے گی 3 بیمار، ربُّ العزت کی رحمت کے سائے میں ہوتا ہے 4 بیماری جہنَّم سے بچاتی اور جنّت دلاتی ہے 5 نظر ڈاکٹر پر نہیں اللہ کریم کی رحمت پر رکھئے، ڈاکٹر لاکھ اچھّا علاج کرے مگر اللہ پاک چاہے گا تو ہی صحت حاصل ہوگی 6 کسی حکیم، باباجی، ڈاکٹر یا اسپتال کے علاج سے فائدہ نہ ہو یا تکلیف بڑھ جائے تو صبر کیجئے، بغیر صحیح ضرورت کے کسی کا نام لیکر دوسروں کو بتانا کارِ ثواب نہیں بلکہ اِس میں غیبتوں اور دل آزاریوں وغیرہ گناہوں میں جا پڑنے کا خطرہ ہے 7 علاج اپنی مرضی سے کرنے کے بجائے ڈاکٹر کے مشورے سے کرنا چاہئے 8 حتَّی الامکان ایک ہی ڈاکٹر سے علاج کروانا مناسب ہے کہ وہ آپ کی طبیعت سے واقِف رہے گا، ڈاکٹر بدلتے رہیں گے تو ہر ڈاکٹر نئے سِرے سے علاج شروع کرے گا اور ہو سکتا ہے آپ آزمائش میں پڑتے رہیں 9 ڈاکٹر سے دوا مِل سکتی ہے شِفا نہیں، اللہ پاک چاہے گا تو ہی دوا شفا کا ذریعہ بنے گی 10 کوئی بیماری "لاعلاج" نہیں، ہاں بہت سارے امراض کی دوا ڈاکٹر اب تک دریافت نہیں کر سکے 11 علاج کے لئے دوا کے ساتھ ساتھ دُعا بھی کرتے رہئے 12 دعوتِ اسلامی کے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرکے دعائیں مانگنے سے کینسر وغیرہ کے مریضوں کو حیرت انگیز طور پر شِفا ملنے کی کئی مدنی بہاریں ہیں 13 جسمانی بیماریوں سے گناہوں کی بیماریاں زیادہ خطرناک ہیں۔

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر — یہ مرض تیرے گناہوں کو مٹاتا جاتا ہے
اصل بربادکُن امراض گناہوں کے ہیں — بھائی! کیوں اِس کو فراموش کیا جاتا ہے

(نوٹ: امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے یہ تحریر 15 جمادی الاخریٰ 1444ھ مطابق 7 جنوری 2023ء کو FGRF کے مدنی ہیلتھ کیئر سینٹر (MHC) کراچی کے افتتاح کے موقع پر لکھی۔)

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔
بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037
اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net